سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2014

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2014

(جمعتہ المبارک 5، سوموار 8، منگل 9، بدھ 10، جمعرات 11 دسمبر 2014)
(یوم الجمع 12، یوم الاثنین 15، یوم الثلاثہ 16، یوم الاربعاء 17، یوم الخمیس 18 صفر المظفر 1436ھ)

سولھویں اسمبلی: گیارھواں اجلاس

جلد 11 (حصہ اوّل): شمارہ جات : 1 تا 5

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات

مندرجات

گیارہواں اجلاس

جمعۃ المبارک،5۔دسمبر 2014

جلد 11:شمارہ 1

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
1۔	اجلاس کی طلبی کا اعلامیہ	------------	1
2۔	ایجنڈا	------------	3
3۔	ایوان کے عہدے دار	------------	5
4۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	------------	11

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
5۔	نعت رسول مقبولﷺ	------------	12
6۔	چیئر مینوں کا پینل	------------	13
7۔	نو منتخب ممبران اسمبلی کا حلف	------------	13
	تعزیت		
8۔	معزز ممبران اسمبلی جناب خرم گلفام (مرحوم)، جناب نجیب اللہ خان (مرحوم) اور معزز وزیر میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن کی ہمشیرہ کی وفات پر دعائے مغفرت	------------	19
	سوالات (محکمہ زکوٰۃ و عشر)		
9۔	نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات	------------	20
10۔	نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)	------------	53
11۔	غیر نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات	------------	74
	رپورٹیں (جو پیش ہوئیں)		
12۔	مسودہ قانون (ترمیم) دھماکا خیز مواد پنجاب 2014 اور مسودہ قانون (ترمیم) پنجاب آرمز 2014 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے امور داخلہ کی رپورٹوں کا ایوان میں پیش کیا جانا	------------	79
13۔	مسودہ قانون انسٹیٹیوٹ قرآن اینڈ سیرت سٹڈیز پنجاب 2014 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے مذہبی امور و اوقاف کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا	------------	80
	پوائنٹ آف آرڈر		
14۔	لاہور میں نابینا افراد پر پولیس کا تشدد اور ملز مالکان کے ہاتھوں کسانوں کا معاشی استحصال	------------	80
15۔	کورم کی نشاندہی	------------	90

حلف

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
	سوموار،8۔دسمبر2014		
	جلد 11:شمارہ 2		
16۔	ایجنڈا	-----------	92
17۔	تلاوت قرآن پاک وترجمہ	-----------	94
18۔	نعت رسول مقبول ﷺ	-----------	95
	سوالات(محکمہ جات توانائی اور کانکنی ومعدنیات)		
19۔	نشان زدہ سوالات اوراُن کے جوابات	-----------	96
20۔	نشان زدہ سوالات اوراُن کے جوابات(جوایوان کی میز پر رکھے گئے)	-----------	114
	پوائنٹ آف آرڈر		
21۔	فیصل آباد میں پی ٹی آئی کے ورکروں پر پولیس کی اندھا دھند فائرنگ	-----------	124
22۔	ملز مالکان کے ہاتھوں کسانوں کا معاشی استحصال(۔۔۔جاری)	-----------	128
	تحاریک استحقاق		
23۔	ٹی ایم اے اور ٹی ایم او کھاریاں کا پریس کانفرنس میں معرزز ممبر اسمبلی پر الزامات لگانا	-----------	130
	تحاریک التوائے کار		
24۔	لیہ میں Bhratri Trust کی 4300 ایکڑ اراضی کو قبضہ گروپوں کا متروکہ جائیداد کے کلیموں کے عوض ٹرانسفر کروانے کا انکشاف(۔۔۔جاری)	-----------	131
25۔	صوبہ میں شادی ہالز کی لوٹ مار اور ٹیکس کی ادائیگی میں کمی کا رجحان(۔۔۔جاری)	-----------	132
26۔	پنجاب یونیورسٹی کی خواتین کھلاڑیوں کو قوت بڑھانے کے لئے ممنوعہ ادویات کے استعمال کے سکینڈل کا انکشاف(۔۔۔جاری)	-----------	133

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
	سرکاری کارروائی		
	مسودہ قانون (جو متعارف ہوا)		
27۔	مسودہ قانون (ترمیم) پارکس اینڈ ہارٹیکلچر اتھارٹی 2014	----------	134
	ہنگامی قانون (جو ایوان کی میز پر رکھا گیا)		
28۔	ہنگامی قانون پاکستان کڈنی اینڈ لیور انسٹیٹیوٹ اینڈ ریسرچ سنٹر 2014	----------	134
	منگل، 9۔دسمبر 2014		
	جلد 11: شمارہ 3		
29۔	ایجنڈا	----------	137
30۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	----------	139
31۔	نعت رسول مقبول ﷺ	----------	140
	سوالات (محکمہ صحت)		
32۔	نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات	----------	141
33۔	نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)	----------	173
	رپورٹیں (جو پیش ہوئیں)		
34۔	تحاریک استحقاق بابت سال 14-2013 کے بارے میں مجلس استحقاقات کی رپورٹوں کا ایوان میں پیش کیا جانا	----------	191
	تحاریک استحقاق		
35۔	ڈی سی او پاکپتن کا معزز ممبر اسمبلی کے خلاف سازش کر کے سیاسی ساکھ کو نقصان پہنچانا	----------	192
	پوائنٹ آف آرڈر		
36۔	فیصل آباد میں پی ٹی آئی کے ورکروں پر پولیس کی اندھا دھند فائرنگ (۔۔۔جاری)	----------	193

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	تحاریک التوائے کار	
37۔	صوبائی دارالحکومت میں کارخانوں کو ٹائر جلا کر تیل نکالنے کی اجازت سے شہری کینسر جیسے سنگین مرض میں مبتلا (۔۔۔جاری) ------------	200
38۔	ڈائریکٹر جنرل ہیلتھ آفس کا انستھیزیا کے غیر معیاری ہونے کے باوجود کمپنی کو رقم ادا کرنا (۔۔۔جاری) ------------	202
39۔	قانونی تحفظ نہ ملنے کی وجہ سے ہائر ایجوکیشن اداروں کی طالبات کے جنسی تشدد میں مسلسل اضافہ ------------	203
40۔	ضلعی ہسپتالوں کے لئے خریدے گئے بے ہوشی کے انجکشن غیر معیاری ہونے کا انکشاف ------------	205
41۔	ممبران اسمبلی کی درخواست ہائے رخصت ------------	207
	تحاریک استحقاق (۔۔۔جاری)	
42۔	فیصل آباد پی ٹی آئی کے احتجاج میں ورکروں پر فائرنگ کرنے والے شخص کی بجائے معزز ممبر اسمبلی کی تصاویر کو مختلف میڈیا چینلز پر دکھانا ------------	212
	غیر سرکاری ارکان کی کارروائی	
	قرار دادیں (مفاد عامہ سے متعلق)	
43۔	مجید نظامی (مرحوم) کی نظریاتی صحافت اور روشن عہد صحافت کو خراج تحسین کا پیش کیا جانا ------------	218
44۔	تمام یتیم بچوں اور بچیوں کو حکومتی ذمہ داری قرار دینا ------------	219
45۔	پنجاب کے پرائیویٹ میڈیکل کالجوں میں ایم بی بی ایس کرنے والوں کے لئے مناسب سہولیات فراہم کرنے کے لئے وفاقی حکومت سے قانون سازی کا مطالبہ ------------	220
46۔	زرعی زمینوں کے تحفظ کے لئے شہری حدود مقرر کرنے اور نئے شہر بسانے کے اہتمام کا مطالبہ ------------	222

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
47۔	بیرون ممالک رہنے والے پاکستانیوں کو شناختی کارڈ اور پاسپورٹ کے حصول میں درپیش رکاوٹوں کو دور کرنے کا مطالبہ	------------	225
48۔	ملک میں ضرورت سے زائد گندم کی پیداوار کے باوجود 16 کروڑ ڈالر سے زائد مالیت کی گندم درآمد کرنے کے معاملہ کی فوری انکوائری کا مطالبہ	------------	225
	بدھ،10۔دسمبر2014		
	جلد 11:شمارہ 4		
49۔	ڈپٹی سپیکر کا بطور قائم مقام سپیکر اعلامیہ	------------	230
50۔	ایجنڈا	------------	232
51۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	------------	234
52۔	نعت رسول مقبولﷺ	------------	235
	پوائنٹ آف آرڈر		
53۔	اغواء ہونے والے معزز ممبر رانا جمیل حسن خان کی بازیابی	------------	236
	سوالات (محکمہ داخلہ)		
54۔	نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات	------------	237
55۔	نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)	------------	279
	رپورٹیں (میعاد میں توسیع)		
56۔	حکومت پنجاب کے حسابات اور ان پر آڈیٹر جنرل آف پاکستان کی رپورٹیں برائے سال 10-2009 اور 12-2011 کے بارے میں پی اے سی نمبر II کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع	------------	295
57۔	حکومت پنجاب کے حسابات اور ان پر آڈیٹر جنرل آف پاکستان کی رپورٹیں برائے سال 03-2002،04-2003،05-2004،09-2008، 11-2010 اور 13-2012 کے بارے میں پی اے سی نمبر 1 کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع	------------	296

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
	تحاریک استحقاق		
58۔	ڈی سی او پاکپتن کا معزز ممبر اسمبلی کے خلاف سازش کر کے سیاسی ساکھ کو نقصان پہنچانا(۔۔۔جاری)	------------	298
59۔	ایس ایس پی ٹریفک لاہور، وارڈن اور دیگر عملہ کا معزز ممبر اسمبلی کے ساتھ ہتک آمیز رویّہ	------------	299
	تحاریک التوائے کار		
60۔	محکمانہ غفلت کی بناء پر گاڑیوں کے سلنڈر پھٹنے کے واقعات	------------	301
61۔	پنجاب کے پرائیویٹ تعلیمی اداروں میں بھاری فیسیں وصول کرنے کے باوجود معیاری تعلیم اور مناسب سہولتوں کا فقدان	------------	303
62۔	بورڈ آف انٹر میڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن لاہور کا طلباء سے سرٹیفکیٹ کے نام سے کروڑوں روپے بٹورنا	------------	306
63۔	بورڈ آف انٹر میڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن لاہور کا امتحانی جوابی کاپیوں کی ری چیکنگ کی فیس میں بے جا اضافہ کرنا	------------	307
64۔	پنجاب میں ہیپاٹائٹس کو کنٹرول کرنے کے انجکشن کی کمی	------------	308
65۔	کورم کی نشاندہی	------------	311
	سرکاری کارروائی		
	مسودات قانون (جو زیر غور لائے گئے)		
66۔	مسودہ قانون (ترمیم) دھماکا خیز مواد پنجاب 2014	------------	311
67۔	مسودہ قانون (ترمیم) آرمز پنجاب 2014	------------	315
	جمعرات، 11۔دسمبر 2014		
	جلد 11: شمارہ 5		
68۔	ایجنڈا	------------	322
69۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	------------	324

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
70۔	نعت رسول مقبولﷺ ------------	325
	سوالات (محکمہ جات محنت وانسانی وسائل، امور نوجواناں، سپورٹس، آثار قدیمہ اور سیاحت)	
71۔	نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات ------------	326
72۔	نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے) ------------	373
73۔	غیر نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات ------------	378
	پوائنٹ آف آرڈر	
74۔	اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور میں وائس چانسلر کی تعیناتی ------------	383
	توجہ دلاؤ نوٹسز	
75۔	اردو بازار لاہور میں دوران ڈکیتی نوجوان تاجر کے قتل سے متعلقہ تفصیلات ------------	384
76۔	ضلع شیخوپورہ: فائرنگ سے چار افراد کے قتل سے متعلقہ تفصیلات ------------	384
	تحاریک التوائے کار	
77۔	والڈ سٹی آف لاہور کی بہتری کے لئے قرضے میں خُورد بُرد کا انکشاف ------------	388
78۔	والڈ سٹی لاہور اتھارٹی اندرون شہر لاہور کی تاریخی اور پرانی عمارات کی مرمت و بحالی میں ناکام ------------	389
79۔	چنیوٹ جھنگ روڈ پر واقع سرکل نمبر 2 میں تعمیر شدہ رہائشیں، شوروم اور ورکشاپس بغیر پیشگی اطلاع و نوٹس مسمار کرنا ------------	390
80۔	پنجاب کے سرکاری تعلیمی اداروں میں معیار تعلیم پست ہونے کی وجہ سے سکولوں سے طلباء وطالبات کے اخراج کی تعداد میں مسلسل اضافہ ------------	391
81۔	گورنمنٹ چوبرجی گارڈنز اسٹیٹ لاہور میں نصب ٹیوب ویل کے ٹرانسفارمر کی خرابی ------------	395
	پوائنٹ آف آرڈر	
82۔	ڈسٹرکٹ جیل جھنگ میں مقید شخص کی عملہ کے تشدد سے ہلاکت ------------	396

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
83۔	ڈسکہ پی پی۔130 سے گزرنے والی نہر ایم آر لنک کی بھل صفائی نہ ہونے کی وجہ سے اراضی سیم زدہ ہونے کا خدشہ	------------	397
84۔	پنجاب ریونیو اتھارٹی کا سروسز پر سترہ فیصد سیلز ٹیکس لگانے کی وجہ سے دوسرے صوبے کی پراڈکٹ کی فروخت میں اضافہ سے پنجاب کے ریونیو میں کمی کا خدشہ	------------	398
	سرکاری کارروائی		
	مسودہ قانون (جو زیر غور لایا گیا)		
85۔	مسودہ قانون تعلیم قرآن و سیرت انسٹیٹیوٹ پنجاب 2014	------------	400
86۔	انڈکس		

1

اجلاس کی طلبی کا اعلامیہ

No.PAP/Legis-1(53)/2014/1156. Dated: 2nd December, 2014. The following Order, made by the Governor of the Punjab, is hereby published for general information:-

"In exercise of the powers conferred under Article 109 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, I, **Mohammad Sarwar,** Governor of the Punjab, hereby summon the Provincial Assembly of the Punjab to meet on Friday, 5th December, 2014 at 3:00 pm in the Provincial Assembly Chambers Lahore.

Dated Lahore, the	**MOHAMMAD SARWAR**
1st December, 2014	**GOVERNOR OF THE PUNJAB"**

3

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ5۔دسمبر2014

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اورنعت رسول مقبولﷺ

سوالات

(محکمہ زکوٰۃ وعشر)

نشان زدہ سوالات اوراُن کے جوابات

سرکاری کارروائی

مسودہ قانون کا پیش کیا جانا

مسودہ قانون(ترمیم)پارکس اینڈہارٹیکلچراتھارٹی2014

ایک وزیر مسودہ قانون(ترمیم)پارکس اینڈہارٹیکلچراتھارٹی2014ایوان میں پیش کریں گے۔

5

صوبائی اسمبلی پنجاب

1۔ ایوان کے عہدے دار

جناب سپیکر	:	رانا محمد اقبال خان
جناب ڈپٹی سپیکر	:	سردار شیر علی گورچانی
وزیر اعلیٰ	:	میاں محمد شہباز شریف
قائد حزب اختلاف	:	میاں محمود الرشید

2۔ چیئرمینوں کا پینل

1۔	انجینئر قمر الاسلام راجہ، ایم پی اے	پی پی۔5
2۔	میاں مرغوب احمد، ایم پی اے	پی پی ۔150
3۔	محترمہ راحیلہ خادم حسین، ایم پی اے	ڈبلیو۔345
4۔	قاضی احمد سعید، ایم پی اے	پی پی۔286

3۔ کابینہ

1۔	راجہ اشفاق سرور	:	وزیر محنت و انسانی وسائل
2۔	کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ	:	وزیر تحفظ ماحول، داخلہ *
3۔	جناب شیر علی خان	:	وزیر کان کنی و معدنیات / توانائی *
4۔	جناب تنویر اسلم ملک	:	وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ، مواصلات و تعمیرات *

- بذریعہ ایس اینڈ جی اے ڈی نوٹیفکیشن نمبر SO(CAB-.II)2-10/2013 مورخہ 11۔جون 2013 وزراء کو ان کے اپنے محکموں کے علاوہ دیگر محکمہ جات کا اضافی چارج برائے اجلاس (5۔دسمبر 2014 تا 5۔جنوری 2015) تفویض کیا گیا۔

6

5۔	جناب محمد آصف ملک	:	وزیر جنگلات، جنگلی حیات اور ماہی پروری
6۔	محترمہ حمیدہ وحیدالدین	:	وزیر ترقی خواتین
7۔	جناب بلال یٰسین	:	وزیر خوراک
8۔	میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن	:	وزیر خزانہ، آبکاری و محصولات * قانون و پارلیمانی امور *
9۔	رانا مشہود احمد خان	:	وزیر سکول ایجوکیشن، ہائر ایجوکیشن *، امور نوجواناں * کھیلیں *، آثار قدیمہ اور سیاحت *
10۔	میاں یاور زمان	:	وزیر آبپاشی
11۔	جناب عبدالوحید چودھری	:	وزیر جیل خانہ جات
12۔	ملک ندیم کامران	:	وزیر زکوٰۃ و عشر
13۔	میاں عطاء محمد خان مانیکا	:	وزیر اوقاف اور مذہبی امور
14۔	ڈاکٹر فرخ جاوید	:	وزیر زراعت
15۔	جناب آصف سعید منیس	:	وزیر خصوصی تعلیم
16۔	سید ہارون احمد سلطان بخاری	:	وزیر سماجی بہبود اور بیت المال
17۔	ملک محمد اقبال چنڑ	:	وزیر امداد باہمی
18۔	چودھری محمد شفیق	:	وزیر صنعت، تجارت اور سرمایہ کاری
19۔	محترمہ ذکیہ شاہنواز خان	:	وزیر بہبود آبادی
20۔	جناب خلیل طاہر سندھو	:	وزیر انسانی حقوق اور اقلیتی امور

• بذریعہ ایس اینڈ جی اے ڈی نوٹیفکیشن نمبر SO(CAB-II)10/2013 مورخہ 13۔اکتوبر 2014 میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن کو قانون و پارلیمانی امور کا اضافی چارج تفویض کیا گیا۔

7

4۔ پارلیمانی سیکرٹریز

1۔	چودھری سرفراز افضل	:	امور نوجواناں، کھیل، آثار قدیمہ وسیاحت
2۔	راجہ محمد اویس خان	:	زکوٰۃ وعشر
3۔	جناب نذر حسین	:	قانون وپارلیمانی امور
4۔	صاحبزادہ غلام نظام الدین سیالوی	:	لائیو سٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ
5۔	حاجی محمد الیاس انصاری	:	سماجی بہبود وبیت المال
6۔	جناب محمد ثقلین انور سپرا	:	اوقاف ومذہبی امور
7۔	محترمہ راشدہ یعقوب	:	ترقی خواتین
8۔	محترمہ نازیہ راحیل	:	ریونیو
9۔	جناب عمران خالد بٹ	:	صنعت، کامرس وتجارت
10۔	جناب محمد نواز چوہان	:	ٹرانسپورٹ
11۔	جناب اکمل سیف چٹھہ	:	تحفظ ماحول
12۔	چودھری محمد اسد اللہ	:	خوراک
13۔	نوابزادہ حیدر مہدی	:	مینجمنٹ اور پروفیشنل ڈویلپمنٹ
14۔	لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) شجاعت احمد خان	:	کالونیز، اشتمال املاک، پی ڈی ایم اے
15۔	خواجہ عمران نذیر	:	صحت
16۔	جناب رمضان صدیق بھٹی	:	لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ
17۔	چودھری علی اصغر منڈا (ایڈووکیٹ)	:	ایس اینڈ جی اے ڈی
18۔	جناب سجاد حیدر گجر	:	ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ

• بذریعہ قانون و پارلیمانی امور گورنمنٹ آف پنجاب نوٹیفکیشن نمبر PA:4-18/2013 مورخہ 12۔دسمبر 2013 پارلیمانی سیکرٹریز مقرر کئے گئے۔

8

19۔ رانا محمد ارشد	:	اطلاعات و ثقافت
20۔ میاں محمد منیر	:	آبکاری و محصولات
21۔ رانا اعجاز احمد نون	:	زراعت
22۔ محترمہ نغمہ مشتاق	:	بہبود آبادی
23۔ جناب احمد خان بلوچ	:	پبلک پراسیکیوشن
24۔ جناب عامر حیات ہراج	:	کان کنی و معدنیات
25۔ رانا بابر حسین	:	خزانہ
26۔ میاں نوید علی	:	محنت وانسانی وسائل
27۔ جناب محمد نعیم اختر خان بھابھا	:	مواصلات و تعمیرات
28۔ جناب محمود قادر خان	:	چیف منسٹر انسپکشن ٹیم
29۔ سردار عاطف حسین خان مزاری	:	خواندگی و غیر رسمی بنیادی تعلیم
30۔ ملک احمد کریم قسور لنگڑیال	:	منصوبہ بندی و ترقیات
31۔ سردار عامر طلال گوپانگ	:	سپیشل ایجوکیشن
32۔ مہر اعجاز احمد اچلانہ	:	داخلہ
33۔ چودھری خالد محمود ججہ	:	آبپاشی
34۔ میاں فدا حسین	:	جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری
35۔ چودھری زاہد اکرم	:	کالونیز
36۔ محترمہ شاہین اشفاق	:	امداد باہمی
37۔ محترمہ مہوش سلطانہ	:	ہائرایجوکیشن
38۔ محترمہ جوئس رُوفن جُولیس	:	سکولزایجوکیشن
39۔ جناب طارق مسیح گل	:	انسانی حقوق و اقلیتی امور

- بذریعہ قانون و پارلیمانی امور گورنمنٹ آف پنجاب نوٹیفکیشن نمبرPA:4-18/5902 مورخہ 8۔دسمبر 2014 پارلیمانی سیکرٹریز مقرر کئے گئے۔

9

5- ایڈووکیٹ جنرل

چودھری محمد حنیف کھٹانہ

6- ایوان کے افسران

سیکرٹری اسمبلی	:	رائے ممتاز حسین بابر
ڈائریکٹر جنرل (پارلیمانی امور اینڈ ریسرچ)	:	جناب عنایت اللہ لک
سپیشل سیکرٹری	:	حافظ محمد شفیق عادل

11

صوبائی اسمبلی پنجاب

سولہویں اسمبلی کا گیارہواں اجلاس

جمعۃ المبارک،5۔دسمبر2014

(یوم الجمع،12۔صفر المظفر1436ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں شام 4بج کر2منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر رانا محمد اقبال خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری محمد علی قادری نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمO

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِO

وَالَّذِيْنَ
لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَلَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا
بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُوْنَ ۚ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ يَلْقَ اَثَامًا ﴿۶۸﴾ يُّضٰعَفْ لَهُ الْعَذَابُ
يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَيَخْلُدْ فِيْهٖ مُهَانًا ﴿۶۹﴾ اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَ
عَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَاُولٰٓئِكَ يُبَدِّلُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِهِمْ حَسَنٰتٍ ۭ
وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۷۰﴾ وَمَنْ تَابَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَاِنَّهٗ يَتُوْبُ
اِلَى اللّٰهِ مَتَابًا ﴿۷۱﴾

سورۃ الفُرقان آیات 68 تا71

اور وہ جو اللہ کے ساتھ کسی اور معبود کو نہیں پکارتے اور جن جاندار کو مار ڈالنا اللہ نے حرام کیا ہے اس کو قتل نہیں کرتے مگر جائز طریق (یعنی شریعت کے مطابق) اور بدکاری نہیں کرتے اور جو یہ کام کرے گا سخت گناہ میں مبتلا ہو گا(68) قیامت کے دن اس کو دونا عذاب ہو گا اور ذلت و خواری سے ہمیشہ اس میں رہے گا(69) مگر جس نے توبہ کی اور ایمان لایا اور اچھے کام کئے تو ایسے لوگوں کے گناہوں کو اللہ نیکیوں سے بدل دے گا۔ اور اللہ تو بخشنے والا مہربان ہے(70) اور جو توبہ کرتا اور عمل نیک کرتا ہے تو بے شک وہ اللہ کی طرف رجوع کرتا ہے(71)

وما علینا الاالبلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ حافظ محمد افضل نوشاہی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

الھم صلی علیٰ سیدنا و مولانا محمد
و علیٰ آلہ واصحابہ و بارک وسلم

غمزدوں کے لئے رحمت مصطفیٰ
وہ سمندر ہے جس کا کنارہ نہیں
حشر کے دن بھی وہ سب کے کام آئیں گے
کون ہے جس نے ان کو پکارا نہیں
شاید اس پہ ہوا ہے کلامِ خدا
مصطفیٰ کی رضا ہے خدا کی رضا
اپنے محبوب سے حق نے فرمادیا
جو تمہارا نہیں وہ ہمارا نہیں
منتظر چشمِ رحمت کے شاہ و گدا
بے بہا ان کا فیضان جُود و سخا
در پہ آئے سوالی نہ جھولی بھریں
میرے سرکار کو یہ گوارہ نہیں
ہو کے وارفتہ جو بھی مدینے گیا
سبز گنبد کو پس دیکھتا رہ گیا
ساری دنیا میں ایسا حسین دِلربا
دوسرا اور کوئی نظارہ نہیں

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ میں سیکرٹری اسمبلی سے کہوں گا کہ پینل آف چیئرمین کا اعلان کریں۔

چیئرمینوں کا پینل

سیکرٹری اسمبلی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 13 کے تحت جناب سپیکر نے اسمبلی کے موجودہ اجلاس کے لئے مندرجہ ذیل ترتیب سے چار معزز ممبران پر مشتمل پینل آف چیئرمین نامزد فرمایا ہے۔

1۔	انجینئر قمرالاسلام راجہ، ایم پی اے	پی پی-5
2۔	میاں مرغوب احمد، ایم پی اے	پی پی-150
3۔	محترمہ راحیلہ خادم حسین، ایم پی اے	ڈبلیو-345
4۔	قاضی احمد سعید، ایم پی اے	پی پی-286

شکریہ

حلف

نومنتخب ممبران اسمبلی کا حلف

جناب سپیکر: میرے علم میں لایا گیا ہے کہ دو معزز ممبران جناب محمد حسان ریاض، پی پی-162 شیخوپورہ اور جناب انعام اللہ خان نیازی، پی پی-48 بھکر حلف اٹھانے کے لئے تشریف لائے ہیں۔ میں ان سے گزارش کرتا ہوں کہ وہ اپنی سیٹوں کے سامنے کھڑے ہو کر اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین کے آرٹیکل 65 اور 127 کے تحت حلف لیں، اس کے بعد وہ یہاں تشریف لا کر رجسٹر پر دستخط ثبت کریں گے اور اس کے بعد ان کو بات کرنے کا وقت دیا جائے گا کیونکہ وہ آج پہلے دن اس معزز ایوان میں بحیثیت ممبر منتخب ہو کر آئے ہیں۔ ماشاءاللہ نیازی صاحب تو پہلے قومی اسمبلی اور اس ایوان کے بھی معزز ممبر رہے ہیں لیکن اب انہوں نے حلف کے تحت یہاں اپنا کردار ادا کرنا ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

(اس مرحلہ پر نومنتخب معزز ممبران جناب انعام اللہ خان نیازی، پی پی-48 اور جناب محمد حسان ریاض، پی پی-162 نے حلف اٹھایا اور حلف کے رجسٹر پر دستخط ثبت کئے)

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: شاہ صاحب! میرے خیال میں اب ہم وقفہ سوالات شروع کرتے ہیں اس کے بعد میں آپ کو وقت ضرور دوں گا۔

جناب انعام اللہ خان نیازی: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: پوائنٹ آف آرڈر نہیں بلکہ یہ آپ کا حق ہے میں خود آپ کو floor دے رہا ہوں اس کے بعد جناب محمد حسان ریاض صاحب کی باری آئے گی۔

جناب انعام اللہ خان نیازی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ میرے نہایت ہی قابل احترام جناب سپیکر! آج میں اپنے دکھی دل کے ساتھ اللہ کا شکر ادا کرتا ہوں کہ اللہ نے مجھے یہاں آنے کا موقع دیا۔ آج میں اس ایوان میں موجود ہوں جو میرے لئے نیا نہیں ہے، یہ ساتھی میرے لئے نئے ہیں اور نہ ہی آپ کی ذات میرے لئے نئی ہے۔ میں نے آج سے اٹھارہ سال پہلے اسی ایوان میں اپنا جمہوری کردار بھرپور طریقے سے ادا کیا اور اس وقت کے غاصبوں کے خلاف جو لڑائی میں نے لڑی تھی اپنے ساتھیوں اور سینئرز کے ساتھ وہ ایک ریکارڈ کا حصہ ہے۔

جناب سپیکر! جب میں اس اسمبلی میں 1993 میں آیا تھا، اتفاق دیکھیں کہ جب میں اسمبلی کی لائبریری میں جاتا تھا تو میری پسندیدہ شخصیت رانا پھول خان صاحب تھے اللہ انہیں غریق رحمت کرے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں نے رانا پھول خان صاحب کی speeches کو study thoroughly کرنے کے بعد اسی ایوان میں جو مجھ سے کردار ادا ہو سکتا تھا وہ میں نے کیا۔

جناب سپیکر! یہ الیکشن اور میرا ممبر اسمبلی منتخب ہونا ایک بوجھل اور دکھی دل کے ساتھ اپنے پیارے چھوٹے بھائی کی میت کو دفنانے کے بعد اور اس نظام کی ستم ظریفی کہ ابھی اس کی قبر کی مٹی خشک نہ ہوئی کہ ہم الیکشن campaign پر نکل پڑے۔ آج اس ایوان میں میرے آنے کا سہرا دریا خان اور پی پی۔48 کے عوام کے سر ہے جنہوں نے اپنے محبوب قائد نجیب اللہ خان نیازی کے اس پیار کو اس کے بڑے بھائی کی ممبری کی صورت میں واپس کیا ہے۔ آج بھی میں اس احساس کے ساتھ کہ میں حلقہ کے لوگوں کے آنسوؤں میں ڈوبے ہوئے وہ جذبات جن کو آج میں اس ممبری کا جامہ پہن کر آپ کے سامنے موجود ہوں۔ بہت مشکل ہوتا ہے جب اپنے پیاروں کی میتوں کو کاندھوں پر اٹھا کر دفنانے کے بعد

آپ اس قسم کی ڈیوٹی میں آتے ہیں تو اس کے لئے بہت بڑا دل و گردہ چاہئے، جرأت اور ہمت چاہئے تاکہ اپنے آپ کو اس صورتحال میں adjust کر سکیں۔

جناب سپیکر! سب سے پہلے میں اپنے علاقے کی پسماندگی اور اس کی حالت زار بیان کرتا ہوں کہ میں نے پی پی۔48 کے اندر جن حالات کو دیکھا ہے وہ علاقہ جس کا ممبر آپ کے سامنے کھڑا ہے، میں میانوالی سے بھی دو دفعہ ممبر اسمبلی رہا۔ میانوالی میں بھی کوئی خوش کن حالات نہیں ہیں لیکن پی پی۔48 ضلع بھکر جس انداز میں ignore ہوتا رہا جس طریقے سے اس کی عوام کو کُچلا گیا اور غریبوں کی خواہشات کو کُچلا گیا۔ وہاں سے ایسے سابقہ ممبران اسمبلی بھی موجود ہیں جو چھ چھ دفعہ اس حلقے سے منتخب ہوئے ہیں اور آج مجھے تھوڑے سے افسوس کے ساتھ ایک اور بات بھی کرنا پڑتی ہے کہ اسی حلقے نے پاکستان کی دو نامور شخصیات کے سیاسی جنم کو چکا چوند لگائے جن میں ایک چودھری شجاعت صاحب ہیں اور دوسرے میاں محمد شہباز شریف ہیں۔ میں حیران ہوں کہ وہ حلقہ جس نے ملک کی اتنی بڑی شخصیات کو welcome بھی کیا، ان کو ممبری کے ہار بھی پہنائے لیکن اس کے باوجود وہ محروم رہا۔ یہ بڑی قابل غور اور قابل فکر بات ہے۔

جناب سپیکر! ہمارے ملک کی بدقسمتی تو بہت زیادہ ہے جب ہم حالات کو درست کرنے کی بات کرتے ہیں تو ہم یہ بھول جاتے ہیں کہ اس نظام کے نیچے کئی نظام چل رہے ہیں۔ ان نظاموں کے نیچے چلنے والے نظاموں نے ملک کی چولیں ہلا کر رکھ دی ہیں، ملک کو اس نہج پر پہنچا دیا ہے کہ جس پر شاید دشمن بھی نہ پہنچا سکتا جو ہم نے اپنے ہاتھوں سے اس کو پہنچایا ہے اور میں سب سے پہلے اس طرف آؤں گا کہ الیکشن کے نظام کو دیکھتے ہوئے یقین جانیں کہ الیکشن کا نظام ایسا ہے کہ اس ملک میں جتنی مرضی اصلاحات کر لیں، جتنے مرضی انقلاب لے آئیں لیکن جو اس نظام کے نیچے نظام چل رہے ہیں ان نظاموں نے اس الیکشن کے موجودہ سسٹم کو مشکوک اور گندہ کر کے رکھ دیا ہے۔ میں اپنے حلقے کی بات کروں گا جس سے میں ابھی الیکشن لڑ کر آ رہا ہوں۔ میں ان مافیا کی بات کروں گا جو چند ایک سیاستدان پاکستان کی تاریخ میں بدنما دھبہ ہیں اور جنہوں نے نظاموں کی چولیں ہلا کر رکھ دی ہیں۔ آپ یقین جانیں کہ انتظامیہ اور صوبہ پنجاب کی حکومت مجھے لگتا ہے کہ وہ بے بس ہیں اس نچلے نظام سے جو ایک نچلا طبقہ نظام چلا رہا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: خان صاحب! تجاویز تو ہم بعد میں آپ سے لیں گے، آپ کی بڑی مہربانی، جلدی wind up کریں۔

جناب انعام اللہ خان نیازی: جناب سپیکر! بھڑاس نکالنے دیں، اندر بڑا گرم مادہ پڑا ہوا ہے، بس تھوڑی سی بھڑاس نکالنے دیں۔

جناب سپیکر: بھائی! ماشاء اللہ آپ کو بڑا ٹائم ملے گا۔

جناب انعام اللہ خان نیازی: جناب سپیکر! وہاں باقاعدہ طور پر مافیا دیکھنے میں آئے ہیں جن میں پولیس اور سکول ٹیچرز مافیا شامل ہیں جنہوں نے monopoly کی انتہا کر دی۔ اس میں، میں حکومتوں کو اس لئے الزام نہیں دیتا کہ حکومتیں اس بگڑے ہوئے نظام کو درست کرنے کے لئے جس قسم کے حالات بنانے کی کوشش کر رہی ہیں میں سمجھتا ہوں کہ بڑا انقلاب لانے کی ضرورت ہے اور normal حالات کی ضرورت نہیں ہے۔ میں اس ملک کی سیاست میں ایک سیاسی ورکر کی حیثیت سے اپنے آپ پر فخر محسوس کرتا ہوں کہ میں 25 سال تک مسلم لیگ (ن) سے منسلک رہا، 25 سال کی جدوجہد اور اس آمر فرعون جنرل مشرف کے خلاف جو جنگ ہم نے لڑی جس نے اس ملک کا بیڑا غرق کیا وہ جنگ کسی سے ڈھکی چھپی نہیں ہے۔ میں آپ کے گوش گزار صرف یہ کرنا چاہتا ہوں کہ جہاں ہم نظام کی درستی کی بات کرتے ہیں وہاں سیاستدانوں کو چاہئے کہ اپنے قبلے بھی درست کریں، ورکر کی عزت کرنا سیکھیں اور ورکر کو ان کے حقوق دیں۔ ان علاقوں کے لوگ جو کہ ان پر جان چھڑکتے ہوئے ووٹوں کی بارش کرتے ہیں ان کو بھی حق دیں اور محروم نہ رکھیں۔ ان علاقوں کو اس طرح بے یار و مددگار نہ چھوڑیں جو آج نظر آ رہا ہے اور سب سے بڑی مثال میں آپ کے سامنے کھڑا ہوں۔۔۔

جناب سپیکر: اللہ کے فضل سے مجھے لگتا ہے کہ اب وہ بے یار و مددگار نہیں رہیں گے۔ آپ فکر نہ کریں۔ اب ان کا نمائندہ ان کے پاس ہو گا اور انشاء اللہ وہ اپنے تمام کام ٹھیک کرے گا۔ میں آپ سے گزارش کروں گا کہ آپ کو پھر بھی بعد میں انشاء اللہ بہت مواقع ملیں گے۔ آپ مہربانی کر کے wind up کر لیں۔

جناب انعام اللہ خان نیازی: جناب سپیکر! مجھے wind up کرنے کے لئے خیالات کا اظہار تو کرنے دیں۔ ''مینوں تساں تاں باہر نہ بھیجو، میری پیاس تاں بجھنے دیو'' ابھی تو شروعات ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: جی، انشاء اللہ تعالیٰ آپ کی باتیں سنتے رہیں گے۔ ان پر غور بھی ہو گا اور عمل بھی ہو گا۔

جناب انعام اللہ خان نیازی: جناب سپیکر! میں اپنی بات short کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، بڑی مہربانی۔

جناب انعام اللہ خان نیازی: جناب سپیکر! ہمارے ملک کا المیہ کیا ہے؟ ہمارے ملک کا المیہ یہ ہے کہ اس ملک کو باہر کے دشمنوں کی ضرورت نہیں، اس ملک کے اندر ہماری سیاست کے میدان میں کئی ایسے لوگ بیٹھے ہوئے ہیں جو اس ملک کی چولیں ہلا رہے ہیں۔ پاکستان کی سیاست میں آج پھر 16۔دسمبر کا نام آ رہا ہے، آج پھر مجیب الرحمٰن کے چھ نکات کی بات دہرائی جا رہی ہے اور آج پھر چھ نکات کی بات کی جا رہی ہے۔ آج ہمیں یہ دیکھنے کی ضرورت ہے کہ ہماری سیاست کی کڑیاں کہاں پر جا کر ملتی ہیں۔ آج یہ بتایا جائے کہ اس سیاست کے پیچھے وہ کون سے سازشی عناصر، کون سے players ملوث ہیں جن کی planning کی وجہ سے پاکستان کی معیشت کو تباہ و برباد کیا جا رہا ہے اور ملک میں انارکی پھیلانے کی کوشش کی جا رہی ہے؟ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں صرف ایک بات کروں گا کہ اس ملک کے اندر، میں نظام کے اندر نظام کی بات کرتا ہوں، سیاست کے اندر سیاسی بونوں کی بات کرتا ہوں جنہوں نے اس وقت اس ملک کے ہر بندے کو ایک عجیب سی کشمکش میں ڈالا ہوا ہے، جن لوگوں کو اس بات کی بھی سمجھ نہیں کہ 16۔دسمبر پاکستان کی تاریخ کا تاریک ترین دن تھا، اس دن کو پھر یہاں پر دہرانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ کبھی لندن، کبھی راولپنڈی، کبھی اسلام آباد پلان آتا ہے اور ہم عوام ان پلانوں کی وجہ سے پستے چلے جا رہے ہیں۔ آج میں آپ کی کیفیت دیکھ رہا ہوں مجھے لگ رہا ہے کہ آپ کو میری تقریر اس وقت کوئی زیادہ اچھی نہیں لگ رہی۔

جناب سپیکر: مجھے آپ اچھے لگ رہے ہیں۔ مہربانی۔

جناب انعام اللہ خان نیازی: جناب سپیکر! میں صرف آپ سے یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ یہاں پر میں اپنے سیاست دانوں کی بات کرتا ہوں، اچھے سیاست دانوں کی بات کرنے میں بھی کوئی برائی نہیں ہے۔ اسی ایوان میں بیٹھے ہوئے بھکر کے علاقے کے میرے دوست جناب غضنفر عباس چھینہ، جناب عامر عنایت خان شاہانی اور ہمارے سابقا معزز ممبر جناب ثناء اللہ خان مستی خیل، جناب علمدار صاحب، یہ وہ لوگ ہیں جو اس علاقہ کے فخر ہیں لیکن ہم کر کیا رہے ہیں؟ ہم اصلی مال کو پیچھے اور نقلی مال کو آگے لانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: آپ کی مہربانی، کسی کا نام نہیں لینا۔

جناب انعام اللہ خان نیازی: نہیں، جناب! نہیں۔آپ کو تو پتا ہے میں بڑا مسکین سا بندہ ہوں۔ میں نے نقلی مال اور اصلی مال کی جو بات کی ہے وہ آپ بھی سمجھ گئے ہیں، میں بھی سمجھ گیا ہوں اور یہ معزز ایوان بھی سمجھ گیا ہے تو پھر مجھے کسی کا نام لینے کی کیا ضرورت ہے؟ پی پی۔48 دریا خان دھلے والی کی نمائندگی کرنے کے لئے اس جگہ پر موجود ہوں۔ میں یہ عہد کر کے آیا ہوں کہ میرے بھائی نجیب اللہ خان نے پی پی۔48 کا جو مشن شروع کیا تھا اس کو پورا کروں گا۔ جو محبت اس حلقہ کے لوگوں نے مجھے دی ہے آج اس کے قرض کو چکانے کا وقت ہے، میری یہ کوشش ہو گی کہ ان علاقوں کے اندر جو محرومیاں ہیں، ان لوگوں کے ساتھ جو زیادتیاں ہوئی ہیں ان کی خاطر میں اپنے احتجاج کا اور جنگ کا علم بلند کرتا رہوں اور میں اس کی تصحیح کرتا رہوں۔ میں آپ سے بھی گزارش کروں گا کہ آپ سپیکر کی کرسی پر بیٹھے ہیں ہمارے لئے انتہائی قابل احترام ہیں، محترم ہیں، جتنے بھی یہاں پر معزز ممبران بیٹھے ہوئے ہیں ان کے علاقوں کی محرومیوں کو اگر دیکھا جائے تو خدا کی قسم ان علاقوں کو دیکھتے ہوئے خوف آتا ہے کہ وہاں پر لوگ زندہ کیسے ہیں؟ آپ ہمارے کیپٹن ہیں، آپ ہمارے Head ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: آپ مجھے کیپٹن نہ کہیں، آپ کی مہربانی ہو گی۔

جناب انعام اللہ خان نیازی: جناب سپیکر! کیپٹن کا نام کسی نے الاٹ نہیں کروایا ہوا۔ بہر حال میں آپ سے گزارش کروں گا کہ آپ ہماری مدد کریں۔

جناب سپیکر: ضرور۔

جناب انعام اللہ خان نیازی: ہمارے ملک اور ہمارے علاقوں کی محرومیاں دور ہو جائیں۔

جناب سپیکر: انشاء اللہ۔

جناب انعام اللہ خان نیازی: آپ ہمیں بتائیں کہ ہمارے پاس وہ کون کون سے طریقے ہیں جس سے ہم اپنے ان علاقوں کی محرومیوں کو دور کرنے کے لئے بات کر سکیں۔ میں آپ کا اشارہ سمجھ گیا ہوں اس لئے میں بیٹھ جاتا ہوں۔ آپ کا بہت بہت شکریہ۔

جناب سپیکر: آپ کی بھی بہت مہربانی۔

جناب انعام اللہ خان نیازی: جناب سپیکر! میں آپ کا شکر گزار ہوں کہ آپ نے مجھے عزت دی، میں اس معزز ایوان کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: جناب محمد حسان ریاض صاحب!

جناب محمد حسان ریاض: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نہایت ہی قابل احترام جناب سپیکر اور تمام معزز ممبران اسمبلی السلام علیکم۔

جناب سپیکر: وعلیکم السلام۔

تعزیت

معزز ممبران اسمبلی جناب خرم گلفام (مرحوم) جناب نجیب اللہ خان (مرحوم) اور معزز وزیر میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن کی ہمشیرہ کی وفات پر دعائے مغفرت

جناب محمد حسان ریاض: جناب سپیکر! پہلے تو میں یہ گزارش کروں گا کہ میرے پیارے بھائی جناب خرم گلفام (مرحوم) اور جناب انعام اللہ خان نیازی کے بھائی نجیب اللہ خان (مرحوم) کے لئے بھی یہاں پر دعائے مغفرت کی جائے۔

جناب سپیکر: وہ تو ہم پہلے ہی کر چکے ہیں۔ مولانا صاحب تشریف لائیں اور دعائے مغفرت کروائیں، میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن کی ہمشیرہ بھی ایک حادثے میں وفات پا گئی ہیں، جناب نجیب اللہ خان نیازی اور جناب خرم گلفام صاحب کے لئے بھی دعائے مغفرت کروائی جائے۔

(اس مرحلہ پر قاری محمد علی قادری نے دعائے مغفرت کروائی)

جناب سپیکر: اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔

جناب محمد حسان ریاض: جناب سپیکر! میں نے ابھی بات کرنی ہے۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب محمد حسان ریاض: جناب سپیکر! میں اپنی قیادت، پاکستان مسلم لیگ (ن) کی قیادت میاں محمد نواز شریف، میاں محمد شہباز شریف کا شکر گزار ہوں، ان کا مشکور ہوں کہ انہوں نے ایک بار پھر ہمارے گھرانے پر اعتماد کرتے ہوئے مجھے پاکستان مسلم لیگ (ن) کی طرف سے نامزد کیا۔ مجھے آج اس پر بھی بہت خوشی ہے کہ پورے براعظم میں جہاں پر بھی الیکشن لڑنے کے لئے پچیس سال کی عمر required ہے، ان تمام ممالک میں آج عمر کے لحاظ سے سب سے چھوٹی عمر میں اسمبلی کا ممبر منتخب ہوا ہوں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: ماشاءاللہ۔

جناب محمد حسان ریاض: جناب سپیکر! مجھے بہت زیادہ خوشی ہے کہ میں نے اپنے بھائی خرم گلفام، اپنے قائدین میاں محمد نواز شریف، میاں محمد شہباز شریف اور رانا تنویر حسین صاحب کا سر فخر سے بلند کیا ہے اور ان کا نام سرخرو کیا ہے۔ کچھ لوگ جو یہاں مختلف activities میں involve نظر آ رہے ہیں جنہوں نے ملک کی معیشت اور ملکی نظام منجمد کر رکھا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس الیکشن نے اس چیز کا واضح طور پر رزلٹ دکھا کر انہیں جواب دے دیا ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! انہوں نے اکٹھے ہو کر ایک طرف ملک کا پہیہ جام کیا ہوا تھا اور دوسری طرف ان ساری جماعتوں نے میرے حلقے میں آ کر میرے خلاف الیکشن لڑا۔ مجھے اس بات پر بہت زیادہ خوشی ہے کہ میں نے اتنی سی عمر میں اپنی جماعت کا نام سرخرو کر دیا ہے اور انشاء اللہ آئندہ بھی میں اپنی جماعت کے لئے، اپنے ملک کے لئے اپنے خون کا آخری قطرہ تک قربان کر دوں گا لیکن اپنی جماعت اور ملک کا نام ہمیشہ روشن کرنے میں اپنا کردار ادا کروں گا اس لئے میں نے آپ سے مختصر ٹائم طلب کیا تھا۔ میں چاہوں گا کہ اب آپ اسمبلی کی مزید کارروائی آگے بڑھائیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: جی، شکریہ

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

سوالات

(محکمہ زکوٰۃ و عشر)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: جی، نہیں۔ پلیز آپ تشریف رکھیں۔ جب وقفہ سوالات ہو تو ایسا مناسب نہیں ہوتا۔ آج کے ایجنڈے پر محکمہ زکوٰۃ و عشر سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے۔ پہلا سوال نمبر 597 جناب فیضان خالد ورک کا ہے۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے لہذا یہ سوال dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ فوزیہ ایوب قریشی صاحبہ کی طرف سے ہے۔ جی، محترمہ!

محترمہ فوزیہ ایوب قریشی: جناب سپیکر! سوال نمبر 2019 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

بہاولپور: پی پی۔271 میں فنڈز کی فراہمی ودیگر تفصیلات

*2019: محترمہ فوزیہ ایوب قریشی: کیاوزیرزکوٰۃوعشرازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) بہاولپور پی پی۔271 میں پچھلے پانچ سالوں کے دوران زکوٰۃ کی مد میں کتنے کتنے فنڈز فراہم کئے گئے؟

(ب) مذکورہ عرصہ کے دوران ان میں سے کتنے فنڈز پی پی۔271 کے کتنے سکولوں کو کتنے کتنے دیئے گئے، سال وار تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ج) مذکورہ حلقہ میں جہیز کی مد میں کتنے فنڈز دیئے گئے اور یہ کتنے لوگوں میں کتنے کتنے تقسیم کئے گئے، سال وار تفصیل سے آگاہ کریں؟

(د) کیاحکومت پنجاب جہیز کی رقم کو بڑھانے کاارادہ رکھتی ہے؟

وزیرزکوٰۃوعشر (ملک ندیم کامران):

(الف) پی پی۔271 بہاولپور میں گزشتہ پانچ سالوں کے دوران زکوٰۃ کی مختلف مدات میں مبلغ 8کروڑ22لاکھ48ہزار424روپے جاری کئے گئے جس کی سال اور مدوار تفصیل حسبِ ذیل ہے:

مد	2009۔10	2010۔11	2011۔12	2012۔13	2013۔14
گزارہ الاؤنس	14لاکھ58ہزارروپے	29لاکھ16ہزارروپے	18لاکھ14ہزارروپے	8لاکھ38ہزار500روپے	16لاکھ95ہزارروپے
عید گرانٹ	----	2لاکھ43ہزارروپے	----	4لاکھ41ہزارروپے	4لاکھ77ہزارروپے
گزارہ الاؤنس (برائے نابینا)	----	----	----	----	2لاکھ52ہزارروپے
تعلیمی وظائف	8لاکھ59ہزار024روپے	31لاکھ46ہزار116روپے	29لاکھ96ہزار396روپے	17لاکھ68ہزار728روپے	6لاکھ24ہزار960روپے
دینی مدارس	4لاکھ76ہزار550روپے	9لاکھ84ہزار650روپے	6لاکھ66ہزارروپے	6لاکھ71ہزار400روپے	6لاکھ80ہزار400روپے
شادی گرانٹ	2لاکھ20ہزارروپے	2لاکھ60ہزارروپے	2لاکھ40ہزارروپے	1لاکھ20ہزارروپے	1لاکھ70ہزارروپے
تعلیمی وظائف (فنی)	59لاکھ64ہزار700روپے	1کروڑ14لاکھ72ہزار500روپے	1کروڑ17لاکھ37ہزار500روپے	1کروڑ45لاکھ30ہزارروپے	1کروڑ45لاکھ25ہزارروپے
	89لاکھ78ہزار274روپے	1کروڑ90لاکھ22ہزار266روپے	1کروڑ74لاکھ53ہزار896روپے	1کروڑ83لاکھ69ہزار628روپے	1کروڑ84لاکھ24ہزار360روپے

(ب) مذکورہ عرصہ کے دوران 44 تعلیمی ادارہ جات کو مبلغ 93لاکھ95ہزار224روپے جاری کئے گئے جس کی سال وار تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) حلقہ پی پی۔271 میں30 مقامی زکوٰۃ کمیٹیوں کے 101 مستحقین کو شادی گرانٹ مبلغ 10لاکھ10ہزار روپے بحساب فی مستحق ۔/10,000روپے جاری کئے گئے جس کی سال وار تفصیل حسب ذیل ہے:

سال	جاری کردہ رقم	تعداد مستحقین
2009۔10	2لاکھ20ہزار	22
2010۔11	2لاکھ60ہزار	26

2011-12	2لاکھ40ہزار	24
2012-13	1لاکھ20ہزار	12
2013-14	1لاکھ70ہزار	17
میزان	10لاکھ10ہزار	101

(د) صوبائی زکوٰۃ کونسل نے اپنے 152ویں اجلاس منعقدہ 6۔اگست 2014میں شادی گرانٹ کی رقم کو مبلغ 10ہزار روپے سے بڑھا کر 20ہزار روپے کر دیا ہے۔اب مستحقین زکوٰۃ کو نئی شرح کے مطابق فنڈز کا اجراء کیا جارہا ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ فوزیہ ایوب قریشی: جناب سپیکر! میں معزز وزیر سے سوال کرنا چاہوں گی کہ محکمہ زکوٰۃ و عشر میں جو کمیٹی بنائی جاتی ہے کیا اس میں خواتین کی تعداد بڑھانے کا ارادہ رکھتے ہیں اگر ہاں تو کب تک؟

جناب سپیکر: محترمہ! مجھے آپ کی آواز صحیح نہیں آ رہی۔

محترمہ فوزیہ ایوب قریشی: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال تھا کہ محکمہ زکوٰۃ و عشر میں جو کمیٹی بنائی جاتی ہے اس میں خواتین کی تعداد بڑھانے کا ارادہ رکھتے ہیں؟ اگر ہاں تو کب تک؟

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ محترمہ نے بڑی relevant بات کی ہے لیکن میں ان کو بتانا ضروری سمجھتا ہوں کہ محکمے نے پہلے اس پر اپنا کام مکمل کر لیا ہوا ہے اور ان میں خواتین کا حصہ بڑھا دیا گیا ہے۔

MR SPEAKER: Order in the House.

محترمہ نجمہ بیگم: جناب سپیکر! میں ضمنی سوال کرنا چاہتی ہوں۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ کا آگے تو کوئی سوال نہیں ہے؟

محترمہ نجمہ بیگم: جناب سپیکر! میں ضمنی سوال کرنا چاہتی ہوں۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ! ضمنی سوال کریں۔

محترمہ نجمہ بیگم: جناب سپیکر! محکمہ زکوٰۃ کی طرف سے ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ (VTI) کو جو funding کی جاتی ہے اس میں فی طالب علم پانچ سو روپیہ وظیفہ دیا جاتا ہے۔کیا اس رقم میں کوئی اضافہ کرنے کا ارادہ ہے؟ میرا دوسرا سوال یہ ہے کہ وہاں پر جو خواتین سیکھ رہی ہوتی ہیں کیا انہیں سیکھنے کے

بعد مشینیں بھی دی جائیں گی؟ اگر ایسا ارادہ نہیں ہے تو مہربانی کر کے یہ ارادہ بنالیں اور funding میں اضافہ کیا جائے۔

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! پورے سوال میں اس چیز کا کوئی ذکر نہیں ہے لیکن اس کے باوجود میں ان کو جواب دے دیتا ہوں۔ پہلی چیز تو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ ہم دو ہزار روپے کے علاوہ پانچ سو روپیہ وظیفہ دیتے ہیں اس کا مطلب ہے کہ ہم پچیس سو روپیہ دیتے ہیں جس میں سے دو ہزار روپے انسٹیٹیوشن کو جاتے ہیں اور پانچ سو روپے سٹوڈنٹ کو دیتے ہیں۔ انہوں نے جو دوسرا سوال کیا کہ انسٹیٹیوشن سے جو بچے اور بچیاں فارغ ہوتے ہیں تو انہیں بعد میں کاروبار کے سلسلے میں یا ان کی مدد کرنے کے سلسلے میں کچھ دیا جاتا ہے یا نہیں؟ تو میں بتانا چاہتا ہوں کہ یہاں پر recently ہمارا "اخوت" کے ساتھ ایک معاہدہ ہوا ہے ہم نے اس معاہدے کے تحت ان سے درخواست کی ہے کہ جو deserving لوگ اپنا ہنر سیکھ لیتے ہیں تو انہیں پیسوں کی ضرورت ہوتی ہے تو اس میں مشینیں، ٹول بکس، بیوٹیشن یا جو اس طرح کا سامان ہے وہ دیا جائے۔ ہم ایک معاہدے کے ساتھ ان کے ساتھ چل رہے ہیں اور ہم نے انہیں دینا شروع کر دیا ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! مختلف مدات کے اندر جو زکوٰۃ کی رقم تقسیم کی جاتی ہے، اضلاع میں اس رقم کی تقسیم کا کیا criteria ہے، کس ضلع کو کس بنیاد پر رقم فراہم کرتے ہیں؟

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! اضلاع میں رقم تقسیم کرنے کا کیا criteria ہے؟

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! اس کا ایک ہی طریق کار ہے جو پورے پنجاب میں لاگو ہے یہ رقم آبادی کی بنیاد پر دی جاتی ہے یعنی ہر ضلع کو اس کی آبادی کے تناسب سے دیا جاتا ہے۔

جناب سپیکر: اگلا سوال بھی محترمہ فوزیہ ایوب قریشی صاحبہ کا ہے۔

محترمہ فوزیہ ایوب قریشی: جناب سپیکر! سوال نمبر 2020 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع بہاولپور: جہیز کی رقم میں اضافہ و دیگر تفصیلات

*2020: محترمہ فوزیہ ایوب قریشی: کیا وزیر زکوٰۃ و عشر از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع بہاولپور کو پچھلے تین سالوں کے دوران کتنا بجٹ فراہم کیا گیا اور بجٹ کن کن مدات میں خرچ ہوا اس کی سال وار تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ب) جہیز کی مد میں مذکورہ عرصہ کے دوران کل کتنی رقم خرچ ہوئی اور اس سے کتنے لوگ مستفید ہوئے، سال وار تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ج) جہیز کی رقم فی ممبر کتنی دی جارہی ہے اور یہ کب سے لاگو ہے؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ حکومت مذکورہ جہیز کی رقم کو حالات کے تقاضوں کو مدنظر رکھتے ہوئے کم از کم 50ہزار تک کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک؟

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران):

(الف) ضلع زکوٰۃ کمیٹی بہاولپور کو پچھلے تین سالوں کے دوران زکوٰۃ کی مختلف مدات میں فراہم اور خرچ کردہ رقم کی سال وار تفصیل حسب ذیل ہے:

سال	وصول شدہ رقم	خرچ کردہ رقم
2011-12	6کروڑ59لاکھ66ہزار958روپے	6کروڑ33لاکھ95ہزار368روپے
2012-13	10کروڑ10لاکھ96ہزار271روپے	5کروڑ60لاکھ34ہزار176روپے
2013-14	7کروڑ13لاکھ67ہزار612روپے	6کروڑ97لاکھ62ہزار768روپے

مذکورہ بالا رقوم کی مدوار تفصیل تتمہ (الف) تا (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) شادی گرانٹ کی مد میں مذکورہ عرصہ کے دوران مبلغ 82لاکھ 30ہزار روپے خرچ کئے گئے جس سے 823 مستحق افراد مستفید ہوئے۔ سال وار رقم کی تفصیل حسب ذیل ہے:

نمبر شمار	سال	تقسیم کردہ رقم	تعداد مستحقین
1	2011-12	32لاکھ80ہزار روپے	328
2	2012-13	19لاکھ90ہزار روپے	199
3	2013-14	29لاکھ60ہزار روپے	296
	میزان	82لاکھ30ہزار روپے	823

(ج) شادی گرانٹ کے لئے فی مستحق مبلغ 10ہزار روپے ادا کئے جاتے تھے اور رقم کی یہ شرح سال 2002 سے لاگو تھی۔ تاہم صوبائی زکوٰۃ کونسل نے اپنے 152ویں اجلاس منعقدہ مورخہ 6۔اگست 2014 میں شادی گرانٹ کی رقم مبلغ 10ہزار روپے سے بڑھا کر 20ہزار روپے کر دی ہے۔

(د) جیسا کہ جز (ج) میں بیان کیا جا چکا ہے کہ صوبائی زکوٰۃ کونسل نے اپنے 152ویں اجلاس منعقدہ مورخہ 6۔اگست 2014 میں شادی گرانٹ کی رقم 10ہزار روپے سے بڑھا کر 20ہزار روپے کر دی ہے تاہم فوری طور پر مزید اضافہ ممکن نہ ہے۔

محترمہ فوزیہ ایوب قریشی: جناب سپیکر! میں اس سوال کے جواب سے مطمئن ہوں۔

جناب سپیکر: آپ کی مہربانی۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! 12-2011 میں 26 لاکھ، 13-2012 میں 4 کروڑ روپے اور 2013 میں 46 لاکھ روپیہ surrender ہو گیا۔ محکمہ نے ایک سائیڈ پر اس کا جواب دے دیا ہے کہ چونکہ چیئرمین کی مدت ختم ہو گئی تھی اس لئے وہ گرانٹ جاری نہیں کی جا سکی لیکن ایک دوسرے سوال کے اندر محکمہ نے یہ جواب دیا ہوا ہے اور وہ دوسرا سوال بھی میرے سامنے ہے کہ اگر وہ منتخب چیئرمین resign کر جاتا ہے تو اس پورے سسٹم کو چلانے کے لئے ڈسٹرکٹ زکوٰۃ آفیسر کی ذمہ داری ہوتی ہے۔ بارہا ایسے ہوتا ہے کہ اسمبلیاں موجود نہیں ہوتیں، پولیٹیکل گورنمنٹ موجود نہیں ہوتی تو ڈسٹرکٹ زکوٰۃ آفیسر زکوٰۃ کے سارے نظام کو چلاتے ہیں لہذا میں وزیر موصوف سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ ان تین سالوں میں جو رقم واپس گئی ہے وہ کیوں گئی ہے اور اس کا کون ذمہ دار ہے؟

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! ڈاکٹر صاحب نے جو نشاندہی کی ہے وہ ہمارے جواب میں موجود تھی لیکن میں ان کو بتانا ضروری سمجھتا ہوں کہ اس میں ایک نہیں بلکہ تین factors تھے ایک تو یہ تھا کہ جس کو چیئرمین نامزد کیا گیا تھا انہوں نے resign کر دیا جب resign کرتے ہیں تو وہ سسٹم close ہو جاتا ہے۔ دوسرا یہ issue آیا تھا کہ الیکشن آ گئے اس وجہ سے یہ سارا process delay ہو گیا اور اس میں تیسرا factor یہ آیا کہ جب ہم دوبارہ اسے بنانے لگے تو پنجاب زکوٰۃ کونسل کا tenure ختم ہو گیا۔ ان تین factors کی وجہ سے یہ delay ہوا اب ہم نے already اس پر work مکمل کر لیا ہے چیئرمین بھی آ گئے ہیں اور انشاء اللہ اسی سال کام شروع کر دیا جائے گا۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں نے ضمنی سوال میں پوچھنا ہے کہ ہماری جو رقم lapse ہو کر واپس پنجاب میں آ گئی کیا اب 15-2014 میں اس کی compensation دے دی جائے گی، پہلے جو بقایا رقم واپس چلی گئی تھی کیا وہ اب ہمیں واپس دے دی جائے گی چونکہ مستحقین تو اسی طرح موجود ہیں؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! اس میں basically main VTIs کا ہوتا ہے وہ ہم نے already compensate کر دیا ہے باقی کا ہمارے پاس کوئی ایسا rule نہیں ہے اس لئے وہ ہم نہیں کر سکتے۔

جناب سپیکر: ان کو کہہ دیں کہ rules violate نہیں کر سکتے۔

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران): جی، بہت شکریہ

جناب سپیکر: اگلا سوال چودھری اشرف علی انصاری صاحب کا ہے۔

چودھری اشرف علی انصاری: جناب سپیکر! سوال نمبر 2038 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع گوجرانوالہ میں زکوٰۃ کی رقم اور دیگر تفصیلات

*2038: چودھری اشرف علی انصاری: کیا وزیر زکوٰۃ و عشر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) یکم جنوری 2010 سے آج تک صوبائی زکوٰۃ کونسل کی طرف سے ضلع گوجرانوالہ کو کتنی رقم زکوٰۃ کے سلسلہ میں ادا کی گئی، تفصیل سال وار فراہم کریں؟

(ب) اس میں سے کتنی رقم غربا میں بطور گزارہ الاؤنس تقسیم کی گئی، تفصیل سے یونین کونسل وار آگاہ کریں؟

(ج) کتنی رقم شادی گرانٹ میں تقسیم کی گئی ہے، شادی گرانٹ سے کل کتنے لوگ مستفید ہوئے؟

(د) کتنی رقم مستحق طلباء و طالبات کو زکوٰۃ فنڈ میں سے فراہم کی گئی، سکول وار تفصیل سے آگاہ کریں؟

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران):

(الف) ضلعی زکوٰۃ کمیٹی گوجرانوالہ کو یکم جنوری 2010 سے 30۔ ستمبر 2014 تک صوبائی زکوٰۃ انتظامیہ سے زکوٰۃ کے سلسلہ میں مبلغ 60 کروڑ 42 لاکھ 20 ہزار 410 روپے موصول ہوئے جس کی سال اور مد وار تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) مذکورہ عرصہ کے دوران اس رقم سے مقامی زکوٰۃ کمیٹیوں نے گزارہ الاؤنس کی مد میں مبلغ 19 کروڑ 53 لاکھ 34 ہزار 700 روپے مستحقین میں تقسیم کئے جس کی کمیٹی وار تفصیل تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) شادی گرانٹ کی مد میں مبلغ 2 کروڑ 23 لاکھ 60 ہزار روپے کی رقم جاری کی گئی جس سے کل 2232 مستحقین مستفید ہوئے۔

(د) ضلع گوجرانوالہ کے مستحق طلباء و طالبات کو زکوٰۃ فنڈ سے تعلیمی وظائف کے لئے مبلغ 4 کروڑ 31 لاکھ 02 ہزار 660 روپے کی رقم جاری کی گئی جس کی سکول وار تفصیل تتمہ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

چودھری اشرف علی انصاری: جناب سپیکر! اس سوال کے جز (الف) میں جو تتمہ بنا کر تفصیل دی گئی ہے یہ جنوری 2010 تا جون 2010 اور پھر آگے جولائی 2010 تا 2011 پھر آگے جولائی 2014 تا ستمبر 2014 تک کی تفصیل دی گئی ہے اس میں گزارہ الاؤنس، عید گرانٹ، تعلیمی وظائف، دینی مدارس، ہیلتھ کیئر، شادی گرانٹ، تعلیمی وظائف فنی، گزارہ الاؤنس برائے نابینا یہ ساری تفصیل دی گئی ہے۔ جب یہ دیکھتے ہیں تو ابتدا میں گرانٹ زیادہ ہے اور آہستہ آہستہ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ یہ کم ہوتی جا رہی ہے لیکن وقت کے ساتھ ساتھ چونکہ آبادی بڑھتی جا رہی ہے اور مہنگائی میں اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔ جب آبادی بڑھ رہی ہے تو ultimately زکوٰۃ کے مستحق افراد میں بھی اضافہ ہو رہا ہے۔

جناب سپیکر: آپ اپنا ضمنی سوال واضح کریں تاکہ میں ان سے جواب لے سکوں۔

چودھری اشرف علی انصاری: جناب سپیکر! میرا سوال یہ ہے کہ زکوٰۃ کے مستحق افراد کی تعداد بڑھ رہی ہے جبکہ یہ گرانٹ میں کمی کر رہے ہیں تو اس کی کیا وجوہات ہیں؟ اسی طرح سال 11-2010 میں عید گرانٹ کے لئے کوئی رقم نہیں رکھی گئی۔ گزارہ الاؤنس برائے سال 11-2010 اور 12-2011 میں بھی کوئی رقم نہیں رکھی گئی۔ کسی شاعر نے کہا تھا کہ:

جس عہد میں لٹ جائے فقیروں کی کمائی
اس عہد کے سلطان سے کوئی بُھول ہوئی ہے

تو جن لوگوں کے عہد میں فقیروں کی کمائی لٹی ہے اور جن لوگوں سے یہ بُھول ہوئی ہے وہ لوگ کون تھے،ان کے خلاف کیا کارروائی کی گئی ہے اور آئندہ اس کے تدارک کے لئے کوئی اقدامات اُٹھائے گئے ہیں یا نہیں؟

جناب سپیکر: میرا خیال ہے کہ اس کے لئے آپ کو fresh question دینا پڑے گا۔جی، منسٹر صاحب!

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! معزز ممبر فرماتے ہیں کہ رقم بڑھنی چاہئے کیونکہ وقت کے ساتھ ساتھ آبادی میں اضافہ ہو رہا ہے۔میں معزز ممبر اور اس مقدس ایوان کو بتانا ضروری سمجھتا ہوں کہ ہمارے پاس زکوٰۃ کی جو رقم آتی ہے وہ پورے پاکستان سے اکٹھی کی جاتی ہے۔یہ رقم یکم رمضان المبارک کو کٹوتی کے بعد سٹیٹ بنک آف پاکستان میں جاتی ہے۔اس میں سے 57 فیصد پنجاب کو حصہ ملتا ہے اور ہم نے اس کو آگے مستحق افراد میں تقسیم کرنے کے لئے ایک mechanism بنایا ہوا ہے۔ہر سال کسی وجہ سے یہ collection کم ہو رہی ہے۔یہ رقم کسی سرکاری ادارے سے وصول نہیں ہوتی بلکہ لوگوں کے جو اکاؤنٹس بنکوں میں موجود ہیں ان سے کٹوتی کی جاتی ہے۔جیسے جیسے یہ رقم کم ہو رہی ہے اسی حساب سے صوبہ پنجاب کا حصہ بھی کم ہوتا جا رہا ہے۔معزز ممبر نے عید گرانٹ کے حوالے سے دو تین چیزیں مزید پوچھی ہیں۔سال 2011 میں عید گرانٹ کے حوالے سے ہمیں وفاقی حکومت کی طرف سے صرف ایک قسط ملی۔دوسری قسط نہ ملنے کی وجہ سے ہم نے پنجاب میں عید گرانٹ جاری نہیں کی تھی۔معزز ممبر نے کہا ہے کہ گزارہ الاؤنس برائے نابینا افراد کے لئے کوئی رقم جاری نہیں کی گئی اور سب جگہوں پر صفر صفر لکھا گیا ہے۔سال 2014 میں چھ ماہ کی قسط کے طور پر اس مد میں 27 لاکھ روپے دیئے گئے ہیں۔سال 2010-11 اور 2011-12 میں اس مد میں پیسے نہیں دیئے گئے۔میں یہاں پر معزز ایوان کو بتانا چاہتا ہوں کہ حکومت پنجاب کا یہ بہت بڑا initiative ہے کہ اب نابینا افراد کو بھی گزارہ الاؤنس کے تحت امداد دی جا رہی ہے۔اس سے پہلے نابینا افراد کو یہ پیسے نہیں دیئے جاتے تھے۔وزیر اعلیٰ صاحب کی خصوصی مہربانی اور منظوری کے بعد محکمہ نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ اب نابینا افراد کو بھی ہر ماہ ایک ہزار روپے دیئے جائیں گے۔کل نابینا افراد کا عالمی دن تھا اور ہم نے اپنی ذیلی کمیٹیوں کے ذریعے سے دس ہزار نابینا افراد کو select کیا ہے اور ہر ماہ ان کو ایک ہزار روپے دیئے جا رہے ہیں۔یہ سکیم سال 2012-13 میں شروع ہوئی تھی اس لئے پچھلے سالوں میں یہ رقم نظر نہیں آ رہی اور صفر لکھا ہوا ہے۔

چودھری اشرف علی انصاری: جناب سپیکر! میرا اگلا ضمنی سوال گزارہ الاؤنس کے حوالے سے ہے۔منسٹر صاحب نے ابھی فرمایا ہے کہ جیسے رقم وصول ہوتی ہے اسی حساب سے ہم آگے تقسیم کر دیتے ہیں تو میری گزارش یہ ہے کہ زکوٰۃ کے مستحق افراد زیادہ تر بیوہ خواتین،یتیم بچے، بچیاں اور معذور افراد ہوتے ہیں۔ان کے کوئی ذرائع آمدن نہیں ہوتے اور وہ اس قابل بھی نہیں ہوتے کہ اس کا کوئی متبادل انتظام کر سکیں۔میرا خیال ہے کہ ultimately یہ ذمہ داری حکومت اور متعلقہ محکمہ پر عائد ہوتی ہے کہ وہ ان کی کفالت کا کوئی بندوبست کریں۔کیا میں یہ بات کہنے میں حق بجانب نہیں ہوں کہ محکمہ نے اس میں سستی اور غفلت کا ارتکاب کیا ہے؟ پہلے ایک مقامی زکوٰۃ کمیٹی میں دس افراد کو accommodate کیا جاتا تھا، بعد میں اس کو کم کر کے سات افراد کر دیئے گئے اور اب سُنا ہے کہ اس تعداد کو مزید کم کر کے تین افراد کر دیئے گئے ہیں تو اس سلسلے میں وزیر موصوف کیا ارشاد فرمائیں گے؟

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! میرے فاضل دوست اور معزز ممبر نے ابھی جو ارشاد فرمایا ہے شاید اس حوالے سے ان کو پورا علم نہیں ہے اس لئے میں اس کی وضاحت کر دیتا ہوں۔یقیناً گزارہ الاؤنس یا زکوٰۃ کی رقم زیادہ سے زیادہ لوگوں کو دینی چاہئے لیکن اس کے لئے ایک نظام ترتیب دیا گیا ہے جس کے تحت ہم صرف ایک ہی سیکٹر میں سارے پیسے نہیں دے سکتے۔اگر میں معزز ممبر کو اس کی پوری تفصیل بتا دوں کہ ہم کس کس مد میں زکوٰۃ کی رقم دے رہے ہیں تو یقیناً یہ مطمئن ہو جائیں گے لیکن اس کے لئے کافی وقت درکار ہوگا۔میں مختصراً یہ عرض کروں گا کہ زکوٰۃ کے حوالے سے جو بجٹ بنتا ہے یا ہمارے پاس جو رقم آتی ہے اس میں سے ہم طے کرتے ہیں کہ چالیس فیصد فلاں مد میں، دس فیصد فلاں مد میں اور آٹھ فیصد فلاں مد میں دینے ہیں۔یہ ایک لمبی تفصیل ہے۔یہ سب کچھ غریب آدمی کے لئے کیا جا رہا ہے اور ہم کسی سے by force زکوٰۃ نہیں لے سکتے۔ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ آپ اپنے بنک میں جو سرٹیفکیٹ دیتے ہیں وہ غلط ہیں اور ان کو بند کیا جائے۔زکوٰۃ کے پیسے by force نہیں لئے جا سکتے اس کے لئے باقاعدہ سٹیٹ بنک آف پاکستان نے ایک سسٹم بنایا ہوا ہے، اسی کے تحت زکوٰۃ کی کٹوتی ہوتی ہے اور پھر ہم آگے مستحق افراد میں اس رقم کو deliver کرتے ہیں۔زکوٰۃ کی مد سے نہ صرف گزارہ الاؤنس دیا جاتا ہے بلکہ شادی گرانٹ، ہسپتالوں اور مدارس کو بھی پیسے دیئے جاتے ہیں۔ہم صرف ایک ہی مد میں سارے پیسے نہیں دے سکتے۔

جناب سپیکر! معزز ممبر نے بات کی ہے کہ پانچ سو روپے ماہانہ امداد کے طور پر دیئے جاتے ہیں۔مجھے افسوس ہے کہ محکمہ زکوٰۃ و عشر کے کام کے حوالے سے بہت کم لوگوں کو صحیح علم ہے۔میں بتانا

چاہتا ہوں کہ ہم نابینا افراد کے لئے ایک ہزار روپے دیتے ہیں اور پانچ سو روپے ماہانہ امداد کو بڑھا کر ہم نے ایک ہزار روپے کر دیا ہے۔ اسی وجہ سے یہ شرح بارہ تیرہ افراد سے کم ہو کر سات افراد تک آ گئی ہے۔ پہلے اس مد کے لئے 66 کروڑ روپے مختص کئے جاتے تھے لیکن اب ہم نے وزیر اعلیٰ پنجاب سے اجازت لے کر یہ رقم بڑھا کر ایک ارب 14 کروڑ روپے کر دی ہے جس سے مستحق لوگ مستفید ہو رہے ہیں۔

چودھری اشرف علی انصاری: جناب سپیکر! معزز وزیر صاحب کا تجربہ بول رہا ہے لیکن گرانٹ کسی جگہ بولتی نظر نہیں آ رہی۔ سوال کے جز (د) میں تعلیمی وظائف کے حوالے سے پوچھا گیا ہے اور میں نے اپنے سوال میں یکم جنوری 2010 سے لے کر 30۔ ستمبر 2014 تک ضلع گوجرانوالہ کے مستحق طلباء و طالبات کو زکوٰۃ فنڈ سے دیئے گئے تعلیمی وظائف کے بارے میں پوچھا تھا لیکن جواب جولائی 2010 سے لے کر جون 2014 تک دیا گیا ہے تو اس لحاظ سے جواب نامکمل ہے۔ جواب میں بتایا گیا ہے کہ سال 11-2010 میں انہوں نے 222 تعلیمی اداروں کو امداد دی ہے۔ اسی طرح سال 12-2011 میں 105 تعلیمی اداروں کو یہ امداد دی گئی، پھر سال 13-2012 میں 106 تعلیمی اداروں کو امداد دی گئی اور سال 14-2013 میں 73 تعلیمی اداروں کو یہ وظائف دیئے گئے ہیں۔

جناب سپیکر! میں گزارش کروں گا کہ میرے ضلع میں ہائر سیکنڈری سکولوں کی تعداد 13 ہے، ہائی سکولوں کی تعداد 230 ہے، ایلیمنٹری سکولوں کی تعداد 293 ہے اور پرائمری سکولوں کی تعداد 1159 ہے۔ اگر ہم ان تمام سکولوں کا total کریں تو یہ 1695 بنتے ہیں اور اس کے علاوہ کالجوں کی تعداد 34 ہے تو 1695 تعلیمی اداروں میں سے پہلے 222، پھر 105، پھر 106 اور اب صرف 73 رہ گئے ہیں۔ جو تعلیمی ادارے امداد سے محروم رہ گئے ہیں تو کیا اُن کے ساتھ یہ discrimination نہیں ہے۔ اُن کے دُکھوں کا مداوا کون کرے گا؟ کیونکہ ultimately پھر وہی بات آتی ہے کہ یہ محکمے یا حکومت کی ذمہ داری ہے تو میں گزارش کروں گا کہ وزیر موصوف اس پر کچھ روشنی ڈالیں۔

جناب سپیکر: جی، وزیر زکوٰۃ و عشر!

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! میں ایک بات clear کر دوں کہ چونکہ مقامی زکوٰۃ کمیٹیاں تاخیر سے بنی تھیں اس لئے اُس وقت یہ گرانٹ نہیں دی گئی تھی۔ دوسرا انہوں نے سکولوں اور کالجوں کی بات کی ہے تو یقیناً یہ سارا supporting system ہے تو ہم جن کو بھی پیسے دیتے ہیں اُنہیں ایک ٹوکن کے طور پر پیسے دیئے جاتے ہیں ایسا نہیں ہے کہ ہم انہیں پوری طرح support کرتے ہیں۔ اس کا باقاعدہ ایک system ہے جس کے تحت بچے داخل ہوتے ہیں اور جب کسی سکول سے demand

ہی نہ آئے یا کسی سکول سے زیادہ demand آئی ہو اور ہم نے ایک طریق کار رکھا ہے کہ اُس کی scrutiny کرنے کے بعد جو بچے list پر آتے ہیں ہم انہیں یہ پیسے دینے کے پابند ہیں۔ میں ممبر موصوف کو تیسری بات یہ بتانا چاہتا ہوں کہ ہم نے recently اس کا طریق کار change کیا ہے چونکہ پنجاب حکومت نے پرائمری سے لے کر میٹرک تک تعلیم مفت کر دی ہوئی ہے جس میں ہر چیز مل رہی ہے لہذا سال 15-2014 میں ہم نے پرائمری سے میٹرک تک کو ختم کر دیا ہے اور اب ہم یہ تمام funds, higher classes کے لئے رکھ رہے ہیں کیونکہ بچے اُوپر کے level پر جا رہے ہیں اُن کو اس کی زیادہ اشد ضرورت ہوتی ہے اور جہاں پر ہم already یہ پیسے دے رہے تھے وہاں اس کی ضرورت ہی نہیں تھی اس لحاظ سے اس طرح کی کمی بیشی چلتی رہتی ہے۔

جناب سپیکر: جی، شکریہ۔ اگلا سوال نمبر 2092 الحاج محمد الیاس چنیوٹی صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا یہ سوال dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 2093 بھی الحاج محمد الیاس چنیوٹی صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا یہ سوال بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال چودھری اشرف علی انصاری صاحب کا ہے۔

چودھری اشرف علی انصاری: جناب سپیکر! سوال نمبر 2094 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

گوجرانوالہ: زکوٰۃ کمیٹیوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*2094: چودھری اشرف علی انصاری: کیا وزیر زکوٰۃ و عشر از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) حلقہ پی پی۔93 ضلع گوجرانوالہ میں کل کتنی زکوٰۃ کمیٹیاں ہیں اور کب سے قائم ہیں؟

(ب) مذکورہ بالا حلقہ میں کتنی زکوٰۃ کمیٹیاں کام کر رہی ہیں اور کتنی زکوٰۃ کمیٹیاں ابھی تک تشکیل نہیں پا سکیں؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ درج بالا حلقہ میں زکوٰۃ کمیٹیوں کی موجودہ تعداد، آبادی کے تناسب سے ناکافی ہے؟

(د) کیا حکومت حلقہ پی پی۔93 گوجرانوالہ میں زکوٰۃ کمیٹیوں کی موجودہ تعداد میں اضافے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات سے ایوان کو آگاہ فرمائیں؟

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران):

(الف) حلقہ پی پی۔93 میں 67 مقامی زکوٰۃ کمیٹیاں قائم ہیں جن میں سے 66 مقامی زکوٰۃ کمیٹیاں تشکیل پا چکی ہیں جبکہ ایک مقامی زکوٰۃ کمیٹی کی تشکیل تاحال باقی ہے۔

(ب) جواب جز (الف) میں پیش ہے۔

(ج) مذکورہ حلقہ میں زکوٰۃ کمیٹیوں کی تعداد آبادی کے تناسب سے مناسب ہے تاہم نئی مردم شماری اور زکوٰۃ و عشر بل کی حتمی منظوری کے بعد مذکورہ حلقہ سمیت صوبہ بھر کی زکوٰۃ کمیٹیوں کی تعداد کا آبادی کے تناسب سے از سر نو جائزہ لیا جائے گا۔

(د) جواب جز (ج) میں دیا جا چکا ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

چودھری اشرف علی انصاری: جناب سپیکر! انہوں نے اس سوال کے جواب میں فرمایا ہے کہ حلقہ پی پی۔93 میں 67 مقامی زکوٰۃ کمیٹیاں ہیں جن میں سے 66 کمیٹیاں بن چکی ہیں جبکہ ایک کمیٹی کی ابھی تک تشکیل نہیں ہو سکی۔ میرا خیال ہے کہ کمیٹیاں بنے کافی عرصہ گزر چکا ہے تو یہ ایک کمیٹی جو رہ گئی ہے اس کمیٹی کی تشکیل نہ پائے جانے کی وجوہات سے معزز ایوان کو آگاہ فرمایا جائے۔

جناب سپیکر! میرا دوسرا ضمنی سوال یہ ہے کہ ان کمیٹیوں کے تشکیل دیئے جانے کے criteria سے معزز ایوان کو آگاہ فرمایا جائے؟

جناب سپیکر: جی، وزیر زکوٰۃ و عشر!

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! ان کمیٹیوں کو تشکیل دیئے جانے کا طریق کار یہ ہے کہ آبادی کے تناسب سے وہاں کی مقامی بڑی مسجد میں علاقہ کے لوگوں کو اکٹھا کیا جاتا ہے۔ وہاں پر گریڈ۔16 یا اوپر کا ایک افسر، امام مسجد یا کوئی اور ایک معزز شخصیت اور ضلعی کمیٹی کا ایک ممبر، ان پر مشتمل یہ تین رکنی کمیٹی مقامی لوگوں کے اکثریتی فیصلہ کے اوپر کمیٹی کے ممبران کا چناؤ کرتی ہے۔ معزز ممبر نے دوسری بات پوچھی ہے کہ گوجرانوالہ کے حلقہ پی پی۔93 کی 66 کمیٹیاں بنی ہیں، ایک کمیٹی نہیں بنی لہذا ان کی بات بالکل بجا ہے۔ ایک کمیٹی جو نہیں بنی اُس کا مقامی زکوٰۃ کمیٹی مسلم ٹاؤن کوڈ نمبر 1041556 ہے۔ ہم نے وہاں پر مقامی زکوٰۃ کمیٹی کی تشکیل کے لئے تین دفعہ کوشش کی ہے لیکن وہاں پر چپقلش اور لڑائی کی وجہ سے یہ کمیٹی نہیں بن سکی لیکن اب ہم نے یہاں پر فیصلہ کیا ہے کہ ہم یہاں

پر کمیٹی بھجوائیں گے جو وہاں کی کمیٹی کو supersede کرے گی اور پولیس کی assistance لے کر اس کمیٹی کو بنانے کی کوشش کریں گے۔ شکریہ

چودھری اشرف علی انصاری: جناب سپیکر! وزیر موصوف نے یہ فرمایا ہے کہ آبادی کے تناسب سے اس کمیٹی کو تشکیل دیا جاتا ہے۔ وہاں پر ایک کمیٹی جس کی ابھی تک تشکیل نہیں ہوئی اُس کے حوالے سے وزیر موصوف نے یہ فرمایا ہے کہ وہاں پر خدانخواستہ کسی قسم کی کوئی چپقلش ہے۔ وہ میرا حلقہ ہے، اللہ کا بڑا کرم اور فضل ہے کہ میرا حلقہ امن کا گہوارہ ہے، لوگ دل و جان سے ایک دوسرے کا احترام کرتے ہیں میرے حلقہ میں کسی قسم کی کوئی محاذ آرائی یا چپقلش نہیں ہے۔ اگر کسی جگہ ایسا ہے تو وزیر موصوف نشاندہی کریں ان کو Police Force بلانے کی ضرورت نہیں پڑے گی۔۔۔

(اذانِ مغرب)

جناب سپیکر: 20 منٹ کے لئے اجلاس adjourn کیا جاتا ہے۔

(اس مرحلہ پر نماز مغرب کے لئے اجلاس کی کارروائی 20 منٹ کے لئے ملتوی کر دی گئی)

(نماز مغرب کے بعد وقفہ کے جناب سپیکر 5 بج کر 35 منٹ پر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! انصاری صاحب کے سوال کے بعد مغرب کی اذان ہو گئی تھی اور آپ نے نماز کے لئے وقفہ کر دیا تھا۔ اس کے لئے انہوں نے اپنی خدمات بھی پیش کی ہیں اور مجھے گائیڈ لائن بھی دی ہے کہ 67 زکوٰۃ کمیٹیوں میں سے 66 کمیٹیاں بن گئی ہیں اور ایک باقی رہتی ہے تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ انہیں ساتھ لے لیں گے اور انشاء اللہ ایک ہفتہ کے اندر اندر اسے بھی بنا دیں گے۔ کوئی ایسا مسئلہ نہیں چونکہ ان کے حلقہ میں ہے اور یہ تھوڑا سا manage کر لیں تو انشاء اللہ اسے بھی بنا دیں گے۔

جناب سپیکر: انصاری صاحب! آپ مطمئن ہیں؟

چودھری اشرف علی انصاری: جناب سپیکر! میں اس سوال کے جواب سے مطمئن ہوں۔

جناب سپیکر: اگلا سوال محترمہ مدیحہ رانا صاحبہ کا ہے۔

محترمہ مدیحہ رانا: شکریہ۔ جناب سپیکر! سوال نمبر 2102 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع فیصل آباد: زکوٰۃ کمیٹیوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*2102: محترمہ مدیحہ رانا: کیا وزیر زکوٰۃ و عشر از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع فیصل آباد میں زکوٰۃ کمیٹیوں کی تعداد کتنی ہےv؟

(ب) مذکورہ زکوٰۃ کمیٹیوں نے مالی سال13۔2012میں کتنی رقم غربا میں تقسیم کی؟

(ج) کیا مذکورہ سال میں زکوٰۃ کی تقسیم میں کسی خُورد بُرد کا انکشاف ہوا، اگر ہوا تو خُورد بُرد کرنے والے افراد کے خلاف کیا کارروائی کی گئی، تفصیل بیان کی جائے؟

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران):

(الف) ضلع فیصل آباد میں 1387 مقامی زکوٰۃ کمیٹیاں ہیں۔

(ب) مالی سال13۔2012 کے دوران مذکورہ زکوٰۃ کمیٹیوں نے زکوٰۃ کی مختلف مدات میں مبلغ14کروڑ12لاکھ12ہزار252روپے غربا میں تقسیم کئے گئے جن کی مد وار تفصیل حسب ذیل ہے:

نمبر شمار	مد	تقسیم کردہ رقم	تعداد مستحقین
1	گزارہ الاؤنس	10کروڑ89لاکھ91ہزار106روپے	17927
2	عید گرانٹ	1کروڑ44لاکھ58ہزار500روپے	28917
3	گزارہ الاؤنس برائے نابینا	1کروڑ17لاکھ22ہزار646روپے	1160
4	شادی گرانٹ	60لاکھ40ہزار روپے	604
	میزان	14کروڑ12لاکھ12ہزار252روپے	48608

(ج) سال13۔2012 کے دوران تحصیل جڑانوالہ کی33مقامی زکوٰۃ کمیٹیوں میں زکوٰۃ کی تقسیم میں مبلغ27لاکھ9ہزار668روپے کی خُورد بُرد کا انکشاف ہوا۔ تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ جس پر ضلع زکوٰۃ کمیٹی فیصل آباد نے کرپشن میں ملوث چیئرمین مقامی زکوٰۃ کمیٹیوں اور محکمہ کے ذمہ دار اہلکاروں کے خلاف محکمہ انٹی کرپشن اسٹیبلشمنٹ فیصل آباد کو اپنے مراسلہ 1083/DZC/FZC/2013 مورخہ 29۔نومبر2013اور مراسلہ1133/DZC/FSD/2013 مورخہ13۔دسمبر2013 کے تحت کارروائی کے لئے تحریر کر دیا ہے اس کے علاوہ خُورد بُرد میں ملوث چیئرمینوں کو ان کے عہدہ سے برطرف کرتے ہوئے انہیں آئندہ زکوٰۃ کی تقسیم اور نمائندگی کے حوالے سے نااہل قرار دینے کے علاوہ مذکورہ کمیٹیوں کو بھی تحلیل کر دیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ محکمہ کے ذمہ دار اہلکاران جن میں پانچ

فیلڈز زکوٰۃ کلرک اور ایک آڈیٹر شامل ہیں جن کے معاہدہ ملازمت منسوخ کر دیئے ہیں۔ مزید برآں پانچ چیئرمین مقامی زکوٰۃ کمیٹی ہائے سے مبلغ 2لاکھ 11ہزار 700روپے کی رقم وصول ہو چکی ہے جس کی کمیٹی وار تفصیل تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ مدیحہ رانا: جناب سپیکر! میں جز(ب) سے مطمئن تو ہوں لیکن منسٹر صاحب سے جز(ب) کے متعلق میری گزارش ہے کہ جن بزرگوں کو ان کے بچے اچھے طریقے سے نہیں سنبھال سکتے تو کیا ان کے لئے بھی کچھ حصہ ہم نے گزارہ الاؤنس فنڈ کے اندر مختص کیا ہوا ہے؟ میرا ضمنی سوال جز(ج) سے ہے کہ جس طرح بتایا گیا کہ 27لاکھ 9ہزار روپے کی خُورد بُرد ہوئی اور محکمہ نے انٹی کرپشن کو بھی پچھلے سال 29۔نومبر کو لیٹر لکھا تو میں منسٹر صاحب سے یہ پوچھنا چاہوں گی کہ ایک سال کا عرصہ ہو گیا ہے تو کیا انہوں نے کرپشن کے ملزموں کو پکڑا کیونکہ اس کے ابھی تک دو لاکھ recover ہوئے ہیں اور باقی 25لاکھ روپے recover کرنے کے لئے محکمہ نے کیا حکمت عملی اختیار کی ہے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! انہوں نے جو پہلی بات گزارہ الاؤنس کے حوالے سے کی ہے تو جن لوگوں کی یہ نشاندہی کر رہی ہیں یہ انہی کے لئے مختص کئے جاتے ہیں۔ انہیں ڈھونڈنے کے لئے یا انہیں nominate کرنے کے لئے ہر دیہات اور ہر یونین کونسل کی سطح پر ایک کمیٹی ہوتی ہے جس میں دس ممبران ہوتے ہیں اور وہی اس کو identify کرتے ہیں جس میں نادار، بیوگان، بیمار اور یتیم لوگ آتے ہیں۔ یہ ان کے پہلے سوال کا جواب ہے کہ انہی لوگوں کو nominate کر کے ان کو دیا جاتا ہے۔

جناب سپیکر! دوسری بات جڑانوالہ تحصیل میں کرپشن کے حوالے سے سوال کی ہے تو بڑے افسوس کی بات ہے اور ہم سب کا یہ خیال ہے کہ اس میں کوئی ایسی major چیز نہیں آتی اور الحمد للہ بات بھی ایسے ہی ہے لیکن ایک episode ہوا جو آج سے دو سال پہلے کی بات ہے جس میں وہاں پر 27لاکھ روپے کا غبن کیا گیا۔ اس پر ہم نے یہ ایکشن لیا کہ وہاں کے ملازمین کو نوکری سے فارغ کر دیا گیا۔ اس کے بعد جو چیئرمین صاحبان اس میں ملوث تھے، ان تمام کو blacklist for all times to come کر دیا کہ وہ کبھی بھی اس کمیٹی کے ممبر بن سکتے ہیں اور نہ ہی چیئرمین بنیں گے۔

جناب سپیکر! تیسری بات یہ ہے کہ ان کے خلاف انٹی کرپشن میں مقدمات درج کروا دیئے ہیں۔ اگر ان کی تفصیل لینی ہے تو میرے پاس یہ سات آٹھ reminders موجود ہیں جو ہم نے دیئے لیکن یہ ایک حقیقت ہے کہ اتنے عرصہ میں انٹی کرپشن کے حوالے سے یہ معاملہ آگے نہیں بڑھا تو میں نے پرسوں ہی ذاتی طور پر ڈی جی انٹی کرپشن سے خود ان کے ساتھ بیٹھ کر سارے معاملات پر بات کی اور ہم نے طے کیا کہ 15 دنوں کے اندر اندر اس پورے issue کو resolve کریں گے اور جن لوگوں کے خلاف مقدمات درج ہوئے ہیں انہیں arrest کیا جائے گا یا ان سے recovery کی جائے گی۔ شکریہ

جناب سپیکر: اگلا سوال نمبر 2110 محترمہ ناہید نعیم صاحبہ کا ہے اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 2117 ڈاکٹر نوشین حامد صاحبہ کا ہے اس سوال کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 2118 بھی ڈاکٹر نوشین حامد صاحبہ کا ہے اس سوال کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 2129 میاں طاہر صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں اس لئے اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال باؤ اختر علی صاحب کا ہے۔

باؤ اختر علی: شکریہ۔ جناب سپیکر! سوال نمبر 2184 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: زکوٰۃ کمیٹیوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*2184: باؤ اختر علی: کیا وزیر زکوٰۃ و عشر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) لاہور میں کل کتنی زکوٰۃ کمیٹیاں ہیں اور ہر مقامی زکوٰۃ کمیٹی کے خواتین اور مرد ممبرز مع چیئرمین کے نام کیا ہیں؟

(ب) مقامی زکوٰۃ کمیٹیاں زکوٰۃ فنڈز سے بیواؤں کو گزارہ الاؤنس دیتی ہیں ایک مقامی زکوٰۃ کمیٹی کتنے غریب یا بیواؤں کو یہ الاؤنس دینے کی مجاز ہے اور کتنے عرصہ کے لئے دیا جاتا ہے؟

(ج) گزارہ الاؤنس کتنا دیا جا رہا ہے کیا حکومت اس الاؤنس کو بڑھانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران):

(الف) لاہور میں کل 1284 مقامی زکوٰۃ کمیٹیاں ہیں جن میں سے 1107 مقامی زکوٰۃ کمیٹیاں فعال ہیں جبکہ بقیہ کمیٹیوں کی تشکیل کا عمل جاری ہے مذکورہ بالا کمیٹیوں کے خواتین و مرد ممبران کے نام مع چیئرمین کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) جی ہاں! مقامی زکوٰۃ کمیٹیاں استحقاق کے تعین کے بعد زکوٰۃ فنڈ سے مستحقین کو گزارہ الاؤنس جاری کرتی ہیں۔ ایک مقامی زکوٰۃ کمیٹی سہ ماہی بنیادوں پر فی مستحق ہزار روپے ماہانہ کے حساب سے فنڈز جاری کرتی ہے۔ استفادہ کنندگان کی تعداد کا انحصار فنڈز کی دستیابی پر ہوتا ہے جس میں وقتاً فوقتاً کمی بیشی ہوتی رہتی ہے۔

(ج) صوبائی زکوٰۃ کونسل پنجاب نے اپنے 152 ویں اجلاس منعقدہ مورخہ 6۔اگست 2014 میں مستحقین زکوٰۃ کے لئے گزارہ الاؤنس کی شرح 500 روپے سے بڑھا کر 1000 روپے ماہانہ فی مستحق کر دی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

باؤ اختر علی: جناب سپیکر! میرا منسٹر صاحب سے ضمنی سوال ہے کہ جز (الف) میں انہوں نے لاہور کی زکوٰۃ کمیٹیوں کی تعداد 1284 بتائی ہے جن میں سے functional 1107 ہیں اور 177 کے قریب زکوٰۃ کمیٹیوں کا وجود ابھی پایۂ تکمیل تک نہیں پہنچا تو یہ مجھے بتا سکتے ہیں کہ 177 کمیٹیاں کب تک functional کر دی جائیں گی؟

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! چونکہ یہ جواب پہلے پرنٹ ہو گیا تھا جس میں کمیٹیاں 1107 ہیں latest اس کی پوزیشن 1130 ہے اور جو باقی رہ گئی ہیں سب کو معلوم ہے پنجاب کے جتنے چیئرمین صاحبان ہیں اُن کا tenure جو ہے وہ 30۔نومبر کو ختم ہو چکا ہے۔ یہ جو باقی رہ گئی ہیں یہ اسی ماہ ہم نے مکمل کرنی ہیں اور یکم جنوری سے یہ فعال ہو جائیں گی۔

باؤ اختر علی: جناب سپیکر! منسٹر صاحب سے جز (ب) میں میرا ضمنی سوال ہے کہ گزارہ الاؤنس جو انہوں نے کہا ہے کہ فی کس 500 سے بڑھا کر 1000 روپے کر دیا گیا ہے آیا فی کس 1000 سے بھی بڑھانے کا کوئی سسٹم چل رہا ہے کہ اس سے بڑھایا جائے۔

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! یہ گزارہ الاؤنس 1980 سے چل رہا ہے جو پانچ سو کے حساب سے تھا، یہ کریڈٹ اس حکومت کو جاتا ہے کہ انہوں نے سو یا دو سو نہیں بلکہ اس کو recently double کر دیا ہے۔ ابھی مزید اس کو بڑھانے کا ارادہ نہیں ہے لیکن ہم نے پانچ سو سے ایک ہزار کر دیا ہے۔

باؤ اختر علی: جناب سپیکر! سوال نمبر 2184 کے متعلق جواب میں انہوں نے ماہانہ گزارہ الاؤنس میں مختص لوگوں کی تعداد نہیں لکھی تو آیا مقامی زکوٰۃ کمیٹی کو یہ اختیار ہے کہ وہ funds کے حساب سے تعداد بڑھا سکتے ہیں؟

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! ہر کمیٹی کو جب پیسے بھجوائے جاتے ہیں تو اُن کو بتایا جاتا ہے کہ کس کس مد میں وہ کتنے فیصد خرچ کر سکتے ہیں تو اگر اس میں رہتے ہوئے اگر کرنا چاہیں تو کر سکتے ہیں لیکن عموماً یہ دیکھا جاتا ہے کہ وہ زیادہ لوگوں کو مستفید کرنا چاہتے ہیں تو اس لحاظ سے اس کو کیا جاتا ہے۔ لاہور میں 12/11 لوگوں کی تعداد چل رہی تھی لیکن اب یہ اُس سے کم ہو گئی ہے جب ہم نے اس کو ایک ہزار روپے کیا ہے۔ اس میں ہم نے 66 کروڑ روپے جاری کئے ہیں لیکن جب یہ تعداد کم ہوئی اور پورے پنجاب سے اس بات پر روشنی ڈالی گئی اور ہمیں بھی اس بات کا احساس تھا تو ہم نے فوری طور پر تقریباً 60 کروڑ روپے اس میں مزید جاری کر دیئے تاکہ unrealistic تعداد کم نہ ہو بلکہ لوگوں کو پورے پیسے ملتے رہیں۔

جناب محمد آصف باجوہ (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جن کا سوال ہے اُن کو تو کر لینے دیں۔

جناب محمد آصف باجوہ (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! وہ بیٹھ گئے ہیں۔ میرا سوال یہ ہے کہ یہ کہتے ہیں کہ اب پانچ سو کی بجائے ایک ہزار روپیہ کر دیا گیا ہے تو اس میں گزارش یہ ہے کہ جب اس وقت لوگوں کو ماہانہ گزارہ الاؤنس نہیں دیا جا رہا ہے کیا جس عرصہ کا گزارہ الاؤنس نہیں دیا جا رہا ہے آئندہ یہ پانچ سو روپے دیں گے یا ایک ہزار روپے دیں گے؟

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران): آپ اپنا سوال دہرا دیں۔

جناب محمد آصف باجوہ (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! یہ اب پانچ سو کی بجائے ایک ہزار روپے کر دیا ہے اب یہ کمیٹیاں فعال نہیں ہیں تو کیا پچھلے ماہانہ گزارہ الاؤنس کے بقایاجات لوگوں کو ملیں گے، اگر ملیں گے تو کیا پانچ سو روپیہ ملے گا یا ایک ہزار روپیہ ملے گا؟

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! معزز ممبر نے تھوڑی سی mix بات کر دی ہے کہ کمیٹیاں بن گئی ہوئی ہیں، چیئرمین چونکہ غیر فعال ہوئے ہیں۔ 30 تاریخ کو اسی ماہ میں یہ سارے چیئرمین

دوبارہ بحال ہو جائیں گے۔ جن کو پیسے مل رہے ہیں اُن کو ملتے رہیں گے اس میں کسی کو cut off نہیں کیا جائے گا۔ یہ کام جاری رہے گا۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: شاہ صاحب! اس پر تین ضمنی سوال ہو چکے ہیں۔ یہ principle ہے آپ principle کو تو نہ توڑیں۔ آپ کا شکریہ، آپ کے سوال آگے آئیں گے۔ منسٹر صاحب! آپ بھی جواب گول مول ہی کر گئے ہیں۔ وہ کہہ رہے ہیں کہ جن کو پہلے پانچ سو روپے ملتے تھے اب اُن کو وہ ملنے بند ہوئے ہیں جب سے وہ کمیٹیاں فعال نہیں ہیں تو کیا پہلے جو پانچ سو تھا اُس حساب سے ملیں گے یا ہزار روپے کے حساب سے ملیں گے۔

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر پہلے تو میں یہ clear کرنا چاہتا ہوں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! منسٹر صاحب کو پتا ہے retrospective effect کی بات ہے retrospective effect دینا ہے یا نہیں prospective دینا ہے چلیں اس طرح ان کو بتا دیں۔

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! میں پہلے clear کرنا چاہتا ہوں کہ جن کو پانچ سو روپے مل رہا ہے انہی کو ہزار روپے ملیں گے یہ بند نہیں کئے گئے وہ پانچ سو روپے کی بجائے اب ہزار روپے دینا شروع کر دیں گے۔

جناب سپیکر: جتنا عرصہ وہ کمیٹیاں suspend رہی ہیں۔

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! کمیٹیاں suspend نہیں ہوئیں۔

جناب سپیکر: وہ کام نہیں کر رہی تھیں۔

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! وہ کام کر رہی ہیں۔

جناب محمد آصف باجوہ (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! کام نہیں کر رہی ہیں۔

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! یہ ہمارے معزز ممبر ہیں، ان کو شاید علم نہیں ہے، میں چیلنج کرتا ہوں on the floor of the House کہ سب کو پیسے مل رہے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، اگلا سوال بھی باؤ اختر علی صاحب آپ کا ہی ہے، سوال نمبر بولئے گا۔

باؤ اختر علی: جناب سپیکر! سوال نمبر 2186 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: پی پی۔144 میں زکوٰۃ کمیٹیوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*2186: باؤ اختر علی: کیا وزیر زکوٰۃ و عشر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) پی پی۔144 لاہور میں زکوٰۃ کمیٹیوں کی تعداد کتنی ہے، ہر ایک زکوٰۃ کمیٹی کے چیئرمین اور ممبران کے نام کیا ہیں؟

(ب) مذکورہ زکوٰۃ کمیٹیوں نے مالی سال13۔2012 میں کتنی رقم غربا میں تقسیم کی؟

(ج) پی پی۔144 کی کتنی یونین کونسلوں کو زکوٰۃ فنڈ کی رقم مذکورہ سال میں دی گئی؟

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران):

(الف) پی پی۔144 لاہور میں کل60 مقامی زکوٰۃ کمیٹیاں ہیں جن میں سے 58 کمیٹیاں فعال ہیں جن کے چیئرمین و ممبران کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) مذکورہ زکوٰۃ کمیٹیوں نے مالی سال13۔2012 کے دوران زکوٰۃ کی مختلف مدات میں مستحقین میں مبلغ66 لاکھ 92ہزار روپے کی رقم تقسیم کی جس کی مدوار تفصیل حسب ذیل ہے:

نمبر شمار	مد	تقسیم کردہ رقم
1	گزارہ و عید الاؤنس	61لاکھ 10ہزار روپے
2	شادی گرانٹ	4لاکھ 20ہزار روپے
3	گزارہ الاؤنس برائے نابینا	1لاکھ 62ہزار روپے
	میزان	66لاکھ 92ہزار روپے

(ج) پی پی۔144 کی کل آٹھ یونین کونسلوں کی60 مقامی زکوٰۃ کمیٹیوں کو مذکورہ سال کے دوران زکوٰۃ فنڈ سے مبلغ66 لاکھ 92ہزار روپے کی رقم جاری کی گئی۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

باؤ اختر علی: جناب سپیکر! میرے سوال کے جز(الف) کے جواب میں انہوں نے کہا ہے کہ پی پی۔144 میں60 کمیٹیاں ہیں جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے جبکہ مجھے پتا چلا ہے کہ ایوان کی میز پر اس سوال کے ضمن میں کچھ بھی نہیں آیا۔

جناب سپیکر: جی، اس کو دیکھیں، یہ سوال نمبر2186 ہے۔

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! میرے پاس تو ہے یہ وہاں پر بھی ہو گا یہ ڈیپارٹمنٹ نے جمع کروایا ہو گا اگر نہیں تو معزز ممبر مجھ سے یہ لے لیں۔

باؤ اختر علی: جناب سپیکر! ٹھیک ہے اور جز (ج) میں محکمہ نے یہ جواب دیا ہے کہ پی پی۔144 آٹھ یونین کونسل پر مشتمل ہے اور اس میں 60 کمیٹیاں معرض وجود میں ہیں جن میں functional 58 ہیں اور دو ابھی تک functional نہیں ہوئیں لیکن میں منسٹر صاحب سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ population کے حوالے سے سات یونین کونسل میں تو 59 کمیٹیاں functional ہیں اور ایک یونین کونسل نمبر 35 ہے جس کی population تقریباً چالیس سے پچاس ہزار لوگوں پر مشتمل ہے وہاں صرف ایک کمیٹی ہے آیا کوئی دوسری کمیٹی یا تیسری یا چوتھی کمیٹی بنانے کا کوئی پروگرام ان کے زیر غور ہے؟

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! اس میں یہ جو بات انہوں نے کی ہے اس میں انہوں نے ایک UC کے بارے میں بات کی تھی اپنے حلقہ پی پی۔144 میں 60 کمیٹیاں ہیں جس میں 58 فعال ہیں 2 رہتی ہیں اور انہوں نے جو نشاندہی ابھی کی ہے۔۔۔

جناب سپیکر: وہ تو کہہ رہے ہیں کہ 59 کام کر رہی ہیں اور ایک باقی ہے۔

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! اس میں ایک ہی کمیٹی ہے تو اس کی نشاندہی کر دیں ہم اس کو دیکھ لیتے ہیں اگر اس کی justification بنتی ہو گی تو ہم اور بنا دیں گے۔

جناب سپیکر: اگلا سوال جناب احسن ریاض فتیانہ صاحب کا ہے۔ جی، فتیانہ صاحب!

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! سوال نمبر 2592 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع فیصل آباد: پی پی۔58 میں زکوٰۃ کی تقسیم کی گئی رقم کی تفصیلات

*2592: جناب احسن ریاض فتیانہ: کیا وزیر زکوٰۃ و عشر از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) سال 11-2010 تا سال 13-2012 پی پی۔58 ضلع فیصل آباد میں کتنے لوگوں میں زکوٰۃ کی رقم کس کس مد میں تقسیم کی گئی؟

(ب) مذکورہ سالوں میں جن لوگوں میں یہ رقم تقسیم ہوئی، ان کے نام، پتاجات اور رقم کی تفصیل بتائی جائے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ من پسند لوگوں میں زکوٰۃ تقسیم کی گئی، مستحق لوگوں کو زکوٰۃ نہ دی گئی ہے؟

(د) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مستحق لوگوں میں زکوٰۃ تقسیم نہ کرنے کے ذمہ دار لوگوں کے خلاف کارروائی کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر زکوٰۃ وعشر (ملک ندیم کامران):

(الف) پی پی۔58 ضلع فیصل آباد میں سال 11۔2010 تا 13۔2012 کے دوران زکوٰۃ کی مختلف مدات میں تقسیم کردہ رقم کی سال اور مدوار تفصیل حسب ذیل ہے:

مد	2010۔11	تعداد مستحقین	2011۔12	تعداد مستحقین	2012۔13	تعداد مستحقین
گزارہ وعید الاؤنس	79لاکھ 95ہزار روپے	1230	48لاکھ 93ہزار روپے	1222	01کروڑ 01لاکھ 70ہزار روپے	1238
تعلیمی وظائف (جنرل)	1لاکھ 79ہزار 100روپے	199	1لاکھ 78ہزار 368روپے	175	34ہزار 200روپے	38
شادی گرانٹ	6لاکھ 10ہزار روپے	61	6لاکھ 30ہزار روپے	63	01لاکھ 90ہزار روپے	19
تعلیمی وظائف (فنی)	58لاکھ 21ہزار 100روپے	353	48لاکھ 57ہزار 500روپے	404	86لاکھ 85ہزار روپے	503
گزارہ الاؤنس برائے نابینا	--	--	--	--	1لاکھ 55ہزار روپے	31
میزان	1کروڑ 46لاکھ 05ہزار 200روپے	1843	1کروڑ 05لاکھ 58ہزار 868روپے	1864	1کروڑ 92لاکھ 34ہزار 200روپے	1829

(ب) مذکورہ سالوں کے دوران جن مستحقین میں یہ رقم تقسیم کی گئی ان کے نام، پتاجات اور رقم کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) زکوٰۃ کی رقم مستحق افراد میں ہی تقسیم کی جاتی ہے۔ مستحقین زکوٰۃ کے استحقاق کا تعین اس کے رہائشی علاقہ کی مقامی زکوٰۃ کمیٹی کرتی ہے۔ مزید برآں ضلع زکوٰۃ کمیٹی فیصل آباد کو پی پی۔58 فیصل آباد میں تقسیم زکوٰۃ کے حوالے سے کوئی شکایت موصول نہ ہوئی ہے اگر کوئی شکایت موصول ہوئی تو اس پر قواعد وضوابط کے مطابق کارروائی کی جائے گی۔

(د) جواب جز (ج) میں پیش ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! اس سوال کے جز (الف) کے جواب میں انہوں نے لکھا ہے کہ گزارہ عید الاؤنس کے نام پر انہوں نے 79لاکھ 95 ہزار روپے 1230 افراد کو دیئے جو فی کس -/6500 بنتے ہیں۔ 12-2011 میں یہ بتاتے ہیں کہ 1222 لوگوں کو 48لاکھ 93ہزار روپے دیئے گئے جو فی کس 4004.09 روپے بنتے ہیں۔ 13-2012 کے اندر ایک کروڑ ایک لاکھ 70ہزار روپے دیئے گئے جو 1238 میں تقسیم ہوئے اور وہ فی کس 8214.86 بنتے ہیں۔ میں یہ پوچھنا چاہوں گا کہ یہاں پر سب کو round رقم دی گئی ہے اور population کے حساب سے برابر رقم دی گئی ہے۔ پھر یہ

disbursement میں جواب کیسے آ رہے ہیں، کیا یہاں favoritism دیا گیا کہ کسی کو زیادہ دیا جائے اور کسی کو کم دیا جائے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! اس میں نہ تو favoritism ہوتا ہے اور نہ کبھی اس طرح کی practice ہوتی ہے۔ پہلے اس کا طریق کار یہ تھا کہ چھ ماہ کے لئے ایک شخص کو fix کر دیا جاتا تھا کہ اسی کو یہ پیسے ملیں گے۔ جب وہ خود لینا چھوڑ دیتا ہے یا نقل مکانی کر لیتا ہے تو اس کا اکاؤنٹ بند ہو جاتا ہے۔ اس کی جگہ نئے شخص کا اکاؤنٹ آ جاتا ہے لہٰذا پیسے اس کے اکاؤنٹ سے نکل کر دوسرے اکاؤنٹ میں چلے جاتے ہیں۔ اس کا سلسلہ اس لئے بند ہو جاتا ہے کیونکہ وہ exist نہیں کر رہا ہوتا ہے اسی وجہ سے یہ verification آتی ہے۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! میں یہاں یہ پوچھنا چاہوں گا کہ جس طرح سے اس ملک کے حالات ہیں، جو یہاں مہنگائی اور غربت ہے ایک بندے کو جو پیسے مل رہے ہوں وہ پیسے کیوں چھوڑنا چاہے گا؟ دوسری بات میں یہ کرنا چاہتا ہوں کہ جو تفصیل ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے فراہم کی گئی ہے یہ بڑی حیران کن ہے۔ اس تفصیل میں صفحہ نمبر 4 میں بتایا جاتا ہے کہ ایک شخص جو 11-2010 میں غریب تھا، مستحق تھا وہ شخص 12-2011 میں مستحق نہیں رہا اور 13-2012 میں وہ پھر مستحق ہو گیا۔ یہ بڑی عجیب و غریب چیزیں ہیں کہ وہ ایک سال میں مستحق ہے حکومت اس کو زکوٰۃ دے رہی ہے، اگلے سال حکومت کہتی ہے کہ یہ مستحق نہیں رہا لہٰذا اِس کو زکوٰۃ نہیں ملنی چاہئے اور تیسرے سال میں پھر یہ خیال آ جاتا ہے کہ یہ شخص غریب ہے اس کو زکوٰۃ ملنی چاہئے۔ اسی طرح آگے اگر آپ اس کی تفصیل کو کھول کر دیکھتے جائیں گے۔۔۔

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! پہلے میں ان کی بات کا جواب دے دوں۔

جناب سپیکر: جی، جواب دیں۔

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! پہلی چیز انہوں نے یہ پوچھی ہے کہ یہ کیسے ممکن ہے کہ اس غربت کے دور میں ایک شخص کو پیسے مل رہے ہوں اور وہ اس کو لینا چھوڑ دے۔ میں نے پہلے بھی وجوہات بتائی تھیں اب دوبارہ دہرانا چاہتا ہوں کہ ایک شخص نقل مکانی کر لیتا ہے وہاں سے کسی دوسرے شہر چلا جاتا ہے تو پھر وہ discontinue ہو جاتا ہے۔

جناب سپیکر! دوسرا خدانخواستہ کسی کی فوتیدگی ہو جاتی ہے تو اس کا بھی ختم ہو جاتا ہے۔ اسی طرح یہ زکوٰۃ زبردستی تو کسی کو دی نہیں جا سکتی ہے بلکہ جو شخص کہے کہ میں زکوٰۃ لینے کے لئے تیار ہوں تو اُسی کو دی جاتی ہے۔ کسی stage پر اس کو ضرورت ہوتی ہے اور کسی stage پر وہ کہتا ہے کہ مجھ پر اللہ تعالیٰ کا کرم ہو گیا ہے زکوٰۃ لینا واجب نہیں تو اب میں نہیں لینا چاہتا تو اس کو by force نہیں دی جاتی۔

جناب سپیکر! تیسری بات انہوں نے کی ہے کہ یہ پیسے discontinue کر دیئے جاتے ہیں تو یہ اسی وجہ سے کر دیئے جاتے ہیں کہ مختلف اوقات میں کسی کے پاس زیادہ پیسے چلے جاتے ہیں، کسی کے پاس کم پیسے آ جاتے ہیں۔ یہ ساری تعداد ہم نے لکھی ہے اس میں ایک ایک شخص کا نام لکھا ہوا ہے ان کو جتنی رقم دی گئی ہے وہ سب کچھ لکھا گیا ہے۔ اگر یہ سمجھتے ہیں کہ اس میں کوئی چیز غلط ہے تو اس کی یہ نشاندہی کریں۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! میں یہ کہنا چاہ رہا تھا کہ ایسی کیا وجوہات ہیں کہ ایک شخص جس کا ایک سال میں address وہی ہوتا ہے، address تبدیل بھی نہیں ہوتا وہ شخص ایک سال زکوٰۃ لے رہا ہے، دوسرے سال نہیں لیتا اور تیسرے سال وہ پھر لے رہا ہے۔ اس میں جو دوسری detail دی ہوئی ہے وہ گزارہ الاؤنس کے متعلق ہے اس کے اندر تو بڑی عجیب و غریب چیز نظر آتی ہے۔ ایک ہی گاؤں کے ایک شخص کو تین ہزار دیئے جا رہے ہیں، اسی گاؤں کے ایک دوسرے فرد کو دو ہزار دیئے جا رہے ہیں اور اسی گاؤں کے تیسرے فرد کو سات ہزار روپے دیئے جا رہے ہیں۔ اگر کچھ لوگ غریب ہیں اور وہ ایک ہی گاؤں میں رہتے ہیں تو کیا وجوہات ہیں کہ ایک شخص کو دو ہزار، دوسرے کو تین ہزار اور تیسرے کو سات ہزار دیئے جا رہے ہیں اس کی کیا کوئی خاص وجوہات ہیں؟

جناب سپیکر: اس میں دیکھا جاتا ہو گا کہ اس کا کوئی اور بھی کمانے والا ہے یا نہیں۔

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! یہ جو بات کر رہے ہیں اس لحاظ سے تو بالکل valid ہے کہ جس شخص کو پیسے مل رہے ہوں تو وہ کیوں discontinue کرے گا؟ لوکل زکوٰۃ کمیٹی جو ہر گاؤں میں موجود ہے اور ہر یونین کونسل میں موجود ہے یہ ان کی صوابدید ہے کہ وہ اس کو دیکھتی ہے کہ ہم نے کس کو زکوٰۃ دینی ہے اور کس کو نہیں دینی۔ آپ سب کو پتا ہے کہ غربت کا یہ عالم ہے کہ اگر ہم دس افراد select کرتے ہیں وہاں پورا گاؤں ہے تو وہاں پر بہت سے لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں جو کہتے ہیں کہ ان دس افراد کو آپ بار بار دے رہے ہیں ہمیں بھی دیں۔ پھر یہ صوابدید اس کمیٹی کی ہے کہ وہ اس کو discontinue کر کے کسی اور کو بھی دیتی ہے تاکہ تمام لوگ اس سے مستفید ہو سکیں۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! یہ رقم کا فرق کیوں ہے کہ کسی کو دو ہزار روپے مل رہے ہیں اور کسی کو سات ہزار روپے مل رہے ہیں؟

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! میں یہی تو بتا رہا ہوں کہ یہ کمیٹی کی صوابدید ہے، یہ ہماری صوابدید نہیں ہے۔

جناب سپیکر: اس شخص کے ساتھ اس کا کوئی بچہ یا بیوی بھی ہو سکتی ہے۔

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! میں ان کو یہ clear کرنا چاہتا ہوں کہ یہ کسی وقت اپنے ملازم کو دس ہزار روپے دے دیتے ہیں، دوسری بار اس کو نہیں دیتے بلکہ کسی دوسرے ملازم کو دے دیتے ہیں تو کیا ان کو کوئی روک سکتا ہے؟

جناب سپیکر: یہ مثال اچھی نہیں ہے۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! وہ میرا ذاتی ملازم ہے میں اس کو جتنا مرضی دوں۔ زکوٰۃ دینے کا ایک طریق کار ہوتا ہے، fact laws ہوتے ہیں اور وہ defined ہوتے ہیں کہ اس شخص کو اس مد میں اس حد تک دیا جا سکتا ہے۔ اس میں مساوات ہوتی ہے وہاں یہ نہیں کہا جاتا کہ یہ زیادہ ضرورت مند ہے میری صوابدید ہے اس کو زیادہ دے دوں، یہ کم ضرورت مند ہے تو اس کو کم دے دوں۔ سب کے لئے principal defined ہے کہ اتنی amount اس کو دینی ہے تو اس کو اتنی ہی دے سکتے ہیں۔ مجھے تو صوابدید کی سمجھ نہیں آتی۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! ایک گاؤں میں کمیٹی بنائی جاتی ہے تو وہ کس لئے بنائی جاتی ہے ہم یہاں بیٹھ کر monitor نہیں کر سکتے وہاں ہم کیسے identify کریں گے کہ یہاں پر دس لوگ کون سے ہیں؟ ہم نے اس میں ایک اور بہتری کی ہے کیونکہ میں بار بار کہہ رہا ہوں کہ اس میں کافی اصلاحات لے کر آ رہے ہیں جس کا بل تیار ہو چکا ہے، اسمبلی میں پیش ہونے والا ہے اور امید ہے کہ اگلے اجلاس میں وہ پیش کر دیا جائے گا۔ میں بتانا چاہتا ہوں کہ ہم سابقہ روایت سے باہر نکل آئے ہیں۔ ابھی تک ہم 1980 کو follow کر رہے ہیں اور اب جو نیا بل لے کر آ رہے ہیں اس کے تحت یہ bound کر رہے ہیں کہ ہم ایک سال تک کسی شخص کو تبدیل نہیں کریں گے وہ continue کرے گا لیکن جب یہ بل پاس ہو گا تو اس وقت سے یہ لاگو ہو گا۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! میں اس سوال کے جواب سے مطمئن نہیں ہوں۔

جناب سپیکر: ایسی بات نہ کریں۔ You should be satisfied

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! ان کی یہ بات بالکل ٹھیک ہے کہ ہم یہاں سے بیٹھ کر monitor نہیں کر سکتے ہیں اس لئے ایک کمیٹی بنا دی جاتی ہے۔ ہر گاؤں میں سے ایک کمیٹی بنتی ہے کہ وہ وہاں کے مستحقین nominate کرے تو کہیں ایسا تو نہیں کہ وہ کمیٹی جس کو چاہے زیادہ دے دے اور جس کو چاہے کم دے دے؟ ان چیزوں پر اگر ہم لوگ ہی check نہیں رکھیں گے اور اس ایوان کے اندر ہی گونگلوں پر سے مٹی جھاڑ دیں گے تو ہم اس ایوان میں لوگوں کی کیا مدد کرنے کے لئے آئے ہوئے ہیں؟ اس کو نوٹ کیا جائے۔ I am not satisfy

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! میں معذرت سے یہ بات کہوں گا کہ ان کو اس چیز کا کوئی personal experience نہیں ہے اگر یہ کوئی personal experience حاصل کریں تو یقیناً ان پر بہت سی چیزیں clear ہو جائیں گی۔ یہ سسٹم ایسا نہیں اور نہ اس وقت کوئی ڈکٹیٹر کا دور ہے کہ یہاں سے جو آرڈر پاس ہو وہی کیا جائے بلکہ وہ کمیٹیاں جو معزز لوگوں کی ایک گاؤں میں بنائی جاتی ہیں ان کی بھی تو کوئی صوابدید ہے، ان کی بھی تو آنکھیں ہیں اور وہ بھی تو محسوس کر سکتے ہیں کہ کس کو دینا ہے کس کو نہیں دینا ہے۔ یہ ضروری تو نہیں کہ یہاں پر ایک آرڈر نافذ کر دیا جائے۔۔۔

جناب سپیکر: آپ کا مطلب ہے کہ آپ مستحقین کو دیتے ہیں۔

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران): جی، ہاں۔ ہم نے مستحقین کو ہی دینا ہے اور ہم نے کس کو دینا ہے؟

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ اگلا سوال نمبر 2691 محترمہ نبیلہ حاکم علی خان صاحبہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 2692 بھی محترمہ نبیلہ حاکم علی خان صاحبہ کا ہے۔ اس سوال کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 2784 محترمہ مدیحہ رانا صاحبہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 2789 جناب اویس قاسم خان صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا یہ سوال بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 2790 بھی جناب اویس قاسم خان صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا یہ سوال بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب احمد شاہ کھگہ صاحب کا ہے۔

جناب احمد شاہ کھگہ: جناب سپیکر! سوال نمبر 2825 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ میں کام کرنے والے محکمہ زکوٰۃ کے ملازمین کو ریگولر کرنے کی تفصیلات

*2825: جناب احمد شاہ کھگہ: کیا وزیر زکوٰۃ و عشر از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ زکوٰۃ و عشر کے تحت پورے پنجاب میں ضلعی سطح پر آڈٹ سٹاف اور یونین کونسل سطح پر فیلڈز زکوٰۃ کلرک (زکوٰۃ پیڈ سٹاف) تعینات ہے؟

(ب) درج بالا زکوٰۃ پیڈ سٹاف جو ضلعی سطح اور یونین کونسل کی سطح پر تعینات ہے کن کن عہدوں پر تعینات ہے نیز ان ملازمین کی تعیناتی کا کیا طریق کار ہے، تفصیل سے ایوان کو آگاہ فرمائیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ جب سے یہ محکمہ بنا ہے تب سے مذکورہ بالا سٹاف کنٹریکٹ پر ہے جبکہ ہر تین سال بعد ان ملازمین کے کنٹریکٹ میں توسیع کر دی جاتی ہے؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان ملازمین کو دوسرے سرکاری ملازمین کی طرح پنشن اور گریجویٹی وغیرہ کے حقوق حاصل نہیں ہیں؟

(ہ) کیا حکومت مذکورہ بالا سٹاف کو ریگولر کرنے اور ان کا کنٹریکٹ والا پیریڈ باقاعدہ سروس کا حصہ بنایا جانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران):

(الف) ضلع کی سطح پر آڈٹ آفیسر، آڈیٹرز، آڈٹ اسسٹنٹ اور ہر 10 مقامی زکوٰۃ کمیٹیوں پر ایک فیلڈ زکوٰۃ کلرک تعینات ہے۔

(ب) جیسا کہ اوپر بیان کیا جا چکا ہے کہ ضلع کی سطح پر آڈٹ آفیسر، آڈیٹرز، آڈٹ اسسٹنٹ اور ہر 10 مقامی زکوٰۃ کمیٹیوں پر ایک فیلڈ زکوٰۃ کلرک تعینات ہے۔ جہاں تک ان ملازمین کی تعیناتی کا تعلق ہے ان ملازمین کو عارضی معاہدہ ملازمت جو کہ متعلقہ فیلڈ سٹاف سے باہمی رضامندی سے اشٹام پیپر پر کیا جاتا ہے، کی بنیاد پر عرصہ تین سال کے لئے صوبائی زکوٰۃ کونسل کے منظور کردہ قواعد کے تحت بھرتی کیا جاتا ہے۔ ہر ضلع کی ریکروٹمنٹ کمیٹی جو مندرجہ ذیل افراد پر مشتمل ہوتی ہے، اس سٹاف کی بھرتی اور تسلی بخش کارکردگی کی صورت میں معاہدہ ملازمت میں اگلے تین سال کے لئے توسیع کی مجاز ہے۔

1۔	چیئرمین ضلع زکوٰۃ کمیٹی	کنوینئر
2۔	ڈسٹرکٹ زکوٰۃ آفیسر	ممبر
3۔	نمائندہ صوبائی زکوٰۃ انتظامیہ	ممبر

(ج) یہ درست ہے کہ زکوٰۃ پیڈ سٹاف عارضی معاہدہ ملازمت جس کی شرائط اشٹام پیپر پر تحریر کی جاتی ہیں پر کام کر رہا ہے۔ معاہدہ کی شرائط کے مطابق ان کا معاہدہ عارضی، غیر سرکاری اور ناقابل پنشن ہے متعلقہ اہلکار ان شرائط کو قبول کرتے ہوئے اس معاہدہ ملازمت پر دستخط کرتا ہے نیز تسلی بخش کارکردگی و حاضری کی صورت میں ان کے معاہدہ ملازمت میں مزید تین سال کی توسیع کر دی جاتی ہے۔

(د) اس سٹاف کو حکومت کی منظور شدہ اسامیوں پر بھرتی کیا جاتا ہے اور نہ ہی انہیں حکومتی فنڈ سے تنخواہیں دی جاتی ہیں۔ زکوٰۃ پیڈ سٹاف کی تنخواہیں مقررہ ماہانہ شرح کے مطابق زکوٰۃ فنڈ سے ادا کی جاتی ہیں۔ چونکہ ان کا معاہدہ ملازمت قطعی عارضی، غیر سرکاری اور ناقابل پنشن ہے لہذا زکوٰۃ پیڈ سٹاف کو پنشن یا گریجویٹی وغیرہ نہیں دی جا سکتی۔

(ہ) جیسا کہ اوپر وضاحت پیش کی جا چکی ہے کہ یہ سٹاف مکمل طور پر عارضی و غیر سرکاری، ناقابل پنشن ہے۔ اس سٹاف کو ریگولر کرنا ممکن نہ ہے۔ مزید برآں سپریم کورٹ آف پاکستان نے اس معاملہ کا از خود نوٹس (کیس نمبر 15/2010) میں مورخہ 21.11.2012 کو فیصلہ کرتے ہوئے زکوٰۃ پیڈ سٹاف کو ریگولر ملازمین کا درجہ دینے کی تمام درخواستیں مسترد کر دی تھیں۔ مزید برآں صوبائی محتسب پنجاب نے بھی اپنے فیصلہ مورخہ 31۔اکتوبر 2013 کے تحت زکوٰۃ پیڈ سٹاف کی طرف سے دائر کردہ شکایت نمبری Adv-T-18607/09/13 LA-238/2013 کو اس بنیاد پر داخل دفتر کر دیا کہ عدالت عظمیٰ کی طرف سے ایسی درخواست مسترد کی جا چکی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب احمد شاہ کھگہ: جناب سپیکر! میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ محکمہ زکوٰۃ و عشر میں کرپشن بہت کم ہے، چاہے حکومت جو بھی ہو زکوٰۃ و عشر کے پیسے سے لوگ خوف زدہ رہتے ہیں اور کرپشن کم ہی ہوتی ہے۔ میں ضمنی سوال یہ کرنا چاہتا ہوں کہ اس محکمے میں جو کلرک ہیں، ایک ہی کلرک دس دس گاؤں میں جاتا ہے۔

میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ صوبہ پنجاب میں اس محکمے میں کتنے ملازمین ہیں ان کی تعداد اور تنخواہ بتائی جائے؟

جناب سپیکر: جی، ملازمین کے بارے میں کیا پوچھنا چاہتے ہیں؟

جناب احمد شاہ کھگہ: جناب سپیکر! ایک کلرک کتنی تنخواہ لے رہا ہے اور اس محکمے میں کل کتنے کلرک ہیں؟

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! یہ سوال تو نیا بنتا ہے لیکن اس کے باوجود میں ان کا جواب دیتا ہوں۔ ضلعی زکوٰۃ کمیٹی میں فیلڈ کلرک 2458 ہیں، ضلعی زکوٰۃ کمیٹی کے آڈٹ آفیسرز 36 ہیں، ضلعی زکوٰۃ کمیٹی کے آڈیٹر 125 ہیں، آڈٹ اسسٹنٹ 36 ہیں، آڈٹ آفیسرز 9 ہیں، آڈیٹرز ڈویژنل 18 ہیں، جونیئر کلرک 9 ہیں، آڈٹ آفیسرز صوبائی ہیڈکوارٹر 2 ہیں اور اکاؤنٹس آفیسر ایک ہے۔

جناب احمد شاہ کھگہ: جناب سپیکر! کیا یہ ان کی تنخواہ آسانی سے بتا سکیں گے؟

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! یہ بالکل fresh question بنتا ہے انہوں نے اس سوال میں اس قسم کا کوئی ایک نکتہ بھی نہیں دیا تھا کہ یہ بتایا جائے لیکن اس کے باوجود بتا دیتا ہوں کہ فیلڈ کلرک 9000 روپے لے رہا ہے، آڈٹ آفیسر 16000 روپے لے رہا ہے، آڈیٹر ضلعی زکوٰۃ کمیٹی 10700 روپے لے رہا ہے، آڈٹ اسسٹنٹ 10500 روپے لے رہا ہے، آڈٹ آفیسر 20000 روپے لے رہا ہے، آڈیٹر ڈویژنل 10700 روپے لے رہا ہے، جونیئر کلرک 9500 روپے لے رہا ہے، آڈٹ آفیسر 20000 روپے لے رہا ہے اور اکاؤنٹس آفیسر 20000 روپے لے رہا ہے۔

جناب احمد شاہ کھگہ: جناب سپیکر! میں شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں کہ انہوں نے میرے ضمنی سوال کا جواب دیا ہے جو کہ واقعی ہی fresh question بنتا تھا لیکن میرا اصل مقصد یہ ہے اور سوال یہ کرنا چاہتا ہوں کہ حکومت پنجاب اور حکومت پاکستان بھی کہہ رہی ہے کہ عام مزدور کی بھی تنخواہ 15000 روپے ہونی چاہئے تو یہ ملازمین خاص طور پر کلرکس صاحبان عرصہ 20 تا 25 سال سے اس محکمے میں کام کر رہے ہیں۔ میں نے پہلے ہی بتایا ہے کہ اس میں کرپشن بہت ہی کم ہے کیونکہ لوگوں میں خوف خدا بھی ہے۔ میری گزارش یہ ہے کہ 9000 روپے سے کسی کا گزارہ نہیں ہوتا اگر اس بارے میں حکومت پنجاب مہربانی کرے، تنخواہ بڑھادے تو اس میں بہتری ہو جائے گی اور یہ تمام ملازمین آپ کو دعائیں دیں گے۔

جناب سپیکر: یہ ضمنی سوال تو نہیں بنتا لیکن یہ آپ کی تجویز آ گئی ہے۔منسٹر صاحب! یہ آپ لکھ لیں اور قابل غور ہے۔

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! یہ قابل غور بھی ہے اور حکومت پنجاب نے اس پر already اپنی working بھی مکمل کر لی ہے۔ میں بتانا چاہتا ہوں کہ آج اس ایوان کے حوالے سے ان کا یہ سوال relevant تو نہیں تھا لیکن ایوان کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں کہ یہ تنخواہیں یقیناً کم ہیں اور یہ میں بتانا چاہتا ہوں کہ یہ اس لئے کم ہیں کہ ہمارے فیلڈ کلرک پارٹ ٹائم کام کرتے ہیں، وہ فل ٹائم نہیں آتے، پارٹ ٹائم آتے ہیں اور ان کو چونکہ زکوٰۃ کے پیسوں سے تنخواہ دی جاتی ہے اس لئے minimum wages رکھی گئی ہیں لیکن اس کے باوجود چونکہ اس پر already working مکمل کر لی گئی ہے تو میں نے جتنے بھی شعبہ جات بتائے ہیں ان سب میں اگلے ماہ سے مناسب increase کر رہے ہیں اور یہ ان سب لوگوں کے لئے خوشخبری ہے۔

جناب احمد شاہ کھگہ: جناب سپیکر! بہت شکریہ

جناب سپیکر: آپ کا بھی بہت شکریہ۔ اگلا سوال نمبر 3102 میاں طاہر صاحب کی طرف سے ہے۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے ہیں لہذا یہ سوال dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ فائزہ احمد ملک صاحبہ کی طرف سے ہے۔ سوال نمبر بولئے گا۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! سوال نمبر 3178 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: صوبائی زکوٰۃ کونسل کے دفاتر و دیگر تفصیلات

*3178: محترمہ فائزہ احمد ملک: کیا وزیر زکوٰۃ و عشر از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) صوبائی زکوٰۃ کونسل کے لاہور میں کتنے دفاتر کہاں کہاں ہیں؟

(ب) سال 12-2011 اور 13-2012 کے دوران کتنی رقم صوبائی زکوٰۃ کونسل کو ملی؟

(ج) ان سالوں کے دوران سالانہ کتنی رقم صوبہ کے ضلعوں کو منتقل کی گئی اور یہ کس طریق کار کے تحت تقسیم کی گئی؟

(د) ان سالوں کے دوران کتنی رقم صوبائی زکوٰۃ کونسل کے پاس رہی اور یہ کس کس کے اکاؤنٹ اور بنک میں پڑی ہوئی ہے؟

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران):

(الف) صوبائی زکوٰۃ کونسل پنجاب کا لاہور میں ایک دفتر ہے جو C-40 فیصل ٹاؤن لاہور میں واقع ہے۔

(ب) صوبائی زکوٰۃ کونسل نے سال 12-2011 کے لئے مبلغ 2۔ارب 50 کروڑ 34 لاکھ 21 ہزار روپے اور سال 13-2012 کے لئے مبلغ 3۔ارب 78 کروڑ 84 لاکھ 43 ہزار 400 روپے کا بجٹ مرتب کیا ہے۔

(ج) سال 12-2011 میں صوبائی زکوٰۃ کونسل نے مبلغ 2۔ارب 20 کروڑ 21 لاکھ 42 ہزار 300 روپے جبکہ سال 13-2012 مبلغ 3۔ارب 54 کروڑ 20 لاکھ 14 ہزار 78 روپے ضلع زکوٰۃ کمیٹیوں کو منتقل کئے۔ مذکورہ رقم آبادی کی بنیاد پر ضلع زکوٰۃ کمیٹیوں کو جاری کی گئی۔

(د)

- صوبائی زکوٰۃ کونسل کے پاس سال 12-2011 کے دوران 2۔ارب 37 کروڑ 36 لاکھ 32 ہزار 514 روپے جبکہ سال 13-2012 کے دوران مبلغ ایک ارب 13 کروڑ 63 لاکھ 21 ہزار 461 روپے کے فنڈز موجود رہے۔
- صوبائی زکوٰۃ کونسل کے فنڈز صرف سٹیٹ بنک آف پاکستان لاہور کے اکاؤنٹ نمبر 3 بنام صوبائی زکوٰۃ فنڈ میں ہوتے ہیں۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے یہ جاننا چاہوں گی کہ صوبائی زکوٰۃ کونسل کی جو تفصیل یہاں دی گئی ہے یہ صوبائی زکوٰۃ کونسل کب بنائی گئی تھی اور منسٹر صاحب یہ بھی بتادیں کہ اس کے ممبران کون کون ہیں؟

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! پہلے تو میں محترمہ سے پوچھوں گا کیونکہ یہ ہماری معزز پارلیمنٹیرین ہیں انہوں نے پورے سوال میں ایسا کوئی ذکر کیا کہ ان میں کون کون سے نام ہیں اور یہ کب بنائی گئی ہے؟

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! میرا خیال ہے کہ اگر میں نے ضمنی سوال کرنا ہے تو اس میں کچھ تو پوچھنا ہے اور میں اسی سے related پوچھ رہی ہوں کہ پہلے تو یہ بتا دیا جائے کہ کب بنائی گئی، اس کا

tenure کیا ہوتا ہے۔اس کے ممبران کون کون ہیں؟اس کے بعد پھر مزید آگے دوسرا ضمنی سوال کر لوں گی۔

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر!اس کے باوجود کہ انہوں نے یہ نہیں پوچھا تھا اور یہ fresh question بنتا ہے لیکن میں اس کا جواب دوں گا۔ یہ 29۔اگست 2013 کو بنائی گئی تھی اور معزز جسٹس (ریٹائرڈ) اختر حسین اس کے چیئرمین ہیں، راغب حسین نعیمی ممبر ہیں، حافظ فضل رحیم اشرفی صاحب ممبر ہیں، حافظ زبیر احمد ظہیر صاحب ممبر ہیں، سعید احمد انصاری صاحب ممبر ہیں، مسز تنویر کوثر لیڈی ممبر ہیں، مسز عفت لیاقت ایم این اے لیڈی ممبر ہیں اس کے علاوہ چار آفیشلز ہیں جس میں سیکرٹری حکومت پنجاب فنانس ڈیپارٹمنٹ ، سیکرٹری لوکل گورنمنٹ ، سیکرٹری سوشل ویلفیئر، بیت المال ہے اور سیکرٹری / چیف ایڈمنسٹریٹوز کوٰۃ و عشر بھی اس کے ممبر ہیں۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! کیا صوبائی زکوٰۃ کونسل کے اندر ایم این اے کی بجائے صوبائی اسمبلی کے کسی ممبر کی nomination نہیں ہونی چاہئے؟

جناب سپیکر: نہیں، یہ کوئی اس کا privilege نہیں ہے، جی، منسٹر صاحب! بتائیں۔

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر!اس میں یہ کسی کا privilege نہیں بنتا، جب کونسل کو بنایا جاتا ہے تو یہ اس میں nominate کئے جاتے ہیں لیکن جو ہمارا اس پر نیا Bill آرہا ہے ہم نے اس میں یہ کچھ رکھا ہوا ہے۔ یہ Bill کابینہ نے بھی پاس کر دیا ہے، سٹینڈنگ کمیٹی نے بھی پاس کر دیا ہے اور صرف ایوان میں پیش ہونے والا ہے ۔ ہم نے اس میں propose کیا ہے، تقریباً اس میں consensus بھی ہو چکا ہے اور یہ فیصلہ بھی ہو چکا ہے کہ ہر ڈویژن سے ایک ایک ایم پی اے کو اس کمیٹی کا ممبر بنایا جائے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: چلیں! یہ تو آپ کا executive matter ہے۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! میں نے اس کا tenure پوچھا تھا کہ یہ صوبائی زکوٰۃ کمیٹی کتنی مدت کے لئے بنائی جاتی ہے۔

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! یہ تین سال کے لئے بنائی جاتی ہے۔

جناب سپیکر: اب وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے۔

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب سپیکر: بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

ضلع شیخوپورہ: زکوٰۃ کی مد میں رقم کی وصولی و دیگر تفصیلات

*597: جناب فیضان خالد ورک: کیا وزیر زکوٰۃ و عشر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع شیخوپورہ میں 2011 تا 2013 زکوٰۃ کی مد میں کتنی رقم موصول ہوئی؟

(ب) اس رقم میں سے دینی مدارس کو کتنی رقم فراہم کی گئی، ان مدارس کے نام اور ادا شدہ رقم کی تفصیل بیان کی جائے؟

(ج) جو دینی مدارس زکوٰۃ میں سے رقم وصول کرتے ہیں، کیا ان کا کوئی آڈٹ ہوتا ہے ان کو رقم کس بنیاد پر ادا کی جاتی ہے؟

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران):

(الف) ضلع شیخوپورہ کو سال 12-2011 کے دوران مبلغ 6 کروڑ 26 لاکھ 88 ہزار 606 روپے جبکہ سال 13-2012 کے دوران 10 کروڑ 32 لاکھ 74 ہزار 752 روپے کی رقم موصول ہوئی جس کی سال اور مد وار تفصیل حسب ذیل ہے۔

مد	2011-12	2012-13
گزارہ الاؤنس	2 کروڑ 53 لاکھ 35 ہزار 769 روپے	4 کروڑ 66 لاکھ 94 ہزار 493 روپے
تعلیمی وظائف (جنرل)	76 لاکھ 747 روپے	70 لاکھ 04 ہزار 176 روپے
تعلیمی وظائف (دینی مدارس)	33 لاکھ 78 ہزار 103 روپے	31 لاکھ 12 ہزار 970 روپے
تعلیمی وظائف (ٹیکنیکل)	2 کروڑ 04 لاکھ 62 ہزار 291 روپے	2 کروڑ 95 لاکھ 76 ہزار 364 روپے
ہیلتھ کیئر	25 لاکھ 33 ہزار 593 روپے	23 لاکھ 34 ہزار 720 روپے
شادی گرانٹ	33 لاکھ 78 ہزار 103 روپے	31 لاکھ 12 ہزار 967 روپے
عید گرانٹ	Nil	64 لاکھ 14 ہزار 50 روپے
نابینا افراد الاؤنس	Nil	50 لاکھ 25 ہزار 12 روپے
میزان	6 کروڑ 26 لاکھ 88 ہزار 606 روپے	10 کروڑ 32 لاکھ 74 ہزار 752 روپے

(ب) اس رقم میں سے دینی مدارس کو ہر دو سالوں میں فراہم کی گئی رقم کی مدرسہ وار، سال وار تفصیل حسب ذیل ہے۔

نمبر شمار	نام دینی مدرسہ	2011۔12	2012۔13
1	جامعہ نظامیہ رضویہ بنی پورہ شیخوپورہ	16لاکھ40ہزار30روپے	22لاکھ01ہزار823روپے
2	جامعہ اسلامیہ ام اجمل کوٹلی میانی نارنگ	02لاکھ53ہزار800روپے	2لاکھ70ہزار230روپے
3	دارالعلوم غوثیہ سلطانیہ حفظ القرآن کوٹ حاجی فقیر محمد مرید کے	01لاکھ63ہزار80روپے	1لاکھ67ہزار427روپے
4	جامعہ صدیقیہ تعلیم القرآن ریحانپورہ تحصیل مرید کے	01لاکھ45ہزار800روپے	94ہزار770روپے
5	دارالعلوم جامعہ اسلامیہ گوجرانوالہ روڈ شیخوپورہ	01لاکھ08ہزار روپے	
6	مرکزام القرای جامعہ اسلامیہ سٹی فاروق آباد	04لاکھ12ہزار290روپے	
7	جامعہ عربیہ اہلحدیث داؤکے مرید کے	37ہزار800روپے	
8	جامعہ محمدیہ ڈیرہ شیخاں مرید کے	50ہزار760روپے	
9	دارالعلوم چشتیہ رضویہ خانقاہ ڈوگراں	05لاکھ62ہزار543روپے	4لاکھ41ہزار720روپے
	میزان	33لاکھ78ہزار103روپے	31لاکھ12ہزار970روپے

(ج) زکوٰۃ فنڈ سے جن دینی مدارس کو رقم جاری کی جاتی ہے ان کا انٹرنل اور ایکسٹرنل آڈٹ ہوتا ہے۔انٹرنل آڈٹ ضلعی آڈٹ سٹاف اور ڈویژنل آڈٹ سٹاف کرتے ہیں جبکہ ایکسٹرنل آڈٹ آڈیٹر جنرل آف پاکستان کا ماتحت ادارہ ڈائریکٹوریٹ آف زکوٰۃ آڈٹ اسلام آباد کرتا ہے۔

دینی مدارس کو زکوٰۃ فنڈ سے حسب ذیل بنیادوں پر رقم جاری کی جاتی ہے۔

مدارس کیٹیگری I–III

1	پرائمری تا میٹرک	500/۔روپے ماہوار
2	میٹرک سے اوپر بی اے تک	750/۔روپے ماہوار
3	ایم اے (یا مساوی) یا اس سے اوپر	1000/۔روپے ماہوار

مدارس کیٹیگری۔IV

1	حفظ وناظرہ	150/۔روپے ماہوار
2	موقوف علیہ	375/۔روپے ماہوار
3	دورہ حدیث	750/۔روپے ماہوار

ضلع چنیوٹ:چیئر مین زکوٰۃ و عشر نامزد کرنے کی تفصیلات

*2092:الحاج محمد الیاس چنیوٹی:کیا وزیر زکوٰۃ و عشر از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:–

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع چنیوٹ کے چیئر مین زکوٰۃ و عشر غلام دستگیر کو بد عنوانی اور کار ہائے منصبی کو غلط استعمال کرنے کی بنیاد پر برطرف کر دیا گیا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ زکوٰۃ و عشر کا چیئر مین نہ ہونے کی وجہ سے غربا کو زکوٰۃ تقسیم کرنے میں دشواریاں پیش آ رہی ہیں؟

(ج) اگر جز ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت کب تک چیئر مین نامزد کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر زکوٰۃ وعشر (ملک ندیم کامران):

(الف) صوبائی زکوٰۃ کونسل نے غلام دستگیر سہگل سابق چیئرمین ضلع زکوٰۃ کمیٹی چنیوٹ کو بدعنوانی اور کارہائے منصبی کو غلط استعمال کرنے کی بنیاد پر نہیں بلکہ سیاسی سرگرمیوں میں ملوث ہونے کی بناء پر 3۔مئی 2013، عہدہ سے برطرف کیا گیا تھا۔ مزید برآں چیئرمین مذکور نے اپنی برطرفی کے خلاف صوبائی زکوٰۃ کونسل کو اپیل دائر کی جسے قانون کے تحت کارروائی کے بعد کونسل نے اپنے 149ویں اجلاس منعقدہ مورخہ 8۔جنوری 2014 میں مسترد کر دیا۔

(ب) صوبائی زکوٰۃ کونسل نے نئے چیئرمین ضلع زکوٰۃ کمیٹی چنیوٹ کی نامزدگی تک ڈپٹی ایڈمنسٹریٹر زکوٰۃ (ایم اینڈ ای) فیصل آباد کو ضلع زکوٰۃ آفیسر چنیوٹ کے ہمراہ پی ایل اے کے چیکوں پر دستخط کرنے کی اجازت دے رکھی ہے اور ضلع چنیوٹ میں زکوٰۃ کی تقسیم کا عمل بلا تعطل جاری ہے۔

(ج) قانون کے تحت چیئرمین ضلع زکوٰۃ کمیٹی کی نامزدگی کے لئے ضروری کارروائی شروع کر دی گئی ہے اور جلد ہی کسی موزوں شخص کا انتخاب کر کے چیئرمین ضلع زکوٰۃ کمیٹی چنیوٹ نامزد کر دیا جائے گا۔

ضلع چنیوٹ: فنڈز کی فراہمی ودیگر تفصیلات

*2093: الحاج محمد الیاس چنیوٹی: کیا وزیر زکوٰۃ وعشر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع چنیوٹ میں سال 2008-09 تا 2012-13 محکمہ کو کتنی رقم حکومت پنجاب سے موصول ہوئی؟

(ب) زکوٰۃ کی مد میں وصول ہونے والی رقم میں سے کتنی زکوٰۃ غربا اور مستحقین میں تقسیم کی گئی؟

(ج) کتنی رقم مقامی کمیٹیوں کی منظوری اور شرائط پوری کرنے کے بغیر منظور کی گئی اور اس کے چیکس جاری کئے گئے؟

(د) کتنی کمیٹیاں ہیں جن کے چیئرمین اور ممبران غیر اہل لوگ بنائے گئے۔ کیا یہ بھی درست ہے کہ محکمہ کو ان غیر قانونی کمیٹیوں کی رپورٹ کی مگر ضلعی کمیٹی نے اس پر کوئی نوٹس نہیں لیا اور مسلسل کئی سالوں سے غیر قانونی کارروائی ہو رہی ہے؟

وزیر زکوٰۃ وعشر (ملک ندیم کامران):

(الف) ضلع چنیوٹ کو سال 09۔2008 اور 10۔2009 کے دوران زکوٰۃ فنڈ کی کوئی رقم موصول نہ ہوئی کیونکہ ضلع چنیوٹ کو ضلع کا درجہ یکم جولائی 2009 کو دیا گیا۔ ضلع زکوٰۃ کمیٹی چنیوٹ کو زکوٰۃ فنڈ کا اجراء سال 11۔2010 سے شروع ہوا۔ ضلع زکوٰۃ کمیٹی چنیوٹ کو سال 11۔2010 تا 13۔2012 کے دوران مبلغ 11 کروڑ 44 لاکھ 44 ہزار 609 روپے کی رقم وصول ہوئی جس کی مد اور سال وار تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) اس رقم میں سے زکوٰۃ کی مختلف مدات میں مبلغ 10 کروڑ 6 لاکھ 56 ہزار 589 روپے کی رقم غربا اور مستحقین میں تقسیم کی گئی جس کی سال اور مد وار تفصیل تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ضلع زکوٰۃ کمیٹی فنڈز کا اجراء ضلع کمیٹی کی منظوری کے بعد کرتی ہے۔ تمام رقوم کے چیکس مقامی زکوٰۃ کمیٹیوں کو قانون و قواعد کے تحت جاری کئے گئے۔

(د) مقامی زکوٰۃ کمیٹیوں کے چیئرمین و ممبران کے لئے اہل افراد کا چناؤ انتخاب کے تحت کیا گیا ہے۔ غیر قانونی انتخاب کے حوالے سے ضلع زکوٰۃ کمیٹی چنیوٹ کو 41 درخواستیں موصول ہوئیں۔ درخواستوں کی سماعت کے بعد ضلع زکوٰۃ کمیٹی نے 12 مقامی زکوٰۃ کمیٹیوں کے نوٹیفکیشن منسوخ کر کے قواعد کے تحت ان کمیٹیوں کو دوبارہ تشکیل دیا۔

ضلع فیصل آباد: محکمہ زکوٰۃ وعشر کو فراہم کی گئی رقم و دیگر تفصیلات

*2129: میاں طاہر: کیا وزیر زکوٰۃ وعشر از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع فیصل آباد سال 12۔2011 اور 13۔2012 کے دوران کتنی رقم محکمہ زکوٰۃ و عشر کو فراہم کی گئی؟

(ب) یہ رقم کس کس مقصد کے لئے فراہم کی گئی تھی اور کس کس مقصد کے لئے استعمال ہوئی؟

(ج) کتنی رقم ان سالوں کے دوران خُورد بُرد کر لی گئی اور اس کے ذمہ داران کون کون افراد پائے گئے؟

وزیر زکوٰۃ وعشر (ملک ندیم کامران):

(الف) ضلع فیصل آباد کو سال 12۔2011 اور سال 13۔2012 کے دوران بالترتیب مبلغ 16 کروڑ 41 لاکھ 32 ہزار 296 روپے اور مبلغ 25 کروڑ 58 لاکھ 68 ہزار 436 روپے صوبائی زکوٰۃ فنڈ سے جاری کئے گئے جس کی مدوار تفصیل حسب ذیل ہے۔

مد	2011-12	2012-13
۱۔ گزارہ الاؤنس	5 کروڑ 94 لاکھ 94 ہزار 552 روپے	10 کروڑ 96 لاکھ 50 ہزار 029 روپے
۲۔ عید گرانٹ	--------	1 کروڑ 50 لاکھ 61 ہزار 751 روپے
۳۔ گزارہ الاؤنس برائے نابینا	--------	1 کروڑ 17 لاکھ 99 ہزار 950 روپے
۴۔ تعلیمی وظائف	1 کروڑ 78 لاکھ 48 ہزار 403 روپے	1 کروڑ 64 لاکھ 47 ہزار 508 روپے
۵۔ دینی مدارس	79 لاکھ 32 ہزار 606 روپے	73 لاکھ 10 ہزار 10 روپے
۶۔ ہیلتھ کیئر	59 لاکھ 49 ہزار 493 روپے	54 لاکھ 82 ہزار 492 روپے
۷۔ شادی گرانٹ	79 لاکھ 32 ہزار 606 روپے	73 لاکھ 09 ہزار 996 روپے
۸۔ تعلیمی وظائف (فنی)	4 کروڑ 80 لاکھ 50 ہزار 436 روپے	6 کروڑ 58 لاکھ 82 ہزار 500 روپے
۹۔ انتظامی اخراجات (تنخواہ زکوٰۃ پیڈ سٹاف)	1 کروڑ 69 لاکھ 24 ہزار 200 روپے	1 کروڑ 69 لاکھ 24 ہزار 200 روپے
میزان	16 کروڑ 41 لاکھ 32 ہزار 296 روپے	25 کروڑ 58 لاکھ 68 ہزار 436 روپے

(ب) یہ رقم ضلع زکوٰۃ کمیٹی فیصل آباد کو مستحقین زکوٰۃ کی مالی امداد کے لئے فراہم کی گئی۔ اس رقم کو زکوٰۃ کی مختلف مدات میں مستحق افراد میں تقسیم کیا گیا جس کی تفصیل حسب ذیل ہے:

مد	2011-12	2012-13
۱۔ گزارہ الاؤنس	5 کروڑ 94 لاکھ 94 ہزار 500 روپے	10 کروڑ 89 لاکھ 91 ہزار 106 روپے
۲۔ عید گرانٹ	-------	1 کروڑ 44 لاکھ 58 ہزار 500 روپے
۳۔ گزارہ الاؤنس برائے نابینا	-------	1 کروڑ 17 لاکھ 22 ہزار 646 روپے
۴۔ تعلیمی وظائف	1 کروڑ 35 لاکھ 88 ہزار 272 روپے	1 کروڑ 62 لاکھ 70 ہزار 476 روپے
۵۔ دینی مدارس	79 لاکھ 32 ہزار 600 روپے	73 لاکھ 08 ہزار 900 روپے
۶۔ ہیلتھ کیئر	53 لاکھ 38 ہزار 400 روپے	48 لاکھ 62 ہزار 520 روپے
۷۔ شادی گرانٹ	79 لاکھ 30 ہزار روپے	60 لاکھ 40 ہزار روپے
۸۔ تعلیمی وظائف (فنی)	4 کروڑ 80 لاکھ 47 ہزار 500 روپے	6 کروڑ 58 لاکھ 82 ہزار 500 روپے
۹۔ انتظامی اخراجات (تنخواہ زکوٰۃ پیڈ سٹاف)	1 کروڑ 65 لاکھ 26 ہزار 599 روپے	1 کروڑ 61 لاکھ 77 ہزار 307 روپے
میزان	15 کروڑ 88 لاکھ 57 ہزار 871 روپے	25 کروڑ 17 لاکھ 13 ہزار 955 روپے

(ج) سال 13۔2012 کے دوران تحصیل جڑانوالہ کی 33 مقامی زکوٰۃ کمیٹیوں میں زکوٰۃ کی تقسیم میں مبلغ 27 لاکھ 9 ہزار 668 روپے کی خُورد بُرد کا انکشاف ہوا۔ تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ جس پر ضلع زکوٰۃ کمیٹی فیصل آباد نے کرپشن میں ملوث چیئرمین مقامی زکوٰۃ کمیٹیوں اور محکمہ کے ذمہ دار اہلکاروں کے خلاف محکمہ انٹی کرپشن اسٹیبلشمنٹ فیصل آباد کو اپنے مراسلہ 1083/DZC/FZC/2013 مورخہ 29۔نومبر 2013 اور مراسلہ 1133/DZC/FSD/2013 مورخہ 13۔دسمبر 2013 کے تحت کارروائی کے

لئے تحریر کر دیا ہے اس کے علاوہ خُورد بُرد میں ملوث چیئر مینوں کو ان کے عہدہ سے برطرف کرتے ہوئے انہیں آئندہ زکوٰۃ کی تقسیم اور نمائندگی کے حوالے سے نااہل قرار دینے کے علاوہ مذکورہ کمیٹیوں کو بھی تحلیل کر دیا گیا ہے۔اس کے علاوہ محکمہ کے ذمہ دار اہلکاران جن میں پانچ فیلڈ زکوٰۃ کلرک اور ایک آڈیٹر شامل ہیں جن کے معاہدہ ملازمت منسوخ کر دیئے ہیں۔مزید برآں پانچ چیئر مین مقامی زکوٰۃ کمیٹی ہائے سے مبلغ 2لاکھ 11ہزار 700روپے کی رقم وصول ہو چکی ہے جس کی کمیٹی وار تفصیل تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ضلع فیصل آباد: ہسپتالوں کو زکوٰۃ کی رقم کی فراہمی کی تفصیلات

*2784: محترمہ مدیحہ رانا: کیا وزیر زکوٰۃ و عشر از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سال 12۔2011 اور 13۔2012 کے دوران ضلع فیصل آباد کے کس کس ہسپتال کو زکوٰۃ کی مد میں گرانٹ دی گئی، ہر ہسپتال کو سال وار دی جانے والی گرانٹ سے آگاہ کریں؟

(ب) مذکورہ گرانٹ سے کتنے لوگ مستفید ہوئے، سال وار تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ج) کیا مذکورہ ہسپتالوں کو فراہم کی گئی گرانٹ کا آڈٹ ہوا تو اس کی رپورٹ لف کریں؟

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران):

(الف) سال 12۔2011 اور 13۔2012 کے دوران ضلع فیصل آباد کے ہسپتالوں کو جاری کردہ فنڈز کی تفصیل حسب ذیل ہے:

نام ہسپتال	2011۔12	2012۔13
۱۔ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر ہسپتال فیصل آباد	50لاکھ روپے	50لاکھ روپے
۲۔الائیڈ ہسپتال فیصل آباد	60لاکھ روپے	60لاکھ روپے
۳۔تحصیل ہیڈکوارٹر ہسپتال سمندری	3لاکھ 28ہزار 500روپے	3لاکھ 28ہزار 500روپے
۴۔تحصیل ہیڈکوارٹر ہسپتال جڑانوالہ	3لاکھ 28ہزار 500روپے	3لاکھ 28ہزار 500روپے
میزان	1کروڑ 16لاکھ 57ہزار روپے	1کروڑ 16لاکھ 57ہزار روپے

(ب) مذکورہ گرانٹ سے مستفید ہونے والے افراد کی ہسپتال اور سال وار تفصیل حسب ذیل ہے:

نام ہسپتال	2011۔12	2012۔13
۱۔ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر ہسپتال فیصل آباد	1506	3645
۲۔الائیڈ ہسپتال فیصل آباد	2884	3025
۳۔تحصیل ہیڈکوارٹر ہسپتال سمندری	119	104
۴۔تحصیل ہیڈکوارٹر ہسپتال جڑانوالہ	447	531
میزان	4956	7305

(ج) جی ہاں! مذکورہ ہسپتالوں کا آڈٹ ہو چکا ہے۔آڈٹ رپورٹس ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ضلع نارووال: تعلیمی وظائف کی مد میں رقم کی فراہمی و دیگر تفصیلات

*2789: جناب اویس قاسم خان: کیاوزیر زکوٰۃ وعشر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) کیا سال 2012 میں تعلیمی وظائف کی مد میں تحصیل ظفروال ضلع ناررووال کو کوئی رقم فراہم کی گئی تھی اگر ہاں تو کتنی؟

(ب) کیامذکورہ بالا عرصہ میں تعلیمی وظائف کے لئے درخواستیں موصول ہوئیں تھیں،اگر ہاں تو کتنی اوران میں کتنے افراد کو رقم دی گئی اور کتنی درخواستیں مسترد ہوئی؟

(ج) کیاان درخواستوں کی منظوری کے لئے کوئی کمیٹی یااتھارٹی بنائی گئی اگر ہاں توان کے نام مع عہدہ کیاہیں؟

(د) زکوٰۃ فنڈ سے تعلیمی وظائف کی مد میں مالی امداد حاصل کرنے کاطریق کار کیاہے؟

وزیرزکوٰۃ وعشر (ملک ندیم کامران):

(الف) سال 2012 کے دوران تعلیمی وظائف کی مد میں تحصیل ظفروال کے 17 تعلیمی ادارہ جات کے مستحق طلباء و طالبات کو مبلغ 8 لاکھ 32 ہزار 128 روپے جبکہ ایک ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ کو تعلیمی وظائف (فنی) کی مد میں مبلغ 74 لاکھ 67 ہزار 500 روپے فراہم کئے گئے۔

(ب) مذکورہ عرصہ میں تحصیل ظفروال کے 17 تعلیمی اداروں کے 853 مستحق طلباء و طالبات جبکہ ایک ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ کے 502 طلباء و طالبات کی درخواستیں ضلعی زکوٰۃ کمیٹی نارووال کو موصول ہوئیں اوران تمام طلباء و طالبات کو وظائف کی رقم فراہم کی گئی اور کوئی بھی درخواست مسترد نہ ہوئی۔

(ج) زکوٰۃ کی تقسیم کے قواعد کے تحت تعلیمی وظائف (جنرل وفنی) کے مستحق طلباء و طالبات کی درخواستوں کی منظوری متعلقہ تعلیمی ادارہ اور ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ میں قائم حسب ذیل سکالرشپ کمیٹی دیتی ہے۔

(الف) تعلیمی وظائف جنرل

1) ادارہ کاانچارج
2) کلاس ٹیچر
3) ضلع زکوٰۃ کمیٹی کانامزد کردہ ممبریا تعلیمی ادارہ کے علاقہ کاچیئرمین مقامی زکوٰۃ کمیٹی یاچیئرمین مقامی زکوٰۃ کمیٹی کانامزد کردہ ممبر

(ب) تعلیمی وظائف (فنی)

1)	چیئرمین ضلع زکوٰۃ کمیٹی	چیئرمین
2)	ضلعی زکوٰۃ کمیٹی کانامزد ممبر	ممبر
3)	پرنسپل یاانچارج فنی تعلیمی ادارہ	ممبر
4)	سینئر ٹیچر	ممبر
5)	ضلع زکوٰۃ آفیسر	سیکرٹری

(د) زکوٰۃ فنڈز سے تعلیمی وظائف کی فراہمی حسب ذیل طریقہ سے کی جاتی ہے۔

1۔ تعلیمی وظائف (جنرل)

اس مد میں ایسے سکولوں، کالجوں، یونیورسٹیوں، پولی ٹیکنیک اور دیگر تعلیمی، تربیتی اور پیشہ وارانہ اداروں جو حکومتی سطح پر قائم ہوں کے مستحقین طلباء وطالبات کو تعلیمی وظائف مہیا کئے جاتے ہیں۔ان اداروں میں زیر تعلیم طلباء وطالبات اپنے علاقہ کی مقامی زکوٰۃ کمیٹی سے استحقاق کا تعین کروانے کے بعد فارم متعلقہ تعلیمی ادارہ (سکول/کالج/یونیورسٹی) کو جمع کرواتے ہیں تعلیمی ادارہ کی سکالرشپ کمیٹی درخواستوں/فارمز کی منظوری دیتی ہے اور مستحق طلباء کی فہرست تیار کر کے ضلع زکوٰۃ کمیٹی کو مطالبہ رقم کے ساتھ ارسال کرتی ہے جس کے بعد ضلع کمیٹی متعلقہ تعلیمی ادارہ جات کے لئے مطلوبہ رقم صوبائی زکوٰۃ کونسل کی منظوری کے بعد متعلقہ ادارہ کو جاری کرتی ہے جس کی ادائیگی سکالرشپ کمیٹی متعلقہ طلباء کو کرتی ہے۔

2۔ تعلیمی وظائف (فنی)

پنجاب ووکیشنل ٹریننگ کونسل کے تحت قائم ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹس، جن کی فہرست بندی (Enlistment) صوبائی زکوٰۃ انتظامیہ سے ہو چکی ہے میں زیر تربیت مستحق طلباء وطالبات اپنے علاقہ کی مقامی زکوٰۃ کمیٹی سے استحقاق کا تعین کروانے کے بعد فارم متعلقہ ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹس کے پرنسپل کو جمع کرواتے ہیں ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ کی سکالرشپ کمیٹی ان درخواستوں کی منظوری دیتی ہے اور مستحق طلباء کی فہرست تیار کر کے ضلع زکوٰۃ کمیٹی کو مطالبہ رقم کے ساتھ ارسال کرتی ہے جو متعلقہ ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ مستحق طلباء وطالبات کو وظائف کی ادائیگی کے لئے فنڈز جاری کرتی ہے۔

ضلع نارووال: ہسپتالوں کو زکوٰۃ کی رقم کی فراہمی کی تفصیلات

*2790: جناب اویس قاسم خان: کیا وزیر زکوٰۃ وعشر از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) سال 11-2010 تا 13-2012 ضلع نارووال کے ہسپتالوں کو زکوٰۃ کی مد میں کتنی رقم فراہم کی گئی، ہر ہسپتال کو سال وار دی جانے والی رقم کی تفصیل کیا ہے؟

(ب) مذکورہ رقم سے کتنے مریض مستفید ہوئے، ایوان کو آگاہ کریں؟

وزیر زکوٰۃ وعشر (ملک ندیم کامران):

(الف) ضلع نارووال کے ہسپتالوں کو دوران سال 11-2010 تا 13-2012 صحت کی مد میں مستحق مریضوں کے علاج معالجہ کے لئے مبلغ ایک کروڑ 73 لاکھ 21 ہزار 400 روپے جاری کئے گئے۔ سال اور ہسپتال وار تفصیل حسب ذیل ہے:

نام ہسپتال	2010۔11	2011۔12	2012۔13
ا۔ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر ہسپتال نارووال	3لاکھ21ہزار200روپے	3لاکھ21ہزار200روپے	10لاکھ22ہزارروپے
۲۔تحصیل ہیڈکوارٹر ہسپتال شکرگڑھ	2لاکھ19ہزارروپے	2لاکھ19ہزارروپے	2لاکھ19ہزارروپے
۳۔صغریٰ شفیع ہسپتال نارووال	50لاکھ روپے	50لاکھ روپے	50لاکھ روپے
میزان	55لاکھ40ہزار200روپے	55لاکھ40ہزار200روپے	62لاکھ41ہزارروپے

(ب) اس رقم سے مذکورہ سالوں کے دوران32999 مستحق مریض مستفید ہوئے جس کی سال وار تفصیل حسب ذیل ہے:

نام ہسپتال	2010۔11	2011۔12	2012۔13	میزان
ا۔ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر ہسپتال نارووال	23	292	432	747
۲۔تحصیل ہیڈکوارٹر ہسپتال شکرگڑھ	208	401	237	846
۳۔صغریٰ شفیع ہسپتال نارووال	17164	10838	3403	31406
میزان	17395	11531	4073	32999

ضلع فیصل آباد: محکمہ زکوٰۃ کے ادارہ جات ودیگر تفصیلات

*3102: میاں طاہر: کیاوزیر زکوٰۃ وعشر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع فیصل آباد میں محکمہ ہذا کے تحت کتنے ادارے کام کررہے ہیں؟

(ب) ان اداروں کے سال12۔2011اور13۔2012کے اخراجات کی تفصیل سال وار بتائیں؟

(ج) ان اداروں میں کس کس ہنر کی تعلیم دی جاتی ہے اور ہر ادارے سے سالانہ کتنے بچے مستفید ہورہے ہیں؟

(د) ان اداروں میں زیر تعلیم بچوں کو کیا کیا مراعات فراہم کی جارہی ہیں؟

(ہ) کیا حکومت ان اداروں سے تعلیم / ہنر حاصل کرنے والے بچوں کو سرکاری ملازمت میں ترجیح دینے کاارادہ رکھتی ہے؟

وزیر زکوٰۃ وعشر (ملک ندیم کامران):

(الف) ضلع فیصل آباد میں محکمہ زکوٰۃ وعشر کے تحت پنجاب ووکیشنل ٹریننگ کونسل کے زیرانتظام سات فنی تربیتی ادارے کام کررہے ہیں۔

1۔ ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ فیصل آباد مین کیمپس
2۔ ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ دھوبی گھاٹ
3۔ ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ ڈی گراونڈ / ستارہ کالونی
4۔ ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ جڑانوالہ
5۔ ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ ستیانہ
6۔ ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ کھرڑیانوالہ
7۔ ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ ماموں کانجن

(ب) ان اداروں کے سال12۔2011اور13۔2012 کے اخراجات بالترتیب مبلغ4کروڑ 80لاکھ47ہزار500اور مبلغ6کروڑ58لاکھ82ہزار500روپے جن کی ادارہ اور سال وار تفصیل حسب ذیل ہے:

نام ادارہ	2011۔12	2012۔13
ا۔ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ فیصل آباد مین کیمپس	1کروڑ05لاکھ72ہزار500روپے	1کروڑ08لاکھ05ہزارروپے
۲۔ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ دھوبی گھاٹ	65لاکھ55ہزارروپے	77لاکھ روپے
۳۔ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ ڈی گراونڈ / ستارہ کالونی	75لاکھ42ہزار500روپے	85لاکھ15ہزارروپے
۴۔ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ جڑانوالہ	1کروڑ15لاکھ65ہزارروپے	1کروڑ37لاکھ35ہزارروپے
۵۔ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ ستیانہ	65لاکھ15ہزارروپے	79لاکھ35ہزارروپے
۶۔ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ کھرڑیانوالہ	0	82لاکھ82ہزار500روپے
۷۔ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ ماموں کانجن	52لاکھ97ہزار500روپے	89لاکھ10ہزارروپے
میزان	4کروڑ80لاکھ47ہزار500روپے	6کروڑ58لاکھ82ہزار500روپے

(ج) ان اداروں میں سکھائے جانے والے ہنر / ٹریڈزاور ان سے مستفید ہونے والے بچوں کی سال وار تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) ان اداروں میں زیر تعلیم بچوں کو حسب ذیل مراعات فراہم کی جاتی ہیں:

1۔ فری لیب اینڈ ٹریننگ مٹیریل 2۔ فری یونیفارم

3۔ فری کتابیں 4۔ ملازمت کے دوران ٹریننگ

5۔ ملازمت میں معاونت 6۔ فری ڈپلومہ

(ہ) سرکاری ملازمت میں کسی بھی شخص کو ترجیح نہیں دی جاتی بلکہ میرٹ پر آنے والے بچوں کو ملازمت فراہم کی جاتی ہے۔

لاہور: ڈسٹرکٹ زکوٰۃ کے دفاتر و دیگر تفصیلات

*3179: **محترمہ فائزہ احمد ملک**: کیا وزیر زکوٰۃ وعشر از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) لاہور میں محکمہ زکوٰۃ کے ڈسٹرکٹ لیول کے کتنے دفاتر کہاں کہاں ہیں؟

(ب) یہ دفاتر کن کن مقاصد کے لئے قائم کئے گئے ہیں؟

(ج) ضلع لاہور کو سال12۔2011اور13۔2012کے دوران کتنی رقم زکوٰۃ فنڈ میں دی گئی؟

(د) یہ رقم کس کس مقصد کے لئے دی گئی تھی؟

(ہ) ان سالوں کے دوران کتنی رقم کس کس مد میں لوگوں کو تقسیم کی گئی؟

(و) اگر ان سالوں کا آڈٹ ہوا ہے تو اس آڈٹ میں کتنی رقم کے خُورد بُرد کا انکشاف ہوا ہے اور اس خُورد بُرد پر حکومت نے کیا ایکشن لیا؟

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران):

(الف) ضلع لاہور میں محکمہ زکوٰۃ و عشر کا ڈسٹرکٹ لیول کا ایک دفتر ہے جو A/43 جناح سٹریٹ شام نگر روڈ چوبرجی لاہور میں واقع ہے۔

(ب) ضلع زکوٰۃ کمیٹی لاہور کے دفتر سے مقامی زکوٰۃ کمیٹیوں اور اداروں کو فنڈز کا اجراء کیا جاتا ہے تاکہ مستحق زکوٰۃ افراد کی امداد کی جاسکے۔

(ج) ضلع لاہور کو سال 12۔2011 کے دوران مبلغ 17 کروڑ 13 لاکھ 16 ہزار 397 روپے اور سال 13۔2012 کے دوران مبلغ 27 کروڑ 78 لاکھ 64 ہزار 104 روپے جاری کئے گئے جن کی سال اور مد وار تفصیل حسب ذیل ہے:

مد	2011۔12	2012۔13
گزارہ الاؤنس	6 کروڑ 92 لاکھ 37 ہزار 987 روپے	12 کروڑ 76 لاکھ 07 ہزار 442 روپے
تعلیمی وظائف (جنرل)	2 کروڑ 07 لاکھ 71 ہزار 439 روپے	1 کروڑ 91 لاکھ 41 ہزار 118 روپے
تعلیمی وظائف (دینی مدارس)	92 لاکھ 31 ہزار 732 روپے	85 لاکھ 07 ہزار 170 روپے
ہیلتھ کیئر	69 لاکھ 23 ہزار 842 روپے	63 لاکھ 80 ہزار 366 روپے
شادی گرانٹ	92 لاکھ 31 ہزار 732 روپے	85 لاکھ 07 ہزار 160 روپے
عید گرانٹ	0	1 کروڑ 75 لاکھ 28 ہزار 418 روپے
گزارہ الاؤنس برائے نابینا	0	1 کروڑ 37 لاکھ 32 ہزار 430 روپے
تعلیمی وظائف (فنی)	5 کروڑ 59 لاکھ 19 ہزار 665 روپے	7 کروڑ 64 لاکھ 60 ہزار روپے
میزان	17 کروڑ 13 لاکھ 16 ہزار 397 روپے	27 کروڑ 78 لاکھ 64 ہزار 104 روپے

(د) جواب جز (ج) میں دیا جا چکا ہے۔

(ہ) ان سالوں کے دوران بالترتیب مبلغ 16 کروڑ 98 لاکھ 52 ہزار 337 روپے اور 27 کروڑ 67 لاکھ 89 ہزار 573 روپے مستحقین میں تقسیم کئے گئے جن کی سال اور مد وار تفصیل حسب ذیل ہے:

مد	2011۔12	2012۔13
گزارہ الاؤنس	6 کروڑ 90 لاکھ 06 ہزار روپے	12 کروڑ 75 لاکھ 65 ہزار 400 روپے
تعلیمی وظائف (جنرل)	1 کروڑ 95 لاکھ 69 ہزار 880 روپے	1 کروڑ 81 لاکھ 20 ہزار 864 روپے
تعلیمی وظائف (دینی مدارس)	92 لاکھ 31 ہزار 732 روپے	85 لاکھ 06 ہزار 781 روپے
ہیلتھ کیئر	69 لاکھ 22 ہزار 225 روپے	63 لاکھ 77 ہزار 548 روپے
شادی گرانٹ	92 لاکھ 30 ہزار روپے	85 لاکھ روپے
عید گرانٹ	0	1 کروڑ 75 لاکھ 26 ہزار 600 روپے
گزارہ الاؤنس برائے نابینا	0	1 کروڑ 37 لاکھ 32 ہزار 380 روپے
تعلیمی وظائف (فنی)	5 کروڑ 58 لاکھ 92 ہزار 500 روپے	7 کروڑ 64 لاکھ 60 ہزار روپے
میزان	16 کروڑ 98 لاکھ 52 ہزار 337 روپے	27 کروڑ 67 لاکھ 89 ہزار 573 روپے

(و) ان سالوں کا آڈٹ ہو چکا ہے دوران آڈٹ کسی قسم کی خُورد بُرد کا انکشاف نہ ہوا ہے۔البتہ سال 12۔2011 کے دوران مقامی زکوٰۃ کمیٹی کیر کا کوڈ نمبر 1014124 کے خلاف شکایت

موصول ہونے پر مبلغ2لاکھ21ہزار300روپے خُورد بُرد کا انکشاف ہوا جس کی باقاعدہ انکوائری کر کے کیس محکمہ انٹی کرپشن میں درج کرا دیا گیا۔

ضلع لاہور: زکوٰۃ کی مد میں وصول ہونے والی رقم و دیگر تفصیلات

*3268: محترمہ حنا پرویز بٹ: کیا وزیر زکوٰۃ و عشر از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع لاہور میں سال2008تا2013 کتنی رقم زکوٰۃ کی مد میں وصول ہوئی، تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب) زکوٰۃ کی مد میں وصول ہونے والی رقم کو کل کتنے غربا میں تقسیم کیا گیا؟

(ج) درج بالا سالوں کے دوران زکوٰۃ کی مد میں وصول ہونے والی رقم میں سے کتنی رقم خُورد بُرد کا انکشاف ہوا اور ذمہ داران کے خلاف کیا کارروائی کی گئی، تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران):

(الف) ضلع لاہور کو سال2008تا2013 زکوٰۃ کی مد میں وصول ہونے والی رقم کی تفصیل حسب ذیل ہے:

سال	موصولہ رقم
2008۔09	5کروڑ82لاکھ35ہزار798روپے
2009۔10	11کروڑ67لاکھ51ہزار572روپے
2010۔11	24کروڑ39لاکھ72ہزار184روپے
2011۔12	17کروڑ13لاکھ16ہزار396روپے
2012۔13	27کروڑ78لاکھ64ہزار103روپے
میزان	86کروڑ81لاکھ40ہزار53روپے

(ب) ضلع زکوٰۃ کمیٹی لاہور کو زکوٰۃ کی مختلف مدات میں موصولہ رقم 2لاکھ34ہزار682 مستحق افراد کو دی گئی۔

(ج) سال12۔2011 کے دوران مقامی زکوٰۃ کمیٹی کیر کا کوڈ نمبر1014124 میں مبلغ2لاکھ 21ہزار300 روپے خُورد بُرد کا انکشاف ہوا جس کی باقاعدہ انکوائری کر کے کیس محکمہ انٹی کرپشن میں درج کرا دیا گیا ہے۔

آبادی کے تناسب سے نئی زکوٰۃ کمیٹیوں کی تشکیل کا مسئلہ

*3373: رانا محمد افضل: کیا وزیر زکوٰۃ و عشر از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ مقامی زکوٰۃ و عشر کمیٹیوں کی ابتدائی تشکیل 1985 میں ہوئی تھی اس وقت جبکہ آبادی میں تقریباً 3 گنا اضافہ ہو چکا ہے اور کئی جگہ 10 ہزار کی آبادی کے لئے ایک زکوٰۃ کمیٹی ہے؟

(ب) کیا حکومت آبادی کے تناسب سے نئی زکوٰۃ کمیٹیوں کی تشکیل کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران):

(الف) مقامی زکوٰۃ و عشر کمیٹیوں کی ابتدائی تشکیل 1980 میں ہوئی تھی۔ زکوٰۃ و عشر آرڈیننس 1980 کی دفعہ 18 کے تحت مقامی زکوٰۃ و عشر کمیٹی تشکیل دی جاتی ہے جس کے مطابق حسب ذیل کے لئے مقامی زکوٰۃ کمیٹی تشکیل دی جائے گی۔

1۔ بندوبستی دیہی علاقہ میں ہر محال (ریونیو اسٹیٹ)

2۔ غیر بندوبستی دیہی علاقہ میں ہر دیہہ یا گاؤں

3۔ شہری علاقہ میں حلقہ (وارڈ)

مگر شرط یہ ہے کہ اگر صوبائی زکوٰۃ کونسل کی رائے میں کسی محال، دیہہ یا گاؤں کی آبادی اتنی زیادہ یا اتنی کم ہو کہ اس میں ایک مقامی زکوٰۃ و عشر کمیٹی تشکیل دینا مناسب نہ ہو تو ایسا محال، دیہہ یا گاؤں اگر بہت بڑا ہو تو اس کو دو یا زیادہ مقامی علاقوں میں تقسیم کیا جاسکے گا اور اگر بہت چھوٹا ہو تو کسی دیگر محال، دیہہ یا گاؤں کے ساتھ ملا کر ایک مقامی علاقہ بنا دیا جائے گا۔ اگر مقامی کمیٹی قائم کرنے کے لئے کسی محال، دیہہ یا گاؤں کی اس طرح تقسیم یا گروپ بندی کی جائے کہ اس کی آبادی 10 ہزار نفوس پر مشتمل ہو تو صوبائی زکوٰۃ کونسل ایسے ضمنی احکام جاری کر سکے گی جو اس آرڈیننس کی اغراض کے لئے ضروری ہوں۔

تاہم زکوٰۃ و عشر بل کی پنجاب اسمبلی سے حتمی منظوری کے بعد مقامی زکوٰۃ کمیٹیوں کی حدبندی کے معاملہ کا از سر نو جائزہ لیا جائے گا۔

(ب) جواب جز (الف) میں دیا جا چکا ہے۔

ضلع منڈی بہاؤالدین میں محکمہ زکوٰۃ کے ملازمین سے متعلقہ تفصیلات

*3378: سید محمد محفوظ مشہدی: کیا وزیر زکوٰۃ و عشر از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) محکمہ زکوٰۃ ضلع منڈی بہاؤالدین میں کتنے ملازم کام کرتے ہیں، ان کی تفصیل کیا ہے، ان میں کتنے ملازمین مستقل اور کتنے غیر مستقل (ڈیلی ویجز) ہیں؟

(ب) کتنے ملازمین 2012 اور 2013 میں مستقل کئے گئے اور کتنے ملازمین ابھی تک غیر مستقل ہیں؟

(ج) کیا حکومت غیر مستقل ملازمین کو مستقل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران):

(الف) محکمہ زکوٰۃ ضلع منڈی بہاؤالدین میں (1) ضلع زکوٰۃ آفیسر، (1) سٹینو گرافر، (1) اکاؤنٹنٹ، (1) جونیئر کلرک، (1) ڈرائیور، (1) نائب قاصد، (1) چوکیدار کی مستقل اسامیاں ہیں ان میں مندرجہ ذیل چار ملازم کام کر رہے ہیں جبکہ سٹینو گرافر، جونیئر کلرک، اور نائب قاصد کی اسامیاں اس وقت خالی ہیں۔

عہدہ	تعداد
ضلع زکوٰۃ آفیسر	01
اکاؤنٹنٹ	01
ڈرائیور	01
چوکیدار	01
کل تعداد	04

ضلع منڈی بہاؤالدین میں ڈیلی ویجز پر کوئی ملازم نہ ہے۔ البتہ 41 غیر مستقل ملازمین (زکوٰۃ پیڈ سٹاف) کام کر رہے ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

عہدہ	تعداد
آڈٹ آفیسر	01
آڈیٹر	02
آڈٹ اسسٹنٹ	01
فیلڈز زکوٰۃ کلرک	37
کل تعداد	41

(ب) سال 2012 اور سال 2013 کے دوران ضلع منڈی بہاؤالدین میں کوئی ملازم مستقل نہ کیا گیا۔

(ج) محکمہ میں غیر مستقل بنیادوں پر کام کرنے والے ملازمین (زکوٰۃ پیڈ سٹاف) کی بھرتی عارضی معاہدہ ملازمت پر کی جاتی ہے۔ معاہدہ ملازمت کی شرائط کے مطابق زکوٰۃ پیڈ سٹاف کی ملازمت مکمل طور پر عارضی، غیر سرکاری، ناقابل پنشن اور کسی بھی وقت ختم کی جاسکتی ہے۔ بھرتی کے وقت یہ شرائط اشٹام پیپر پر تحریر کی جاتی ہیں اور متعلقہ اہلکاران شرائط کو قبول کرتے ہوئے اس معاہدہ ملازمت پر دستخط کرتا ہے۔ اس سٹاف کو حکومت کی منظور شدہ اسامیوں پر بھرتی کیا جاتا ہے اور نہ ہی انہیں حکومتی فنڈ سے تنخواہیں دی جاتی ہیں۔ جیسا کہ اوپر وضاحت پیش کی جاچکی ہے کہ یہ سٹاف مکمل طور پر عارضی اور مجوزہ طے شدہ شرائط پر بھرتی اور زکوٰۃ فنڈ سے ان کو تنخواہ کی ادائیگی کی جاتی ہے لہٰذا اس سٹاف کو ریگولر کرنا ممکن نہ ہے۔ مزید برآں سپریم کورٹ آف پاکستان نے اس معاملہ کا از خود نوٹس (کیس نمبر 15/2010) میں مورخہ 21.11.2012 کو فیصلہ کرتے ہوئے زکوٰۃ پید سٹاف کو ریگولر ملازمین کا درجہ دینے کی تمام درخواستیں مسترد کر دیں۔ مزید برآں صوبائی محتسب پنجاب نے بھی اپنے فیصلہ مورخہ 31۔اکتوبر 2013 کے تحت زکوٰۃ پیڈ سٹاف کی طرف سے دائر کردہ شکایت نمبری Adv-LA-238/2013 T-18607/09/13 کو اس بنیاد پر داخل دفتر کر دیا کہ عدالت عظمیٰ کی طرف سے ایسی درخواست مسترد کی جاچکی ہے۔

میانوالی: زکوٰۃ فنڈ سے مستحق طلباء کی امداد سے متعلقہ تفصیلات

*3440: ڈاکٹر صلاح الدین خان: کیا وزیر زکوٰۃ و عشر از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) میانوالی کے سکولوں میں 13-2012 میں مستحق طلباء کو زکوٰۃ کی کل کتنی رقم فراہم کی گئی؟

(ب) 13-2012 اور 12-2011 میں کل کتنے طلباء زکوٰۃ کے مستحق قرار پائے اور ان میں سے کتنے طلباء کو زکوٰۃ کی رقم فراہم کی گئی، مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران):

(الف) سال 13-2012 میں میانوالی کے سکولوں / کالجوں کے 960 مستحق طلباء و طالبات کو زکوٰۃ فنڈ سے مبلغ 15 لاکھ 26 ہزار 688 روپے جاری کئے گئے۔

(ب) سال13۔2012 اور سال12۔2011 میں کل2595 مستحق طلباء وطالبات نے زکوٰۃ فنڈ سے وظائف کے حصول کے لئے درخواستیں دیں ان تمام مستحق طلباء وطالبات کو زکوٰۃ فنڈ سے تعلیمی وظائف کی رقم جاری کی گئی جس کی سال وار تفصیل حسب ذیل ہے:

سال	تعداد و طلباء وطالبات	جاری کردہ رقم
2011-12	1635	23لاکھ85ہزار588روپے
2012-13	960	15لاکھ26ہزار688روپے
میزان	2595	39لاکھ12ہزار276روپے

میانوالی: زکوٰۃ فنڈز سے شادی گرانٹ سے متعلقہ تفصیلات

*3441: ڈاکٹر صلاح الدین خان: کیا وزیر زکوٰۃ و عشر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) سال12۔2011 ضلع میانوالی میں زکوٰۃ فنڈ سے کتنی رقم تقسیم کی گئی، اس میں شادی گرانٹ کی کتنی رقم رکھی گئی اور کتنی تقسیم ہوئی؟

(ب) کیا حکومت14۔2013 میں شادی گرانٹ میں اضافہ کرنے کا کوئی ارادہ رکھتی ہے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ زکوٰۃ فنڈ سے سیاسی طور پر من پسند لوگوں کو نوازا جاتا ہے؟

(د) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا من پسند لوگوں میں زکوٰۃ تقسیم کرنے والوں کے خلاف حکومت کارروائی کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک؟

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران):

(الف) ضلع میانوالی میں سال12۔2011 کے دوران مبلغ2کروڑ71لاکھ48ہزار518 روپے تقسیم کئے گئے اس میں شادی گرانٹ کے لئے مبلغ15لاکھ43ہزار729 روپے کی رقم مختص کی گئی تھی جس میں سے مبلغ15لاکھ40ہزار روپے کی رقم 154 مستحقین میں10 ہزار روپے فی کس کے حساب سے تقسیم کی گئی۔

(ب) صوبائی زکوٰۃ کونسل نے اپنے 152ویں اجلاس منعقدہ مورخہ6۔اگست2014 میں شادی گرانٹ کی رقم مبلغ10ہزار روپے سے بڑھا کر20ہزار روپے کر دی ہے۔

(ج) جی نہیں! زکوٰۃ کی رقم مستحق افراد میں ہی تقسیم کی جاتی ہے۔ مستحقین زکوٰۃ کے استحقاق کا تعین اس کے رہائشی علاقہ کی مقامی زکوٰۃ کمیٹی کرتی ہے۔ مزید برآں من پسند لوگوں کو نوازنے کے حوالے سے اگر کوئی شکایت موصول ہوئی تو اس پر قواعد وضوابط کے مطابق کارروائی کی جائے گی۔

(د) جواب جز(ج)میں پیش ہے۔

بہاولپور:زکوٰۃ کی رقم بروقت تقسیم نہ کرنے کی تفصیلات

*3475:ڈاکٹر سید وسیم اختر:کیاوزیرزکوٰۃوعشرازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سال2013میں بہاولپور میں ضلعی انتظامیہ کی نااہلی کی بناء پر 4کروڑروپے کی رقم زکوٰۃ مستحقین میں تقسیم نہ ہو سکی اور وہ رقم واپس ہو گئی؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیازکوٰۃ کی رقم بروقت تقسیم نہ کرنے والے افسران کے خلاف کوئی کارروائی کی گئی اور آئندہ بروقت تقسیم زکوٰۃ کے لئے کیااقدامات اٹھائے گئے ہیں؟

وزیرزکوٰۃوعشر(ملک ندیم کامران):

(الف) سال13۔2012میں ضلع زکوٰۃ کمیٹی بہاولپور کو زکوٰۃ کی مختلف مدات میں مبلغ10کروڑ 10لاکھ96ہزار274روپے جاری کئے گئے جس سے مبلغ5کروڑ60لاکھ34ہزار176 روپے مختلف مدات میں مستحقین زکوٰۃ میں تقسیم کئے گئے جبکہ مبلغ4کروڑ50لاکھ62 ہزار98روپے کی رقم تقسیم نہ ہو سکی اور صوبائی زکوٰۃ فنڈ میں واپس کر دی گئی۔اس رقم کے تقسیم نہ ہونے کی بنیادی وجہ چیئرمین ضلعی کمیٹی بہاولپور کا استعفیٰ،جنرل الیکشن2013کی وجہ سے زکوٰۃ کی تقسیم کے عمل میں عارضی طور پر تعطل اور بعد ازاں6۔مئی2013کو صوبائی زکوٰۃ کونسل کااپنی تین سالہ مدت پوری کرنے پر تحلیل ہو جاناتھا۔

(ب) جیساکہ جز(الف)میں بیان کیا گیاہے کہ ضلع بہاولپور میں زکوٰۃ کی رقم بروقت تقسیم نہ ہونے کی بنیادی وجہ چیئرمین ضلعی کمیٹی بہاولپور کا استعفیٰ مورخہ22۔مارچ2013ہے جو 2۔اپریل2013کو منظور کیا گیا تھااوراستعفیٰ کی منظوری تک وہ اپنے فرائض سرانجام دینے کا قانون کے تحت پابند تھا۔مزید برآں جنرل الیکشن2013کے پیش نظر محکمہ کی طرف سے زکوٰۃ کی تقسیم کا عمل عارضی طور پر روک دیا گیا تھا۔چیئرمین ضلع زکوٰۃ کمیٹی کی نامزدگی صوبائی زکوٰۃ کونسل کرتی ہے مگر صوبائی زکوٰۃ کونسل اپنی تین سالہ مدت کار مورخہ6۔مئی 2013کو مکمل ہونے پر تحلیل ہو گئی تھی جس کی تشکیل نو مورخہ29۔اگست2013کو حکومت بننے کے بعد کی گئی۔زکوٰۃ کی بروقت تقسیم نہ ہونے میں محکمہ کے افسران کی کوتاہی

نہ ہے البتہ آئندہ زکوٰۃ کی بروقت تقسیم کے لئے تمام ضروری اقدامات بروئے کار لائے جائیں گے۔

پی پی۔222 ضلع ساہیوال: زکوٰۃ کمیٹیوں کی تفصیلات

*3543: جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): کیا وزیر زکوٰۃ وعشر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) حلقہ پی پی۔222 ضلع ساہیوال میں کل کتنی زکوٰۃ کمیٹیاں کب سے قائم ہیں، کتنی زکوٰۃ کمیٹیاں کام کر رہی ہیں اور کتنی زکوٰۃ کمیٹیاں ابھی تک تشکیل نہیں پا سکیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ ان زکوٰۃ کمیٹیوں کی تعداد آبادی کے تناسب سے کم ہے؟

(ج) کیا حکومت حلقہ پی پی۔222 ساہیوال میں زکوٰۃ کمیٹیوں کی موجودہ تعداد میں اضافے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک اگر نہیں تو اس کی وجوہات بیان فرمائیں؟

وزیر زکوٰۃ وعشر (ملک ندیم کامران):

(الف) حلقہ پی پی۔222 ضلع ساہیوال میں کل 106 مقامی زکوٰۃ کمیٹیاں ہیں۔ ان کمیٹیوں کی ابتدائی تشکیل 1980 میں ہوئی تھی۔ یہ کمیٹیاں تین سال کے لئے تشکیل دی جاتی ہیں۔ مذکورہ حلقہ میں اگلی تین سالہ مدت کے لئے 35 کمیٹیاں تشکیل دی جا چکی ہیں جبکہ بقیہ کمیٹیوں کی تشکیل کا عمل جاری ہے۔

(ب) زکوٰۃ وعشر آرڈیننس 1980 کے مطابق زکوٰۃ کمیٹی ہر گاؤں، دیہہ یا وارڈ (شہری علاقے) میں تشکیل دی جاتی ہے تاہم اگر کسی علاقہ کی آبادی دس ہزار سے تجاوز کر جائے تو وہاں پر اضافی کمیٹی تشکیل دی جا سکتی ہے۔1998 کی مردم شماری کے مطابق حلقہ پی پی۔222 کی کل آبادی 2لاکھ 67 ہزار 745 نفوس پر مشتمل ہے۔ اس حلقہ میں مقامی زکوٰۃ کمیٹیوں کی تعداد آبادی کے تناسب سے کم نہ ہے۔

(ج) جواب جز (ب) میں دیا جا چکا ہے۔

ضلع ساہیوال: ہسپتالوں میں فراہم کی جانے والی زکوٰۃ کی تفصیلات

*3544: جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): کیا وزیر زکوٰۃ وعشر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) یکم جنوری 2010 سے آج تک کتنی رقم زکوٰۃ کی مد میں ضلع ساہیوال کے ہسپتالوں کو فراہم کی گئی، ان ہسپتالوں کے نام اور زکوٰۃ کی رقم کی تفصیل سے ہسپتال وار آگاہ کریں؟

(ب) یہ رقم ان ہسپتالوں کو کس کس مقصد کے لئے فراہم کی گئی؟

(ج) کیا یہ رقم ہسپتال خرچ کر کے محکمہ ہذا کو اس کی تفصیل فراہم کرنے کے پابند ہیں؟

(د) مذکورہ بالا عرصہ کے دوران کتنی رقم ساہیوال کے کون کون سے ہسپتال میں خُورد بُرد کرنے کا انکشاف ہوا، اس کے ذمہ دار کون کون تھے اور ان کے خلاف کیا کیا کارروائی عمل میں لائی گئی؟

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران):

(الف) یکم جنوری 2010 سے آج تک ضلع ساہیوال کے ہسپتالوں کو مبلغ ایک کروڑ 42لاکھ 32ہزار 515روپے جاری کئے گئے جس کی ہسپتال وار تفصیل حسب ذیل ہے:

نام ہسپتال	یکم جنوری 2010تا30 جون 2010	2010۔11	2011۔12	2012۔13	2013۔14	2014۔15
DHQساہیوال	12لاکھ22ہزار80روپے	24لاکھ87ہزار840روپے	16لاکھ38ہزار120روپے	15لاکھ06ہزار720روپے	30لاکھ روپے	20لاکھ روپے
گورنمنٹ حاجی عبدالقیوم	1لاکھ71ہزار روپے	3لاکھ19ہزار500روپے	2لاکھ11ہزار500روپے	1لاکھ95ہزار750روپے	4لاکھ13ہزار325روپے	2لاکھ07ہزار روپے
THQچیچہ وطنی	1لاکھ36ہزار800روپے	2لاکھ55ہزار600روپے	1لاکھ69ہزار200روپے	0	2لاکھ98ہزار80روپے	0
میزان	15لاکھ29ہزار880روپے	30لاکھ62ہزار940روپے	20لاکھ18ہزار820روپے	17لاکھ02ہزار470روپے	37لاکھ11ہزار405روپے	22لاکھ07ہزار روپے

(ب) یہ رقم ان ہسپتالوں میں قائم ہیلتھ ویلفیئر کمیٹیوں کو زکوٰۃ کے مستحق مریضوں کے علاج معالجہ اور ادویات کی فراہمی کے لئے دی گئی۔

(ج) جی ہاں! ہسپتالوں کی ہیلتھ ویلفیئر کمیٹیاں رقم کے خرچ کی تفصیل فراہم کرنے کی پابند ہیں۔

(د) مذکورہ بالا عرصہ کے دوران کسی بھی ہسپتال میں زکوٰۃ کی رقم کے استعمال میں کوئی رقم خُورد بُرد نہ ہوئی۔

زکوٰۃ کمیٹیوں کی تشکیل نو سے متعلقہ تفصیلات

*3715: جناب امجد علی جاوید: کیا وزیر زکوٰۃ و عشر از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ مقامی عشر و زکوٰۃ کمیٹیوں کی مدت ختم ہو چکی ہے، نئی تشکیل نو کب متوقع ہے؟

(ب) کیا حکومت ڈسٹرکٹ زکوٰۃ کمیٹی کی خالی نشستوں پر ممبران کی نامزدگی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر رکھتی ہے تو کب تک؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ زکوٰۃ کی رقم سے چلنے والے فنی تربیت کے اداروں میں داخلہ حاصل کرنے والے طلباء کی اکثریت غیر مستحق افراد پر مشتمل ہوتی ہے کیا محکمہ ان افراد کی تصدیق کرنے والے چیئرمین زکوٰۃ کمیٹی کے خلاف کارروائی کا ارادہ رکھتا ہے؟

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران):

(الف) صوبہ پنجاب میں کل 24398 مقامی زکوٰۃ کمیٹیاں ہیں ان میں سے بیشتر کمیٹیوں کی تین سالہ مدت کار ختم ہو چکی تھی۔ اگلی تین سالہ مدت کار کے لئے کمیٹیوں کی تشکیل نو کا عمل جاری ہے اور اب تک 19982 کمیٹیاں تشکیل پا چکی ہیں۔

(ب) ضلع زکوٰۃ کمیٹیوں میں خالی اسامیوں پر (چیئرمین / ممبران) کی نامزدگی کے لئے قواعد و ضوابط کے مطابق کارروائی عمل میں لائی جا رہی ہے۔

(ج) محکمہ زکوٰۃ کی رقم سے چلنے والے فنی تربیتی ادارہ جات میں صرف مستحق طلباء و طالبات کو داخلہ دیا جاتا ہے۔ زکوٰۃ و عشر آرڈیننس 1980 کے مطابق مستحق کے استحقاق کا تعین کرنے کا اختیار مقامی زکوٰۃ کمیٹی کے پاس ہے۔ اگر محکمہ کو ان فنی اداروں میں کسی غیر مستحق طالب علم کے داخلہ کی کوئی شکایت موصول ہوئی تو متعلقہ چیئرمین مقامی زکوٰۃ کمیٹی کے خلاف قواعد و ضوابط کے تحت کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔

رحیم یار خان: زکوٰۃ و عشر کے فنڈز کی تفصیل

*3819: میاں محمد اسلام اسلم: کیا وزیر زکوٰۃ و عشر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع رحیم یار خان میں زکوٰۃ و عشر کی مد میں 12۔2011 اور 13۔2012 میں کتنا فنڈ دیا گیا نیز تحصیل لیاقت پور کو کتنا فنڈ دیا گیا؟

(ب) مذکورہ عرصہ کی ضلعی زکوٰۃ و عشر کے دفاتر کی گاڑیاں مع ضلعی چیئرمین اور ان کے اخراجات کی تفصیل مع پٹرول اور مرمت بتائیں؟

(ج) تحصیل لیاقت پور میں کتنی مقامی زکوٰۃ و عشر کمیٹیاں ہیں؟

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران):

(الف) ضلع رحیم یار خان کو سال 12۔2011 اور 13۔2012 میں بالترتیب مبلغ 8 کروڑ 51 لاکھ 61 ہزار 512 روپے اور 15 کروڑ 92 لاکھ 58 ہزار 316 روپے کی رقم موصول ہوئی جس میں سے تحصیل لیاقت پور کو سال 12۔2011 اور 13۔2012 میں مبلغ ایک کروڑ 92 لاکھ 45 ہزار 885 روپے اور مبلغ 2 کروڑ 39 لاکھ 36 ہزار 652 روپے جاری کئے گئے جس کی سال اور مدوار تفصیل حسب ذیل ہے:

مد	ضلع رحیم یار خان کو موصول شدہ رقم 2011۔12	ضلع رحیم یار خان کو موصول شدہ رقم 2012۔13	تحصیل لیاقت پور کو جاری کردہ رقم 2011۔12	تحصیل لیاقت پور کو جاری کردہ رقم 2012۔13
گزارہ الاؤنس	3کروڑ44لاکھ18ہزار257روپے	6کروڑ34لاکھ33ہزار756روپے	68لاکھ41ہزارروپے	1کروڑ26لاکھ10ہزارروپے
شادی گرانٹ	45لاکھ89ہزار100روپے	42لاکھ28ہزار914روپے	20لاکھ90ہزارروپے	4لاکھ10ہزارروپے
دینی مدارس	45لاکھ89ہزار100روپے	42لاکھ28ہزار922روپے	14لاکھ34ہزار100روپے	5لاکھ26ہزار500روپے
ہیلتھ کیئر	34لاکھ41ہزار847روپے	31لاکھ71ہزار682روپے	19لاکھ75ہزار84روپے	5لاکھ78ہزار392روپے
تعلیمی وظائف (جنرل)	1کروڑ03لاکھ25ہزار498روپے	95لاکھ15ہزار64روپے	21لاکھ45ہزار701روپے	4لاکھ42ہزار260روپے
تعلیمی وظائف (فنی)	2کروڑ77لاکھ97ہزار710روپے	5کروڑ91لاکھ40ہزار188روپے	47لاکھ60ہزارروپے	62لاکھ80ہزار500روپے
نابینا الاؤنس	0	68لاکھ26ہزار401روپے	0	13لاکھ57ہزارروپے
عید گرانٹ	0	87لاکھ13ہزار389روپے	0	17لاکھ32ہزارروپے
میزان	8کروڑ51لاکھ61ہزار512روپے	15کروڑ92لاکھ58ہزار316روپے	1کروڑ92لاکھ45ہزار885روپے	2کروڑ39لاکھ36ہزار652روپے

(ب) مذکورہ عرصہ کے دوران ضلع زکوٰۃ کمیٹی کی گاڑی کے پٹرول / سی این جی اور مرمت کے اخراجات کی سال اور مدوار تفصیل حسب ذیل ہے:

مد	2011۔12	2012۔13
پٹرول	79ہزار988روپے	99ہزار514روپے
سی این جی	9ہزار910روپے	15ہزار780روپے
مرمت	22ہزار416روپے	37ہزار194روپے
میزان	1لاکھ12ہزار314روپے	1لاکھ52ہزار488روپے

(ج) تحصیل لیاقت پور میں کل 165 مقامی زکوٰۃ کمیٹیاں ہیں۔

ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ: طلباء کے وظائف کے لئے مختص رقم سے متعلقہ تفصیلات

*3981: جناب امجد علی جاوید: کیا وزیر زکوٰۃ و عشر از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں سال 2012 اور 2013 میں طلباء کے وظائف کے لئے کتنی رقم مختص کی گئی، اس کی تفصیلات سے ایوان کو آگاہ کریں؟

(ب) کیا مختص کی گئی تمام رقم طلباء میں تقسیم کر دی گئی اگر نہیں تو غیر منقسم رقم کی تفصیلات سے آگاہ کیا جائے؟

(ج) گزشتہ کتنے سالوں سے طلباء کے وظائف کے لئے مختص کی جانے والی رقم مکمل طور پر تقسیم نہیں ہو پا رہی، اس کی وجوہات کیا ہیں اور ان وجوہات کو دور کرنے کے لئے محکمہ نے کیا اقدامات کئے ہیں، ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر زکوٰۃ وعشر (ملک ندیم کامران):

(الف) ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں سال13۔2012اور سال14۔2013میں طلباء کے وظائف کے لئے درج ذیل رقم مختص کی گئی:

سال	مختص کردہ رقم
2012۔13	49لاکھ12ہزار226روپے
2013۔14	44لاکھ41ہزار894روپے

(ب) مذکورہ سالوں میں تعلیمی وظائف کی مد میں مختص، تقسیم اور غیر منقسم رقم کی تفصیل حسب ذیل ہے:

سال	مختص کردہ رقم	تقسیم کردہ رقم	غیر منقسم رقم
2012۔13	49لاکھ12ہزار226روپے	32لاکھ93ہزار490روپے	16لاکھ18ہزار736روپے
2013۔14	44لاکھ41ہزار894روپے	14لاکھ91ہزار888روپے	29لاکھ50ہزار6روپے

(ج) مستحق طلباء وطالبات کی جانب سے موصولہ درخواستوں پر وظائف کی رقم جاری کی جاتی ہے۔ تعلیمی وظائف (جنرل) کی مد میں ہائر ایجوکیشن کا حصہ 25فیصد مقرر کیا گیا ہے۔ ہائرایجوکیشن میں درخواستوں کی وصولی کی شرح کم ہے اس وجہ سے تعلیمی وظائف کی رقم مکمل طور پر تقسیم نہیں ہو پاتی۔ زکوٰۃ وعشر ایکٹ کی منظوری کے بعد موجودہ طریق کار پر نظر ثانی کی جائے گی تاکہ مستحق طلباء کے لئے مختص وظائف کی رقم مکمل طور پر استعمال ہو سکے۔

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

صوبہ بھر میں واقع ووکیشنل ٹریننگ سنٹرز سے متعلقہ تفصیلات

71: محترمہ شُنیلا رُوت: کیا وزیر زکوٰۃ وعشر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پنجاب ووکیشنل ٹریننگ کونسل کے تحت پنجاب کے مختلف مقامات پر تقریباً170ووکیشنل سنٹرز قائم کئے گئے ہیں، جہاں پر طالبات کو مفت فنی تربیت کے ساتھ وظائف بھی دیئے جاتے ہیں؟

(ب) کیا مذکورہ بالا سنٹرز میں اقلیتی / غیر مسلم طالبات کو بھی داخلہ دیا جاتا ہے اور کیا ان کو بھی مفت ٹریننگ اور وظائف کی سہولت دی جاتی ہے؟

(ج) اگر جزہائے (الف وب) کا جواب اثبات میں ہے تو تمام 170 سنٹرز میں اقلیتی / غیر مسلم طالبات کی تعداد بتائی جائے؟

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران):

(الف) جی ہاں، یہ درست ہے کہ پنجاب ووکیشنل ٹریننگ کونسل کے تحت پنجاب کے مختلف مقامات پر 170 ووکیشنل سنٹرز قائم کئے گئے ہیں، جہاں پر لوکل زکوٰۃ کمیٹی سے استحقاق مقرر ہونے کے بعد مستحقین زکوٰۃ طلباء و طالبات کو مفت تربیت کے ساتھ ضلعی زکوٰۃ کمیٹی کی منظوری کے بعد زکوٰۃ فنڈ سے وظائف بھی دیئے جاتے ہیں۔

(ب) زکوٰۃ فنڈز سے صرف مستحقین زکوٰۃ طلباء و طالبات کو مفت تربیت دی جاتی ہے البتہ اقلیتی / غیر مسلم طلباء و طالبات ان کورسز کے علاوہ جو کہ زکوٰۃ Sponsored ہیں میں داخلہ لے سکتے ہیں۔

(ج) اس وقت پنجاب بھر میں مختلف ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹس میں کل 261 اقلیتی / غیر مسلم طالبات فنی تربیت حاصل کر رہی ہیں۔

سرگودھا: زکوٰۃ کمیٹیوں کے انتخابات سے متعلقہ تفصیلات

80: چودھری عامر سلطان چیمہ: کیا وزیر زکوٰۃ و عشر از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت نے سرگودھا سمیت صوبہ بھر میں زکوٰۃ کمیٹیوں کے انتخابات کرانے کا شیڈول جاری کیا تھا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مقررہ تاریخ تک ضلع سرگودھا میں 250 سے زائد کمیٹیوں کے انتخابات نہیں ہو سکے، اس کی وجوہات بیان فرمائیں؟

(ج) کیا حکومت کمیٹیوں کے قیام کے لئے کوئی مثبت اقدامات اٹھا رہی ہے؟

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران):

(الف) مقامی زکوٰۃ کمیٹیوں کی تشکیل قانون کے تحت ضلع زکوٰۃ کمیٹی کرتی ہے لہذا ضلع زکوٰۃ کمیٹیوں بشمول سرگودھا نے مقامی زکوٰۃ کمیٹیوں کی تشکیل کے لئے شیڈول جاری کیا۔

(ب) سرگودھا کی 864 مقامی زکوٰۃ کمیٹیوں کے چناؤ مکمل ہو چکے ہیں جبکہ 68 کمیٹیوں کی تشکیل میں تاخیر تنازعات اور مقامی افراد کی عدم دلچسپی کی وجہ سے ہوئی۔ تاہم ان کمیٹیوں کے ممبران / چیئرمین کے چناؤ کے لئے ضلع زکوٰۃ کمیٹی سرگودھا نے شیڈول جاری کر دیا ہے اور جلد ان کی تشکیل مکمل ہو جائے گی۔

(ج) زکوٰۃ وعشر آرڈیننس 1980 کی دفعہ 18 کے تحت مقامی زکوٰۃ کمیٹیوں کی تشکیل ضلعی زکوٰۃ کمیٹیوں کی ذمہ داری ہے۔اس ضمن میں صوبائی زکوٰۃ انتظامیہ کی طرف سے تمام ضلع زکوٰۃ کمیٹیوں بشمول ضلعی زکوٰۃ کمیٹی سرگودھا کو ہدایات جاری کی جا چکی ہیں کہ مقامی کمیٹیوں کی تشکیل کا عمل بلا تاخیر مکمل کیا جائے۔

میانوالی میں زکوٰۃ کمیٹیوں سے متعلقہ تفصیلات

120: جناب احمد خان بھچر: کیا وزیر زکوٰۃ وعشر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت نے میانوالی سمیت صوبہ بھر میں زکوٰۃ کمیٹیوں کے انتخابات کرانے کا شیڈول جاری کیا تھا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مقررہ تاریخ تک ضلع میانوالی میں 250 سے زائد کمیٹیوں کے انتخابات نہیں ہو سکے، اس کی وجوہات بیان فرمائیں؟

(ج) حکومت سیاسی مداخلت سے پاک کمیٹیوں کے قیام کے لئے کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

وزیر زکوٰۃ وعشر (ملک ندیم کامران):

(الف) مقامی زکوٰۃ کمیٹیوں کی تشکیل قانون کے تحت ضلع زکوٰۃ کمیٹی کرتی ہے لہذا ضلعی زکوٰۃ کمیٹیوں بشمول میانوالی مقامی زکوٰۃ کمیٹیوں کی تشکیل کے لئے شیڈول جاری کیا۔

(ب) شیڈول کے مطابق میانوالی کی 288 مقامی زکوٰۃ کمیٹیوں کے چناؤ مکمل ہو چکے ہیں اور ان کمیٹیوں کی تشکیل کے نوٹیفکیشن مورخہ 25۔اپریل 2014 کو جاری کر دیئے گئے ہیں۔

(ج) ضلعی زکوٰۃ کمیٹی میانوالی کی 288 مقامی زکوٰۃ وعشر کمیٹیوں کے انتخابات قواعد وضوابط کے مطابق مکمل ہو چکے ہیں۔ مقامی زکوٰۃ کمیٹیوں کے چیئرمین و ممبران کا چناؤ باقاعدہ اجتماع کے ذریعے تین افراد پر مشتمل ٹیم جس میں گزیٹڈ افسر، ایک عالم دین اور ممبر ضلع کمیٹی یا اس کا نمائندہ شامل ہے زکوٰۃ وعشر آرڈیننس کے تحت زکوٰۃ کمیٹی کا چناؤ کرتے ہیں لہذا ان کمیٹیوں کی تشکیل میں سیاسی مداخلت کا تاثر درست نہ ہے۔

ضلع وہاڑی میں زکوٰۃ فنڈ کی مد میں جمع ہونے والی رقم سے متعلقہ تفصیلات

233: میاں عرفان دولتانہ: کیا وزیر زکوٰۃ وعشر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع وہاڑی میں سال10۔2009تا14۔2013میں کتنی رقم زکوٰۃ کی مد میں وصول ہوئی اور کتنی زکوٰۃ غرباء میں تقسیم کی گئی؟

(ب) درج بالا سالوں کے دوران زکوٰۃ کی مد میں وصول ہونے والی کتنی رقم کے خُورد بُرد کا انکشاف ہوا اور ذمہ داروں کے خلاف کیا کارروائی عمل میں لائی گئی، تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر زکوٰۃ وعشر (ملک ندیم کامران):

(الف) ضلع زکوٰۃ کمیٹی وہاڑی کو سال10۔2009تا14۔2013میں زکوٰۃ کی مد میں وصول اور تقسیم کردہ رقم کی سال اور مدوار تفصیل تتمہ (الف وب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ضلع زکوٰۃ کمیٹی وہاڑی میں درج بالا سالوں کے دوران زکوٰۃ کی تقسیم میں کسی خُورد بُرد کا انکشاف نہ ہوا ہے۔

ساہیوال: ڈپٹی ایڈمنسٹریٹر زکوٰۃ وعشر کو فراہم کردہ فنڈز سے متعلقہ تفصیلات

278: جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): کیا وزیر زکوٰۃ وعشر از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ڈپٹی ایڈمنسٹریٹر زکوٰۃ وعشر ضلع ساہیوال کو سال13۔2012کے دوران کل کتنا فنڈ کس کس مد میں فراہم کیا گیا؟

(ب) کتنا فنڈ مستحقین زکوٰۃ میں تقسیم کیا گیا۔ کتنا فنڈ ملازمین کے ٹی اے / ڈی اے پر خرچ ہوا؟

وزیر زکوٰۃ وعشر (ملک ندیم کامران):

(الف) ڈپٹی ایڈمنسٹریٹر زکوٰۃ (ایم اینڈ ای) ساہیوال کو زکوٰۃ کی مختلف مدات میں مستحقین کو تقسیم کے لئے زکوٰۃ فنڈ کا اجراء نہیں کیا جاتا۔ البتہ ڈویژنل آڈٹ سٹاف جو کہ مذکورہ دفتر کے تحت کام کرتا ہے، کو تنخواہوں کی ادائیگی کے لئے ضلع زکوٰۃ کمیٹی ساہیوال کو مبلغ تین لاکھ تین ہزار روپے جاری کئے گئے۔

(ب) جیسا کہ جز (الف) میں وضاحت کی گئی، ڈپٹی ایڈمنسٹریٹر زکوٰۃ (ایم اینڈ ای) کو مستحقین زکوٰۃ کے لئے فنڈز فراہم نہیں کئے گئے۔ البتہ صرف ڈویژنل آڈٹ آفیسر کو daily allowance کی ادائیگی کے لئے مبلغ 43ہزار 400روپے خرچ ہوئے۔

ضلع ساہیوال میں زکوٰۃ کمیٹیوں کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

279: جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): کیا وزیر زکوٰۃ و عشر از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع ساہیوال میں بنائی گئی زکوٰۃ کمیٹیوں کی تعداد کیا ہے نیز کتنی آبادی کے لئے ایک کمیٹی بنائی جاتی ہے؟

(ب) صوبہ میں زکوٰۃ کمیٹیوں کے چیئرمین اور ممبران کے چناؤ کا طریق کار کیا ہے؟

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران):

(الف) ضلع ساہیوال میں کل 585 مقامی زکوٰۃ کمیٹیاں ہیں۔ مقامی زکوٰۃ کمیٹیوں کی تشکیل زکوٰۃ و عشر آرڈیننس 1980 کی دفعہ 18 کے تحت کی جاتی ہے جس کے مطابق بندوبستی دیہی علاقہ میں ہر محال (ریونیو اسٹیٹ)، غیر بندوبستی دیہی علاقہ میں ہر دیہہ یا گاؤں اور شہری علاقہ میں حلقہ (وارڈ) کے لئے مقامی کمیٹی تشکیل دی جاتی ہے البتہ اگر صوبائی زکوٰۃ کونسل کی رائے میں کسی محال، دیہہ یا گاؤں کی آبادی اتنی زیادہ یا اتنی کم ہو کہ اس میں ایک مقامی زکوٰۃ و عشر کمیٹی تشکیل دینا مناسب نہ ہو تو ایسا محال، دیہہ یا گاؤں اگر بہت بڑا ہو تو اس کو دو یا زیادہ مقامی علاقوں میں تقسیم کیا جا سکے گا اور اگر بہت چھوٹا ہو تو کسی دیگر محال، دیہہ یا گاؤں کے ساتھ ملا کر ایک مقامی علاقہ بنا دیا جائے گا۔ اگر مقامی کمیٹی قائم کرنے کے لئے کسی محال، دیہہ یا گاؤں کی اس طرح تقسیم یا گروپ بندی کی جائے کہ اس کی آبادی دس ہزار نفوس پر مشتمل ہو تو صوبائی زکوٰۃ کونسل ایسے ضمنی احکام جاری کر سکے گی جو اس آرڈیننس کی اغراض کے لئے ضروری ہوں۔

(ب) ضلع زکوٰۃ کمیٹی تین یا زیادہ اشخاص جن میں کم از کم ایک گزیٹڈ آفیسر، ایک عالم دین اور ایک ضلع کمیٹی کا ممبر شامل ہوتے ہیں پر مشتمل ایک چناؤ ٹیم تشکیل دیتی ہے۔ یہ ٹیم ضلع کمیٹی کے جاری کردہ شیڈول کے مطابق مقامی زکوٰۃ کمیٹی کی حدود میں مرد و خواتین کے علیحدہ علیحدہ اجتماعات کا انعقاد کر کے سات مرد اور تین خواتین کا انتخاب کرتی ہے جو اپنے میں سے کسی ایک شخص کو چیئرمین منتخب کرتے ہیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

پیر خضر حیات شاہ کھگہ:جناب سپیکر!پوائنٹ آف آرڈر۔

میاں محمد رفیق:جناب سپیکر!پوائنٹ آف آرڈر۔

رپورٹیں

(جو پیش ہوئیں)

جناب سپیکر:پہلے دو رپورٹیں پیش ہو جائیں اس کے بعد میں آپ سب کو موقع دیتا ہوں۔ میجر (ریٹائرڈ) معین نواز وڑائچ مجلس قائمہ برائے امور داخلہ کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ رپورٹیں ایوان میں پیش کریں۔

مسودہ قانون (ترمیم) دھماکا خیز مواد پنجاب 2014 اور مسودہ قانون (ترمیم) پنجاب آرمز 2014 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے امور داخلہ کی رپورٹوں کا ایوان میں پیش کیا جانا

میجر (ریٹائرڈ) معین نواز وڑائچ:جناب سپیکر!

The Punjab Explosive (Amendment) Bill 2014 (Bill No.24 of 2014) and the Punjab Arms (Amendment) Bill 2014 (Bill No. 30 of 2014)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے امور داخلہ کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

(رپورٹیں پیش ہوئیں)

جناب سپیکر:جی، رپورٹیں پیش کر دی گئی ہیں۔اگلی رپورٹ پیر خضر حیات شاہ کھگہ مجلس قائمہ برائے مذہبی امور و اوقاف کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ رپورٹ ایوان میں پیش کریں۔

مسودہ قانون انسٹیٹیوٹ قرآن اینڈ سیرت سٹڈیز پنجاب 2014 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے مذہبی امور و اوقاف کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا

پیر خضر حیات شاہ کھگہ: جناب سپیکر! میں

The Punjab Institute of Quran and Serat Studies Bill 2014 (Bill No29 of 2014)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے مذہبی امور و اوقاف کی رپورٹ ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

(رپورٹ پیش ہوئی)

جناب سپیکر: رپورٹ پیش کر دی گئی ہے۔

سید عبدالعلیم: جناب سپیکر! میں نے گزارش کرنی تھی۔

پوائنٹ آف آرڈر

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں نے پوائنٹ آف آرڈر پر بات کرنی ہے۔

جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحب! فرمائیں۔

سید عبدالعلیم: جناب سپیکر! میں نے بھی گزارش کرنی تھی۔

جناب سپیکر: دونوں ہی شاہ صاحبان ہیں، میں نے floor ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب کو دے دیا ہے۔ شاہ صاحب! میں آپ کی بات بھی سنوں گا آپ تشریف رکھیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر پر میں نے دو باتیں آپ کی خدمت میں عرض کرنی ہیں۔ پہلی بات تو میں نے یہ کرنی ہے کہ۔۔۔(شور و غل)

جناب سپیکر: آرڈر پلیز۔

لاہور میں نابینا افراد پر پولیس کا تشدد اور ملز مالکان کے ہاتھوں کسانوں کا معاشی استحصال

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! اسی سال جون میں ماڈل ٹاؤن کے اندر جو کچھ پولیس نے PAT کے ورکروں کے ساتھ کیا وہ سب ہمارے سامنے ہے، پنجاب بلکہ پورا پاکستان اس پر دکھی تھا لیکن پرسوں جو

لاہور میں نابینا افراد کے ساتھ ہوا، نابینا افراد جو کہ سپیشل لوگ ہوتے ہیں وہ اپنا ایک مظاہرہ کر رہے تھے۔۔۔

جناب سپیکر: شاہ صاحب! آپ میری بات سنیں اس واقعہ کے بارے میں وزیر اعظم صاحب، وزیر اعلیٰ صاحب نے مکمل طور پر انکوائری شروع کروادی ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! اب "گونگلوؤں" سے گرد جھاڑنے کی کوشش کر رہے ہیں، ہمیں اس پر شدید تحفظات ہیں۔

جناب سپیکر: اس کی مکمل انکوائری ہو رہی ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! دوسری بات میں یہ عرض کروں گا کہ آج اخبارات میں ایک اشتہار پنجاب کی شوگر ملز ایسوسی ایشن کی طرف سے چھپا ہے۔ اس کا بیک گراؤنڈ یہ ہے، جیسا کہ آپ جانتے ہیں کہ پنجاب اور سندھ میں جتنی بھی شوگر ملیں ہیں یہ حکمرانوں کی ملکیت ہیں۔ سندھ کی حکومت نے کسان کشی کرتے ہوئے وہاں پر گنے کا ریٹ 155 روپے فکس کر دیا ہے یعنی 180 کی بجائے اس کو کم کر کے 155 روپے کر دیا ہے۔ اس طرح کسانوں کے معاشی قتل کی بنیاد رکھ دی ہے، اسی کو سامنے رکھتے ہوئے پنجاب کے شوگر ملز مالکان نے اخبارات میں اشتہارات دیئے ہیں۔ یہ سارے حکومت سے تعلق رکھتے ہیں، انہی کی ملیں ہیں، انہوں نے راتوں رات یہ فیصلہ کیا اور اب جو گنے کا ریٹ وصول کر رہے ہیں وہ 153 اور 155 روپے ہے۔ میں آپ سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ اس وقت پنجاب کے اندر کوئی حکومت موجود ہے یا نہیں؟ یہ جو ظلم اور زیادتی کسانوں کے ساتھ ہو رہی ہے، میں یہ چاہوں گا کہ اس وقت وزیر زراعت تو موجود نہیں ہیں لیکن وزیر قانون بیٹھے ہوئے ہیں وہ حکومت کی طرف سے اس بات کو ensure کروائیں کہ یہ ظلم اور زیادتی جو کسانوں کے ساتھ شروع ہو گئی ہے اس کا بروقت نوٹس لیتے ہوئے شوگر ملز مالکان کو مجبور کریں کہ وہ 180 روپے فی من قیمت کسانوں کو دیں اور جو پچھلے سال کے بقایاجات ہیں وہ بھی حکومت ہی کی نرمی کی وجہ سے، ان کی شہ کی وجہ سے دبائے بیٹھے ہیں، اس کی ادائیگی بھی ان کے لئے ممکن بنائی جائے۔ میں اس بارے میں گزارش کرتا ہوں کہ حکومت اس بارے میں کوئی Policy Statement دے۔

جناب سپیکر: شاہ صاحب! آپ اپنی بات کریں، میرے خیال میں ان کی بھی یہی بات ہو گی۔

سید عبدالعلیم: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں بھی اسی قسم کے مسئلے پر بات کرنا چاہتا ہوں لیکن اس سے پہلے ہم وزیراعظم پاکستان، وزیراعلیٰ پنجاب کی اس پالیسی کو پنجاب اسمبلی کی طرف سے appreciate کریں گے جو انہوں نے ڈیزل اور پٹرول کی قیمتوں میں کمی کر کے، پاکستان کے عوام کو ایک بہترین تحفہ دیا ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! پنجاب کا کاشتکار ملک کی معیشت میں ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتا ہے، پاکستان ایک زرعی ملک ہے اور پنجاب کا اس میں بہت بڑا حصہ ہے۔ حالیہ کپاس کے بحران نے پہلے ہی کاشتکار کی کمر توڑ دی ہے اور اس کو اس کی اپنی محنت کا صلہ نہیں ملا ہے، چاول کی بھی یہی صورتحال ہے ،اسی طرح سے جب ہم شوگر کین کی طرف آتے ہیں تو اس کی صورتحال بھی پچھلے کئی دن سے یہی بنتی جا رہی ہے۔ ہماری آپ سے گزارش ہے کہ یہ ایک انتہائی اہم نوعیت کا مسئلہ ہے اس لئے اس مسئلے پر آج ہی فوری طور پر ایک کمیٹی تشکیل دی جائے تاکہ پنجاب کے کاشتکاروں کا جو استحصال کرنے کی کوشش ہو رہی ہے اس استحصال کو روکا جائے۔ میں ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب کی طرح 180/- روپے فی من نہیں کہوں گا، ہم کہیں گے کہ پنجاب کے کاشتکار کو گنے کی 250/0 روپے فی من قیمت ملنی چاہئے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! پنجاب کی یہ اسمبلی آج اس بات کو طے کرے گی کہ آئندہ پنجاب کے اندر کسی بھی قسم کے ریٹ بڑھانے کے لئے اس اسمبلی کی اجازت لینا ضروری ہونا چاہئے کیونکہ کاشتکار کا استحصال پاکستان کا استحصال ہے اس لئے میری آپ سے یہ humble گزارش ہے اور یہ تمام ایوان بھی میری اس بات کی تائید کرے گا کہ فوری طور پر ابھی اور اسی وقت اسمبلی کی ایک کمیٹی بنائیں جو سوموار کو اس اسمبلی میں اپنی رپورٹ پیش کرے۔ آخر مل مالکان آزادانہ طور پر کیسے کاشتکاروں کا استحصال کر سکتے ہیں؟(قطع کلامیاں)

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! کسانوں کی فصل کا ریٹ بھی اسی طرح سے بڑھائیں جس طرح inflation کا ریٹ بڑھتا ہے۔

جناب سپیکر: میں بتاتا ہوں کہ اس میں کیا کرنا ہے؟

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! آپ خود کسان ہیں آپ کو یہ ساری باتیں سمجھنی چاہئیں اور آپ خود دیکھیں کہ اس وقت 70 فیصد آبادی کسانوں پر مشتمل ہے اور ساری economy اس پر چلتی ہے---

جناب سپیکر: جو کسان نہیں ہیں کیا آپ نے ان کا خیال نہیں رکھنا؟

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! سب کا خیال رکھنا ہے۔

جناب سپیکر: محترمہ خدیجہ عمر صاحبہ!

محترمہ خدیجہ عمر: شکریہ۔ جناب سپیکر! نابیناؤں کے حوالے سے جو واقعہ پیش آیا، نہایت ہی افسوسناک تھا، بے شک آپ نے یہ بھی کہا ہے کہ حکومت کی طرف سے اس کا نوٹس لے لیا گیا ہے۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: محترمہ! بڑی مہربانی۔ آپ کی بات سن لی گئی ہے، آپ تشریف رکھیں۔ آپ اپنے لہجے میں بھی تبدیلی پیدا کریں۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! آپ میری بات تو سنیں۔

جناب سپیکر: آپ کی بڑی مہربانی، آپ تمام کی بڑی مہربانی پہلے اب ان کی بات سننے دیں پھر آپ کو جواب دیں گے۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! پہلے آپ میری بات تو مکمل ہونے دیں۔

جناب سپیکر: آپ کی بات سن لی ہے، ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب نے پہلے اس مسئلے پر بات کر لی ہے اب repetition کی ضرورت نہیں ہے۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! میں یہ پوچھنا چاہتی ہوں یہ واقعہ کیوں پیش آیا ہے اس کی وضاحت تو کی جائے؟

جناب سپیکر: آپ لکھ کر لائیں پھر میں پتا کروں گا۔ ان کا مائیک بند کریں۔ (قطع کلامیاں)

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! یہاں پر میرے محترم دوست اور شاہ صاحب نے جو بات کی ہے میں کلی طور پر اس کی حمایت کرتا ہوں کہ کسان کش معاملات جو یہاں پر سرمایہ دار کر رہے ہیں ان کی میں مذمت کرتا ہوں۔ اس مسئلے پر بحث کروانے کے لئے ایوان کے اندر ایک دن مقرر کیا جائے یا پھر کم از کم دو گھنٹے کا وقت مقرر کیا جائے۔

جناب سپیکر! دوسری بات یہ ہے کہ۔۔۔

سید عبدالعلیم: جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ۔۔۔

جناب سپیکر: پہلے مجھے ان کی بات تو سننے دیں۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! دوسری بات میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ۔۔۔

سید عبدالعلیم: جناب سپیکر! اگر ہماری بات نہ مانی گئی تو پنجاب کے لوگ گنے کو آگ لگا دیں گے۔

جناب سپیکر: شاہ صاحب! آپ مجھے ان کی بات تو سننے دیں۔ آپ کی بات کا وہ جواب دیں گے تو پھر اس کے بعد ہی میں کوئی step لوں گا۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! کسانوں کے ساتھ ہمدردی کے ساتھ ساتھ میں نے جو دوسری بات کرنی ہے ایک سفید چھڑی کی کرامات، تمام مہذب دنیا میں، ترقی یافتہ ممالک میں اگر کوئی سفید چھڑی کے ساتھ نابینا آدمی یا عورت سڑک کو عبور کرے۔۔۔

جناب سپیکر: بڑا افسوس ہے۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! دونوں اطراف کی ٹریفک جام ہو جاتی ہے۔

جناب سپیکر: میں کیا کروں آپ اپنے قانون میں تبدیلی لائیں۔ آپ کے پاس قانون ہے۔ آپ کی بڑی مہربانی تشریف رکھیں please have your seat جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! نابینا حضرات کے حوالے سے جو بات کی گئی ہے میں پہلے اس سلسلے میں معزز ایوان کو یہ بتانا چاہوں گا کہ جن پولیس والوں نے ان کے ساتھ بدتمیزی کی اور تشدد کا واقعہ ہوا ان کو اسی وقت سزا ملی اور وہ سارے معطل ہوئے۔ جب وزیراعلیٰ کو پتا چلا تو انہوں نے خود ان سے apologize کیا، ان کو اپنے گھر بلا کر وہاں پر وزیراعلیٰ سارے بلائنڈز کی ایسوسی ایشن کے لوگوں سے ملے ہیں اور انہوں نے ان کی jobs کے کوٹا میں بھی دو سے تین فیصد اضافہ کر دیا ہے۔ اس میں حکومت پنجاب یا وزیراعلیٰ کا کوئی قصور نہیں، اگر کچھ پولیس والوں نے اس قسم کی حرکت کی تھی تو ان کو اس کی قرار واقعی سزا ملی اور ان تمام معزز ممبران کو پتا تھا اس لئے میرے خیال میں اس issue کو یہاں پر raise نہیں کرنا چاہئے تھا۔

جناب سپیکر! گنے کی قیمت کے حوالے سے جو بات کی جا رہی ہے میں اس میں بتانا چاہوں گا کہ محکمہ خوراک میں کین کمشنر ہیں جو شوگر ملز کے حوالے سے تمام معاملات deal کرتے ہیں اور وہ سب ان کے under ہوتا ہے اس لئے میں آپ سے استدعا کروں گا کہ چونکہ۔۔۔

جناب سپیکر: آپ یہ بتائیں کہ حکومت نے گنے کا کیا ریٹ مقرر کیا ہے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! چونکہ یہ میرا متعلقہ ڈیپارٹمنٹ نہیں ہے اس لئے اس بارے میں وزیر خوراک کو پتا ہوگا، وزیر خوراک کی سربراہی میں already اس پر کمیٹی بنی ہوئی ہے اس لئے میں یہی کہوں گا کہ چونکہ آج وزیر خوراک تشریف نہیں لائے۔ اگر آپ نے اسمبلی کی کوئی کمیٹی constitute کرنی ہے۔۔۔

معزز ممبران: ممبران کی سپیشل کمیٹی بنائی جائے۔

جناب سپیکر: بات سنیں۔ کمیٹی تو موجود ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! حکومت نے گنے کا ریٹ فی من 180 روپے مقرر کیا تھا وہ تو لے دیں۔

سید عبدالعلیم: جناب سپیکر! حکومت نے گنے کا ریٹ 180 روپے فی من مقرر کیا تھا لیکن مل مالکان نے اسے بغیر کسی نوٹیفکیشن کے پرسوں سے 150 روپے کر دیا ہے۔۔۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! سپیشل کمیٹی بنائی جائے۔

سید عبدالعلیم: جناب سپیکر! کاشتکاروں کی کمر تو پہلے ہی ٹوٹی ہوئی ہے۔

جناب محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر! ہماری استدعا ہے کہ ایوان کی کمیٹی بنائی جائے۔ (شور وغل)

جناب سپیکر: آرڈر پلیز۔

معزز ممبران: کھاد کے ریٹس بڑھ چکے ہیں باقی چیزوں کے بھی بڑھ چکے ہیں۔

جناب سپیکر: بات سنیں! آرڈر پلیز، آرڈر پلیز۔ ایگریکلچر پر سٹینڈنگ کمیٹی ہے۔

Order please, order in the House.

میاں محمد اسلام اسلم: جناب سپیکر! جب چینی سو روپے تھی تب بھی یہی ریٹ تھا اور اگر پچاس روپے ہے تو گنے کی قیمت کی کمی سے۔۔۔

جناب سپیکر: ہم یہ معاملہ سٹینڈنگ کمیٹی ایگریکلچر کے سپرد کرتے ہیں۔

معزز ممبران: نہیں، نہیں۔ سپیشل کمیٹی بنائیں، ایسے تو معاملہ گول ہو جائے گا۔

جناب سپیکر: نہیں، نہیں، گول کیسے ہو جائے گا۔ شاہ صاحب آپ کیا کرتے ہیں؟ میری بات سنیں آپ کی سٹینڈنگ کمیٹی موجود ہے اسے ٹائم دیتے ہیں کہ within seven days اپنی رپورٹ دے۔

معزز ممبران: وزیر قانون یقین دہانی کرا دیں کہ حکومت کی طرف سے جو180 روپے فی من مقرر ہوا ہے مل مالکان دیں گے۔

جناب سپیکر: آپ کی سٹینڈنگ کمیٹی موجود ہے۔آپ کیا کر رہے ہیں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور(میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! میں نے آپ سے عرض کیا ہے کہ بلال یٰسین صاحب کی سربراہی میں اس پر کمیٹی بنی ہوئی ہے اگر آپ اس issue کو سوموار پر رکھ لیں تو میں انہیں convey کر دیتا ہوں چونکہ کین کمشنر ہی ان تمام معاملات کو دیکھتے ہیں اور وہ وزیر خوراک کے under ہیں۔

جناب سپیکر: میری بات سنیں! آپ نے بات کر لی ہے، کیا آپ مجھے نہیں سننا چاہتے اور کیا میری بات نہیں سننا چاہتے؟ آپ کی سٹینڈنگ کمیٹی موجود ہے میں یہ issue سٹینڈنگ کمیٹی کے سپرد کرتا ہوں اور ان سے کہتا ہوں کہ وہ بدھ تک اپنی رپورٹ فائنل کر کے ایوان میں پیش کریں۔

جناب محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر! آپ بدھ تک کر دیں لیکن پھر بدھ تک شوگر ملز بھی بند کر دیں۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: اتنے دنوں میں جو گنا ملز کو جائے گا اس کا کون ذمہ دار ہو گا؟

جناب سپیکر: آپ میں سے ایک بات کرے۔ باقی سب تشریف رکھیں۔

جناب محمد اعجاز شفیع: شکریہ۔ جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ۔۔۔

جناب سپیکر: آپ کو سٹینڈنگ کمیٹی پر بھی یقین نہیں ہے؟ آپ کی اپنی سٹینڈنگ کمیٹی ہے۔

جناب محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر! اس معزز ایوان کی کمیٹی بنانے میں بھی کوئی حرج نہیں ہے۔

جناب سپیکر: نہیں۔ اور کمیٹی نہیں بنے گی، وہ ایوان نے ہی بنائی ہے۔

جناب محمد اعجاز شفیع: چلیں آپ کی بات مان لیتے ہیں۔ گزارش یہ ہے کہ آپ نے جو فرمایا ہے کہ بدھ تک، آپ کو پتا ہے کہ daily basis پر کروڑوں روپے کا گنا کاشتکار شوگر ملز کو دیتا ہے۔

جناب سپیکر: آپ جو کہہ رہے ہیں کہ یہاں کمیٹی بنائیں تو کیا یہ ابھی اپنی جیب سے آپ کو کچھ دے دیں گے، آپ کیا کر رہے ہیں؟

جناب محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر! سوموار تک رپورٹ دے دیں اگر بدھ تک جائیں گے تو۔۔۔

جناب سپیکر: ہم اس کو سٹینڈنگ کمیٹی کے سپرد کرتے ہیں اور ان سے کہتے ہیں کہ بدھ تک اپنی مکمل رپورٹ دیں۔

جناب محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر! سوموار تک۔

جناب سپیکر: آپ بات ہی نہیں سن رہے۔ بات تو سنیں کین کمشنر اور وزیر خوراک صبح آئیں گے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! میں صرف یہ کہہ رہا ہوں کہ جو مجھے پتا ہے کہ ملیں عام طور پر کریڈٹ پر زیادہ گنا لیتی ہیں اس لئے ایک دو دن سے فرق نہیں پڑے گا۔ وزیر خوراک اس سارے معاملے میں involve ہیں۔

معزز ممبران: نہیں، نہیں، نہیں۔

جناب سپیکر: بات سنیں، صبح off day ہے اس لئے آپ کو کوئی فائدہ نہیں ہو گا سوموار working day آئے گا میں سوموار کو وزیر خوراک کو بلالوں گا آپ میں سے بھی چار حضرات آجائیں۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! میں آپ کو یاد دلانا چاہتا ہوں کہ پہلے بھی آپ کے ساتھ ایک میٹنگ ہوئی تھی جب آپ گورنر تھے لیکن پھر بھی ابھی تک payment نہیں ہوئی۔

معزز ممبران: جناب سپیکر! سب کو کل ہی بلائیں۔

جناب سپیکر: سوموار کو صبح 10:00 بجے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! ابھی بلائیں۔

جناب سپیکر: ابھی سے آپ کا کیا مطلب ہے، what do you mean by ابھی؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! آپ وزیر خوراک کو ابھی بلائیں۔

جناب سپیکر: نہیں۔ وہ اس طرح میرے پابند نہیں ہیں۔ آپ کیا کرتے ہیں؟

You are honourable member

ڈاکٹر سید وسیم اختر: وزیر قانون سرکاری ریٹ دلوانے کے لئے assurance دلائیں۔

جناب محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر! پھر سوموار تک گنے کا ریٹ 180 روپے فی من لے کر دیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: ہم اس پر بائیکاٹ کرتے ہیں۔

جناب سپیکر: شاہ صاحب! آپ نے اس ایوان کو تماشا بنایا ہوا ہے، آپ کیا کرنا چاہتے ہیں؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! جب حکومت پنجاب نے گنے کا ریٹ -/180 روپے مقرر کیا ہوا ہے تو ان کو وہ دلانے میں کیا مشکل ہے؟

جناب سپیکر: منسٹر صاحب!۔۔۔

جناب احمد شاہ کھگہ: جناب سپیکر! ان دنوں میں جو کروڑوں روپے کا گنا ملز کو چلا جائے گا اس کا کیا کریں گے، اس کا کون والی وارث ہے؟

جناب سپیکر: اس کا بھی علاج کریں گے۔ میں وہی تو کر رہا ہوں کہ میں سوموار کو کین کمشنر کو بلاؤں گا وہ ادھر موجود ہوں گے متعلقہ ڈپٹی کمشنرز جہاں جہاں یہ شوگر ملز ہیں ان کو بھی آپ کی اس تکلیف کے بارے میں مکمل طور پر آگاہ کیا جائے گا۔ میں منسٹر صاحب سے کہہ رہا ہوں کہ یہ ہنسنے کی بات نہیں ہے، آپ غور سے سنتے ہی نہیں ہیں۔ میں وزیر خوراک کو ادھر بلاؤں گا۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جی، جناب!

جناب سپیکر: وزیر خوراک اور کین کمشنر سوموار کو دس بجے یہاں میرے چیمبر میں تشریف لائیں گے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! میں وزیر خوراک، سیکرٹری خوراک اور کین کمشنر کو بالکل convey کر دیتا ہوں۔

جناب سپیکر: ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب اور تین حضرات ادھر سے آئیں گے۔

سردار محمد جمال خان لغاری: جناب سپیکر! سید عبدالعیم شاہ صاحب، اعجاز شفیع صاحب اور میں میٹنگ میں آئیں گے۔

جناب سپیکر: جی، ادھر سے عبدالعلیم شاہ صاحب، اعجاز شفیع صاحب اور جمال لغاری صاحب آئیں گے۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! ایوان میں موجود سب سیاسی جماعتوں سے ایک ایک معزز ممبر کو اس کمیٹی میں نمائندگی دی جائے۔

جناب سپیکر: اس طرح تو پھر پچاس آدمیوں کی کمیٹی بنے گی۔ آپ یہ کیا کہہ رہے ہیں؟ حزب اختلاف کی طرف سے اس کمیٹی میں ایک معزز ممبر شامل ہوگا۔ آپ جس کو نامزد کریں گے اس کو کمیٹی میں شامل کر لیا جائے گا۔

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! میں یہ گزارش کروں گا کہ حزب اختلاف کے دو معزز ممبران کو اس کمیٹی میں شامل کر لیں۔ ایک ڈاکٹر سید وسیم اختر اور دوسرے احمد شاہ کھگہ صاحب کو شامل کر لیں۔

جناب سپیکر: چلیں! آپ کی اتنی بات مان لیتے ہیں۔ آپ کی طرف سے دو معزز ممبران جناب احمد شاہ کھگہ اور ڈاکٹر سید وسیم اختر اس کمیٹی میں شامل ہوں گے جبکہ حزب اقتدار کی طرف سے چار معزز ممبران اس کمیٹی میں شامل کئے جائیں گے۔

میں وزیر قانون سے کہتا ہوں کہ آپ کین کمشنر اور متعلقہ اضلاع کے ڈپٹی کمشنر صاحبان کو آج ہی convey کریں کہ گنّے کے نرخ کو کم نہ کیا جائے۔ گنّے کا جو نرخ مقرر ہے اسی پر گنّا خریدا جائے گا اگر اس سے کم نرخ پر کوئی گنّا خریدے گا یا اس کے وزن میں کمی کرے گا تو اس کے خلاف ایکشن لیا جائے گا۔

(اذان عشاء)

(اس مرحلہ پر جناب چیئرمین (میاں مرغوب احمد) کرسئ صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب محمد آصف باجوہ (ایڈووکیٹ): جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔ تحصیل ڈسکہ میں تقریباً پچاس ایکڑ رقبہ حکومت نے acquire کیا ہے اور لوگ وہاں پر مشینری لگا کر بیس بیس فٹ تک مٹی اُٹھا رہے ہیں۔ اس وقت وزیر قانون ایوان میں موجود ہیں تو میری آپ کی وساطت سے ان سے گزارش ہے کہ DPO اور DCO کو حکم دیں کہ ان لوگوں کے خلاف ایف آئی آر کاٹی جائے کیونکہ اس سے پنجاب سمال انڈسٹریل اسٹیٹ اور جنہوں نے وہاں پر پلاٹ خریدنے ہیں ان لوگوں کا کروڑوں روپے کا نقصان ہو رہا ہے۔

جناب چیئرمین: وزیر قانون صاحب! معزز ممبر نے جو point اُٹھایا ہے اس کا نوٹس لیں اور اس حوالے سے متعلقہ افسران کو ہدایات convey کریں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب چیئرمین! میں ابھی معزز ممبر سے تفصیل لے لیتا ہوں اور پھر اس حوالے سے متعلقہ محکمہ کو convey بھی کر دوں گا۔

میاں نصیر احمد: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں!

میاں نصیر احمد: جناب چیئر مین!اس ایوان کے اندر آپ کے تشریف لانے سے پہلے سپیکر صاحب نے بڑی ہمدردی اور شفقت فرماتے ہوئے کسانوں کا معاشی مسئلہ حل کروانے کے لئے ایک کمیٹی تشکیل فرمائی ہے۔ابھی اس ایوان کے اندر حزب اختلاف کے ایک ممبر نے لوگوں کے معاشی قتل کے حوالے سے بڑی اچھی تقریر بھی فرمائی ہے لیکن میں آپ کی اور اس ایوان کی توجہ اس معاشی قتل کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں۔۔۔

کورم کی نشاندہی

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب چیئر مین!پوائنٹ آف آرڈر۔ایوان میں کورم نہیں ہے لہذا آپ پہلے کورم پورا کریں اور پھر کارروائی چلائیں۔میں کورم کی نشاندہی کرتا ہوں۔

جناب چیئر مین: کورم point out ہو گیا ہے لہذا گنتی کی جائے (اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)
کورم پورا نہ ہے پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب چیئر مین: دوبارہ گنتی کی جائے۔(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)
کورم پورا نہیں ہے لہذا پندرہ منٹ کے لئے اجلاس ملتوی کیا جاتا ہے۔

(وقفہ کے بعد 7:00 بجے رات جناب چیئر مین (میاں مرغوب احمد)
کرسئ صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب چیئر مین: دوبارہ گنتی کی جائے۔(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)
کورم پورا نہ ہے لہذا اب اجلاس مورخہ 8۔دسمبر 2014 سہ پہر 3:00 بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے۔